صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر مورخہ 21 جون 2003ء بمطابق 20 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۔

(ترجمہ) مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے اور جو تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے اور یہ خدا کو آسان ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو میں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب نادر شاہ صاحب ایم پی اے، آج اور کل کیلئے؛ محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ ایم پی اے، آج سے اختتام اجلاس تک؛ مولانا عرفان اللہ ایم پی اے، آج کیلئے؛ مولانا نظام الدین صاحب ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب قاضی اسد خان صاحب ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب مولانا فضل علی منسٹر صاحب، آج کیلئے؛ اور جناب محمد ابراہیم قاسمی صاحب، آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب زه یو ریکویسټ کوم۔ د گنډا پور صاحب تقریر ډیر اهم تقریر دے او د حکومت د طرف نه به جواب څوک ورکوی؟ لکه وزیران خو، ټول وزیران په چهټی باندې دی۔ آو کنه څوک د جواب خاوند خو نشته دے او د دوئ خو ډیر اهم تقریر دے او ډیر سینئیر پارلیمنټرین دے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 04-2003 پر عمومی بحث

سردار عنایت اللہ خان: جناب سپیکر ہم نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب آپ اپنی تقریر شروع کریں وہ آئیں گے۔ جی سردار صاحب۔

سردار عنایت اللہ خان: جناب ہم نے جو کچھ کہنا تھا ٹریژری بینچز خالی ہیں۔ آپ پھر ان تک پہنچا دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ Premises میں موجود ہیں، وہ سن رہے ہیں۔ میں ان کو ہدایت دے رہا ہوں کہ وہ جلد از جلد ایوان میں پہنچ جائیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ وہ اپنے بجٹ سے اتنے شرمندہ ہیں کہ ادھر بیٹھنا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔

سردار عنایت اللہ خان: اگر آپ کہتے ہیں تو میں کہنے کو تیار ہوں لیکن مجھے جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار عنایت اللہ خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ ۔جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! آپ تسلی رکھیں، میں اس معزز ایوان کی خوشگوار فضا کو خراب کرنا نہیں چاہتا اور میں یہ کوشش کروں گا کہ میرے منہ سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے کہ جس سے یہاں کا Congenial atmosphere خراب ہو۔ جناب سپیکر!

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں

تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

(تالیاں)

شیکسپیئر لکھتا ہے کہ There is a providence in the fall of a sparrow ایک چڑیا کے گرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت ہوتی ہے۔ اگر آپ مجھے دو دن پہلے باتیں کرنے کیلئے بلاتے تو شاید اس میں کچھ تلخی ضرور ہوتی کیونکہ اس وقت جو اے ڈی پی میں نے دیکھی تھی تو اس میں صرف ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کو دیکھ سکا اور جب یہ دو دن مجھے اور مل گئے تو میں نے ساری اے ڈی پی پر نظر ڈالی تو وہ تلخی میری جاتی رہی۔ وہ اسلئے کہ ہم آزاد ممبران حزب اختلاف کا حصہ ہیں۔ ہم نے پہلے کہہ دیا تھا علی الاعلان کہ ہم آپ کو سپورٹ نہیں کرتے۔ ایک یا دو یا جتنے بھی ہم ہیں، واک آؤٹ ہم نے کبھی نہ کیا ہے اور نہ کریں گے۔ یہ میرا اپنا اصول ہے کہ واک آؤٹ مسائل کا حل نہیں۔ ہم یہاں اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ میدان چھوڑ کر نہ جائیں۔ مجھے یاد نہیں کہ اپنی سیاسی زندگی میں جو تقریباً تیس (30) سال رہی ہے میں نے کبھی بھی واک آؤٹ کیا ہو اور نہ عملی زندگی میں۔ جب مسائل سامنے آتے ہیں تو میں نے کبھی بھی ان سے منہ نہیں موڑا۔ ہم اسے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مجلس عمل کی اسلامی حکومت کا بجٹ دیکھ کر مجھے انتہائی مایوسی ہوئی۔ سیاسی پارٹیوں کے سربراہوں نے یا آزاد ممبروں نے جو کچھ کہا، میرا سو فیصد ان سے

اتفاق ہے اگرچہ ان کے لہجے یا الفاظ سے اتفاق نہ ہو لیکن اعتراضات پر بالکل میرا اتفاق ہے۔ صاحب سپیکر! یہ دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ اسلامی حکومت کا ابر کرم صرف اتنا تھا کہ تین ضلعوں پر وہ برس کر ختم ہو گیا۔ ویسے جو کچھ میں نے قرآن کریم میں پڑھا ہے اس کی ہدایت تو یہ ہے" و امر بالاعدل و لاحسان و ایتاءذی القربیٰ" وہ عدل اور احسان تو ہم حزب اختلاف والوں کیلئے تھا وہ تو خیر نہیں ملا اور جو آپ کے ذی القربیٰ تھے، جو آپ کی اپنی پارٹی کے تھے جب ان کو بھی ہم نے قتل عام میں شامل دیکھا تو ہماری تلخی نہیں رہی (تالیاں) اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ہماری بہنیں جو یہاں بیٹھی ہیں وہ بھی اس قتل عام میں شامل ہیں یا نہیں ہیں؟ حالانکہ ان کا بھی حصہ ہونا چاہئیے تھا۔ تو جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ جو بجٹ ان کو بنا کر دیا گیا ہے اور جو انہوں نے یہاں پر پڑھ کر سنایا ہے، آیا وہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا ضمیر کیا کہہ رہا ہے۔ کیا انہوں نے انصاف کیا ہے؟ (تالیاں) اور اگر نہیں تو ہماری یہ امید نہیں تھی کہ ایک ایسی اصولی جماعت سے تعلق رکھنے والے بزرگ اس طرح قتل عام میں حصہ لیں گے۔ بہر حال وجہ جو بھی تھی وہ تو ان کو معلوم ہو گی۔ صاحب سپیکر! آپ ان کاغذوں سے خطرہ محسوس نہ کریں یہ سب میں سنانا نہیں چاہتا۔ میری یاداشت ذرا کمزور ہے میں اپنی Memory کو Refresh کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہم آپ کی یادداشت کو داد دیتے ہیں۔

(تالیاں)

سردار عنایت اللہ خان: صاحب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو کچھ ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کا ایک طریقہ میں محترم وزیر خزانہ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح محترم عبدالاکبر خان نے کہا تھا، کل تجویز پیش کی تھی کہ اس اے ڈی پی کو معطل رکھ کر نیا اے ڈی پی بنایا جائے اور محترم کاشف اعظم صاحب نے جو تجویز دی تھی کہ وہ اردو میں پیش ہو۔ اس کی میں Hundred percent تائید کرتا ہوں کیونکہ ہمارے ایسے بھائی ہیں جو انگریزی نہیں جانتے، ان کو کم از کم یہ تو معلوم ہونا چاہئیے کہ وہ جس بجٹ کو یا اے ڈی پی کو منظور کرنے جا رہے ہیں، کم از کم اتنا تو ان کو معلوم ہو کہ ہم اپنی موت کے وارنٹ پہ تو دستخط

نہیں کر رہے ہیں؟ کیونکہ اس میں جو کچھ ہم نے دیکھا ہے تو وہ ابر کرم بس اتنا تھا کہ وہ تین ضلعوں پر ختم ہو گیا۔ اب تو یعقوب علیہ السلام والے صبر جمیل سے کام لینا ہو گا۔ پتہ نہیں کہ وہ کب ختم ہو گا تو اس کیلئے اور جو دیگر محکموں کی تجاویز ہیں، تو ان کیلئے بھی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب مل کر، آپ کو اور وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ توفیق خدا دے کہ کہیں سے آب بقائے دوام لا سکیں۔ غالب نے تو بہت پہلے کہا تھا کہ کہیں سے آب بقائے دوام لا سکیں۔ اب اتنی لمبی سکیمیں ہیں اور پیسہ ایک بھی نہیں ہے تو یہ جب ختم ہوں گی تو ہم کیا سمجھیں کہ ہم پانچ سال پورے کر سکیں گے؟ میرا تو شک ہے کہ ہمیں اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہئیے کیونکہ عربی میں کہتے ہیں کہ حاکم کو اگر بہت بڑی بد دعا دینی ہو تو یہ کہو کہ خدا تجھے ظالم بنا دے۔ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ جب ظلم ہو گا تو اسے خدا نہیں چھوڑے گا۔ یہ حکومت اگر اسی طرح کرے گی تو جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ، مجھ سے بہر حال (تالیاں) میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کہیں میرے منہ سے ایسی بات نہ نکل جائے کہ ہمارے بھائی ناراض ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ ہمارے ہاں دس فیصد بھی آمدنی نہیں ہے جس سے ہم یہ سکیمیں چلا سکیں۔ یہ تجویز جو میں نے دی ہے، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ مشکل تو ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کی کیبنٹ کے رولز آف بزنس کیا ہیں؟ جس وقت میں وزیر خزانہ تھا تو اس وقت بزنس رولز نمبر 5، اگر وزیر خزانہ صاحب دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ It is the responsibility of the Minister to make the policy اور اس کے بعد طریقہ کار یہی ہوا کرتا تھا کہ وزیر پالیسی بناتا تھا اور وہ سیکرٹری کو حکم دیتا تھا کہ اس پر عملدرآمد کرو۔ اگر وہ اس سے اختلاف رکھتا تو اس پر اختلافی نوٹ لکھ کر اس کو واپس وزیر کے پاس بھیج دیتا اور اگر وزیر پھر بھی یہ لکھ دیتا کہ نہیں اس پر عمل کرو تو سیکرٹری کے واسطے یہ لازمی تھا کہ اس دن اس پر عملدرآمد شروع کر کے وہ فائل چیف سیکرٹری کے پاس بھیجتا اور اس کے بعد وزیر اعلیٰ کے پاس چلی جاتی۔ تو وزیر اعلیٰ کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ پالیسی کو اپنے قلم سے تبدیل کریں وہ Portfolio اسی وقت لے سکتا تھا لیکن پالیسی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اتنا وقت نہیں کہ میں وہ مثالیں عرض کروں، جس طرح میں نے کہا تھا کہ دو ایسی باتیں ریکارڈ پر ہیں جو میں نے ایک فیصلہ کیا تھا اور وزیر اعلیٰ نے اسے تبدیل کیا اور میں اس پر اڑ گیا اور وزیر اعلیٰ کو اپنا حکم واپس کرنا پڑا۔ اس پر اسی طرح عملدرآمد ہوا جس

طرح میں نے لکھا تھا، تو اگر وزیر خزانہ صاحب مائل نہ ہوں اس پر تو ناممکن نہیں یہ ہو سکتا ہے اور قانوناً ہو سکتا ہے۔ یہاں اسی تعلق سے میں وزیر صحت صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ ڈاکٹروں کی نجی پالیسی کے بارے میں جو رپورٹ انہوں نے مانگی ہے، Recommendations مانگی ہیں وہ اختیار ان کا اپنا تھا۔ وہ پالیسی، ڈاکٹر بڑے پریشان ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بات تو لمبی ہو گئی ہے، پتہ نہیں یہ حکومت اللہ کرے کہ 500 سال تک چلے اور اگر نہ چل سکے تو ہم تو اسی طرح رہ جائیں گے۔ تو میری ان سے درخواست ہے کہ ان کے واسطے صحیح راستہ، قانون یہی ہے کہ وہ پالیسی کے وقت، یہ ضروری نہیں ہے کہ جو Recommendations ان کے پاس آئی ہیں وہ سب منظور کر لیں، جس طرح ان کی اپنی مرضی ہو وہ Declare کریں تو ان کی پریشانی دور ہو سکے گی۔ صاحب سپیکر! وقت بھی تھوڑا ہو گا۔ میں اعداد و شمار بیان کر کے آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ

ے مہربان ہو کے بلا لو ہمیں جس دم چاہو
ہم گئے وقت نہیں ہیں کہ پھر آ بھی نہ سکیں

اور اگر ہماری یہ تکلیفات آپ نے رفع کر دیں، حکومت نے رفع کر لیں تو میرے خیال میں سب کو اس سے خوشی ہو گی اور یہ آپ کی تقسیم جو ہے یہ آپ کی حکومت کے شایان شان نہیں ہے۔

سپیکر صاحب! میں ایک دو تین باتیں اور کرنا چاہتا ہوں پھر بیٹھتا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تنخواہوں کے بارے میں جو لکھا ہے، میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر وہ یہ فقرہ ساتھ بڑھا دیں کہ وزیروں نے رضاکارانہ طور پر تنخواہ گھٹائی ہے تو اس سے جو ان کا جذبہ ہے، جو خیرات ہے، اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان پر جرمانہ رکھا گیا ہے (تالیاں) تو میرے خیال میں میری یہ تجویز ہے کہ اس میں ان کا وہ رضاکارانہ والا لفظ بڑھا دیں تو ان کے واسطے آسانی ہو گی۔ صاحب سپیکر! تیسری بات میری یہ ہے کہ ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے مسجد کیلئے تین لاکھ یا اتنی رقم مختص کی ہے۔ ہم ان کو مبارکباد پھر دیں گے اگر یہ پیسہ اسی مسجد پر لگا دیں جو مسمار کی گئی تھی کیونکہ اسی سلسلے میں، میں نے قرارداد بھی پیش کی ہوئی ہے۔ یہ مسلمانوں کے واسطے سخت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے قانون ساز ادارے کے ساتھ ہی اللہ کے گھر کو ہمیشہ کیلئے مٹا دیا گیا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر اس سلسلے میں

گورنمنٹ کو کچھ مشکلات ہوں تو گورنر صاحب سے مل کر کوئی ایسا حل نکالیں کہ یہ داغ جو ہمارے ماتھے پر لگا ہوا ہے یہ رفع ہو جائے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوفی محمد صاحب ڈیرہ کی جیل میں بند ہیں اور ان کے کام سے یا جو کچھ انہوں نے کیا ہے، ہو سکتا ہے کسی کو ان سے اختلاف ہو مگر اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ نہایت مخلص آدمی ہیں انہوں نے جو کچھ کہا تھا، یہ نہیں کیا کہ اور کسی کو کہا کہ آپ چلے جائیں اور میں گھر میں بیٹھا رہوں گا۔ وہ خود ساتھ گئے اور اب جو کچھ ہو گیا، تو وہ تو ہو گیا اب ہم اگرچہ مجلس عمل کی تائید نہیں کر رہے ہیں مگر یہ آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ کی حکومت اس پر ہمدردی سے غور کرے اور جتنا جلدی ہو سکے اس سلسلے میں اگر کوئی مشکلات ہوں تو گورنر صاحب سے مل کر ان کی امداد حاصل کریں تاکہ وہ بیچارہ سادہ سا آدمی ہے، عالم ہے اور میرے دل میں اس کی بڑی عزت ہے تو میں اپنی طرف سے اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ باقی آپ کی مرضی ہے۔ صاحب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اگر آپ کا کوئی اثر اس اسلامی حکومت پر ہو تو انہیں کہیں کہ ابر کرم کچھ اور بھی برسا دیں کہ سب پیاسوں کو کچھ نہ کچھ مل جائے۔ والسلام۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیز خزانہ): جناب سپیکر! ایک بات کی اجازت ہو۔ میں انہیں بجٹ کا جواب تو نہیں دے رہا ہوں بہرحال سردار عنایت اللہ صاحب نے اس پیرانہ سالی میں جس انداز سے خطاب کیا میں اس پر انہیں داد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب شوکت حبیب صاحب۔

جناب شوکت حبیب: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے کمیونیکیشن سیکٹر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس سیکٹر میں کل 248 سکیموں کو شامل کیا گیا ہے جب کہ رواں مالی سال میں کل 30 کے لگ بھگ سکیمیں تھیں۔ رواں مالی سال میں یعنی 2002-03 میں کل 1.5 بلین روپے کمیونیکیشن سیکٹر کیلئے مختص کئے گئے تھے، چاہیے تو یہ تھا کہ 2003-04 کیلئے کم از کم 10% سے زیادہ رقم مختص کی جاتی لیکن معاملہ یہاں پر کچھ الٹا ہے۔ سکیمیں آٹھ گنا بڑھا دی گئیں اور

رقم کو آدھا رکھا گیا ہے آخر ایسا کیوں؟ اگر ان سکیموں پر آپ غور کریں تو بعض سکیموں کیلئے ایک ایک لاکھ روپے کی معمولی رقم مختص کی گئی جو کہ ایک مذاق ہے۔ دوسری اہم بات کہ موجودہ گورنمنٹ سے ہم کو توقع نہیں تھی وہ یہ کہ ان سکیموں کی انتہائی غیر منصفانہ تقسیم ہے یعنی بعض حلقوں کو بالکل ہی نظرانداز کیا گیا ہے بلکہ صرف تین یا چار اضلاع کے علاوہ باقی ضلعوں کے ساتھ ناروا سلوک رکھا گیا ہے۔ منظور نظر اضلاع میں دیر، چارسدہ اور بنوں کیلئے اگر نئی سکیموں کو جمع کیا جائے تو باقی اضلاع سے وہ کئی گنا زیادہ ہیں۔ اور باقی اضلاع خاص طور پر میں اپنے ضلع کوہاٹ کا ذکر کروں گا جس کو کہ ان سکیموں میں Totally نظرانداز کیا گیا ہے۔ ایک سکیم بھی ہمارے ضلع کو نہیں دی گئی۔ اس طرح پاراچنار سے لے کر ہمارے خوشحال گڑھ تک ایک روڈ کی Approval ہے جس میں دو تین Bridges تھے۔ ان کو Totally ان سکیموں میں سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ تو آپ کی وساطت سے میری گورنمنٹ سے یہ التجاء ہے کہ خدارا یہ ظلم اور زیادتی صرف اور صرف ہمارے کوہاٹ کے ساتھ کیوں روا رکھی گئی ہے؟ (تالیاں) کیا یہ سارا فنڈ صرف بنوں (شور) ہاں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب شوکت حبیب: بونیر مې پکښې یاد کړو جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیر رحمن: صوابئ د هم پریښنو ده۔

جناب شوکت حبیب: ستا والا صوابئ مې پکښې هیره کړه۔ په دې درنه معذرت کومه۔ مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب محمد امین صاحب موجود نہیں ہیں۔ مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، ما خو څه تجاویز څه خبرے په بجټ باندې لیکلئ وی هغه مانه اوس چرته بې درکه شوې۔ خو بهرحال (قہقہے) زه په بجټ باندې خپل اظهار خیال کول غواړم۔ د ټولو خو اول دا خبره چې د بجټ لغوې معنیٰ څه ده؟ بجټ څه ته وائی؟ نو بجټ وائی

تخمینه ته، او تخمینه کښې تول غالباً څیزونه وی۔ دلته پرون زمونږه یو څو رونړو دا خبره اوکړه چې یقیناً دا شې ورکښې نشته، داشې خو یقینی نه دے، داشې یقینی نه دے۔ نو دا خو د بجټ د مفهوم خلاف دی دا خبرے او تاسو که اوګورئ نو د دنیا اکثر نظام دا په غالب اشیایو باندې روان دے۔ په دې غالب ژوند باندې روان دے۔ یو سړے چې د کور نه کیښنئ په ګاډی کښې راځی نو دا خبرے یقینی نه دی چې دے به اسمبلئ ته خامخا رسیږی خو د هغه امید دا وی چې اوبه رسیږی۔ تخمینه دا وی چې اوبه رسیږی نو په بجټ کښې هم ټولې تخمینے وی۔ اوس زمونږ بعض رونړو دا اووئیل چې یره دا خبره یقینی ده چې مرکز به دے فلانی فلانی مد کښې دا پیسې نه ورکوی او دا به د خسارے بجټ وی۔ او ماته افسوس دا دے هغه رونړو اووئیل چې د هغوې په مرکز کښې حکومت دے نو د دې مطلب دا دے چې هغوې دا عزم اوس نه کړے دے چې دے صوبې ته به دوئ دا خپله حصه نه ورکوی (تالیاں) نو د دې خلقو په دې خبره باندې ډیر افسوس پکار دے چې دا خلق زمونږ د دې صوبې سره زیاتې کوی او دا خلق په دې مرکز کښې ناست هم د دې د پاره وی چې دا صوبه دے محرومه وی او دا د خامخا، دا خلق د د دې خپلو وسائلو نه محرومه وی چې کوم د دوئ حق دے، دوئ ته کوم ملاویدل پکار دی۔ د هغې نه روستو زه به بله خبره د بجټ په باره کښې دا اوکړم چې زمونږه کوم حق مرکز سره کیږی، د هغې په رڼړا چې کوم بجټ جوړ شوې دے یقیناً دا د صوبې په تاریخ کښې خپل یو منفرد بجټ دے چې دا فاضل بجټ د، متوازن بجټ دے او په دیکښې د خسارے څه خبره نشته دے۔ خو تاسو، څنګه چې ما اووئیل چې بعض خلق هغوې دا عزم کړے دے چې مونږه به مرکز سره په دیکښې تعاون کوؤ چې مرکز دوئ له دا خپل حقوق ورنه کړی نو د دې د خلقو په رویه باندې ډیر افسوس پکار دے۔ جناب سپیکر صاحب، په بجټ کښې چې د تعلیم د پاره کومه حصه ایښودلې شوې ده او بیا خصوصاً د زنانوؤ د حقوقو، د زنانوؤ د پاره، نو زه دے حکومت ته داد ورکوم چې هغوې د زنانوؤ د پاره ډیره لویه حصه مختص کړې ده په بجټ کښې، او دا د دې خبرے تردید هم کوی چې د متحده مجلس عمل حکومت هغوې د زنانوؤ د حقوقو تحفظ کول غواړی خو د تعلیم په ضمن کښې به زه دا خبره اوکړم چې زمونږ حکومت له دا پکار دی، زه به

دا یو تجویز ورکوم چې د ایجوکیشن Uniformity او یکسانیت په تعلیم کښې پکار دے۔ د ے ضمن کښې حکومت له پیسې مختص کول پکار دی چې دا تعلیمی نصاب به څنګه یکساں شی زمونږ بعضې رونړه په دې باندې خفه کیږی که مونږ ورته او وایو چې په تعلیمی ادارو کښې د هر څه کښی د یکسانیت وی، هم په لباس کښې، هم په نصاب کښې نو زمونږه بعضې ملګری خفه شی او بیا ډیره انتهائی د افسوس خبره دا ده چې هغوې هغه روایات، چې زمونږ کوم روایات دی هغه د خپو لاندې کوی او د پردی خلقو نشانات او روایات د هغې د پاره جنګ لړاوئیی۔ دا ډیره د افسوس خبره ده (تالیاں) یو پتهیالوجسټ یو ډاکټر دے ، ویلیم بائټ هغه وائی Self will not accept not self وائی خودی غیر خو دی نه قبلوی۔ یعنی بیا هغه قوم چې زان ته هغوې وائی چې بهئ مونږ خو یو داسې قوم یو چې تاریخ لرو، زمونږ تهذیب دے ، زمونږ ثقافت دے ، زمونږ دا دی، دا دی او لوئے تاریخ لرو نو د هغه قوم خو هم بیا څه خپل د هغوې روایات وی، د هغوې اقدار وی، د هغه قوم څه خپل خاص نخې وی چې د هغې نخې هغوې په دنیا کښې فنا کول نه غواړې۔ ډیر د افسوس خبره ده چې که زمونږه ادارو کښې د شلوار خبره اوشی، د قمیص خبره اوشی نو بیا زمونږ خلق د هغې مخالف کوی۔ زمونږ هغه رونړه چې د هغوې دا دعویٰ ده چې مونږ د پښتون قوم او د دغه صوبې چې کوم اقدار او روایات دی، مونږ د هغې تحفظ کول غواړو۔ نو ان شاءاللہ دا خبره په دې فلور باندې ثابته شوې ده چې زمونږه دا متحده مجلس عمل حکومت هغه د پښتون قوم اقدار او روایت محفوظ کول غواړی (تالیاں) او یو دانشور دے هغه وائی، ډیره زبردسته خبره ئے کړی ده، وائی It require a lot of history to make a little tradition هغه وائی د یو وړوکی روایت د پاره د هسټری ډیره لویه حصه پکار وی۔ نو زما رونړو چې دا کوم روایات د پښتون دی یا زمونږ کوم اقدار، روایات دی، دا ولې فنا کوی دا ولې د خپو لاندې کوی؟ او دلته کښې بیا یو څو خبرے شوې دی۔ د حدیثو په حوالې سره زه به د هغې چونکه تصحیح کول غواړم چې په ریکارډ باندې دا خبرے درستے شی۔ د حدیثو غلطه تشریح کول یا تاریخی غلطه حواله ورکول، دا زمونږ فرض دی چې په ریکارډ کښې د دې درستګی اوشی۔ هغه بله ورځ دا

خبره شوې چې حدیث کښې هغه بله ورځ دا خبره شوې وه په دې فلور باندې چې دا قمیص چې کوم دے دا د هندوانو ایجاد د ، دا هندوانو ایجاد کړې دې نو زه به دا یو سوال اوکړم، یو تپوس به اوکړم چې خه ځه قمیص خو هندوانو ایجاد کړو، پینټ شرټ خو هغه نورو ایجاد کړے دے نو بیا پښتون څه ایجاد کړی دی؟ نو بیا د پښتون روایاتو کښې څه دی؟ قمیص نه علاوه هغه بیا بربنډ ګرځیدو؟ څه به ئے اغستول؟ په څه طریقے سره د هغه لباس وو؟ (تالیاں) زما رونړو دا ډیره د افسوس خبره ده چې یو قوم ته، هغه ته د خپل روایات او د خپل لباس او د خپل تهذیب او ثقافت باره کښې معلومات هم نه وی، دا زه منم، زما دے ملګرو ته پته ده، دوئ سره ما څو څو ځلے په پینټ شرټ باندې Discussion کړے دے چې دے پینټ شرټ ته مونړه غیر اسلامی نه وایو، لیکن په یو خاص اداره کښې یو خاص لباس یو خاص Uniformity راوستل دا یو ځان له یوه خبره ده۔ د دې نه دا نه ثابتیږی چې یو سړې په یو اداره کښې یو خاص لباس رائج کړی نو هغه د هغې نورو لباس خلاف وی، هغه د هغې نورو لباس مخالف وی۔ دا خو زمونږ دے ملګرو له پکار وو چې دوئ دے زمونږ دے ملګرو ته داد ورکړے وے چې بهئ تاسو زمونږ د اقدارو، زمونږ د روایاتو تحفظ کوئ، هغه ژوندی کوئ۔ او بله خبره دا چې پینټ که د ترکی نه ابتداء شوې ده، زه دے سره اتفاق کوم خو د کومو نورو ملکونو حوالے چې ورکوی نو هلته خو ښځے هم پینټ اچوې او د ښځو چې کوم لباس وی نو بیا زما دے ملګرو له پکار دی چې دوئ د هغې هم ترغیب خلقو ته ورکړی چې تاسو ولے د دې مخالفت کوئ؟ زمونږ مشرقی چې کوم روایات دی بیا د هغه هم ټول د خپو لاندې کړی۔ د هغې باره کښې د هم بیا دا پروپیګنډه کوی نو زه دا خبره تاریخی حوالو سره ځکه کول غواړم چې دا ریکارډ درست شې او بله یو دا خبره شوې وه چې په ترکی کښې د علماء کردار، نو زما رونړو دا خبره د تاریخ په ریکارډ باندې پراته ده چې تحریک خلافت دا چا چلولې وو؟ په دغه برصغیر پاک و هند کښې تحریک خلافت، دا د ترکی د خلافت د تحفظ د پاره زمونږ د برصغیر علماؤ ډیره غټه قربانی ورکړی وه او په هغې کښې د علماؤ ډیر لوئے کردار دےاو بیا ابوالکلام آزاد هم په دغه تحریک کښې شامل وو اوخان عبدالغفار خان د ابوالکلام آزاد په قیادت کښی

څو کاله د دغه تحریک یو کارکن پاتے شوې دے۔ نو زما رونړو تاریخی حقائق مسخ کول او بیا په دومره ذمه دار فلور سره دا یو دا یوه ډیره د افسوس خبره ده او بیا یو دوه احادیث دلته کښې په دغه فلور باندې بیان شوې وو نو زه د هغه احادیثو باره کښې لږ وضاحت اوکړم۔ یو حدیث دا بیان شوې وو چې رسول اللهﷺ فرمائی چې چاته حکومت حواله کړے شو نو هغه په پسه چاړه باندې ذبح کړے شو، حلال کړے شو۔ زما رونړو دا حدیث داسې نه دے۔ حدیث داسې دے ترمذی کښې دا حدیث راغلے دے، په دوه الفاظو سره راغلې دے چې "من جعل قاضی بین الناس فقد ذبح بغیر سکین" یو الفاظ داسې راغلی دی او یو الفاظ داسې راغلی دی چې "من ولی قضا فقد ذبح بغیر سکین" د رسول اللهﷺ د دې حدیث مطلب دا دے چې کوم سړی ته قضا حواله شوه، قاضی شو، ذمه واری پرے راغله نو داسې شو چې لکه هغه په پسه چاړه باندې بے د چاړه نه حلال کړے شو۔ محدیثنو د دې تفسیر لیکلې دے۔ د دې مطلب دا دے چې دا خو ډیره اهمه عهده ده او ډیره د امتحان عهده ده۔ دا سړے د اختیاط کوی د دغے عهدے په استعمال کښې۔ که د رسول اللهﷺ دا مطلب وی چې تاسو قضا مه اخلئ نو بیا به د قضا فیصلې څوک کوی؟ د هغې مطلب دا دے چې ټول لوفران او بدمعاشان به د قضا فیصلې کوی نو د حدیث مطلب دا نه دے او که د حدیث مطلب دا هم واخلئ چې یره چاته حکومت حواله شو نو هغه په پسه چاړه حلال شو۔ د دې مطلب دا دے چې د حکومت دا عهده دا ډیره زیاته ډیره اهمه عهده ده او هر چاله د دې ذمه داری په خپلو کندهو باندې اغستل نه دی پکار، هغه خلقو له د دې ذمه داری اغستل پکار دی چې هغوې کښې تقوىٰ او هغوې کښې پرهیز ګاری وی او دا یوه خبره اهم د یادولو قابله ده چې حکومت عهده غوښتل نه دی پکار خو چې کله حالات داسې شی چې هر ځائے کښې کرپشن شی، بے ایمانی شی او د قوم دولت شیرمادر ګڼړلے کیږی نو بیا په هغه ټائم کښې حکومتی عهده اغستل دا بیا لازم او واجب دی په دغه وجه باندې حضرت یوسف علیه السلام د عزیز مصر نه دا مطالبه اوکړه چې **"اجعلنی علىٰ خزائن الارض"** چې ما وزیر خزانه جوړ کړه۔ ولے؟ ځکه چې د ملک کوم معاشی حالات آئنده راروان وو او هغه چې کوم کتل نو هغه ته دا پته وه که چرته زه وزیر خزانه نه شم نو د ملک

معاشیات به تباه و برباد شی او په دې ملک کښې به یو ډیر لوئے پرابلم او مسائل به پیدا شی نو دلته کښې مفسرینو دا لیکلی دی که چرته د یو عهدے غلط استعمال کیږی نو بیا یو متقی له هغه ټائم کښې د عهدے طلب، د حکومتی عهدے طلب ورله واجب او لازم دے۔ چې د غلطو خلقو او کرپټ خلقو د بے ایمانو خلقو لاس ته عهده لاړه نه شی۔ نو زما رونړو بعضې خبرے، د هغې د حدیثو غلط تشریح کول، دا خو ګورے ډیره لویه خبره ده۔ رسول اللهﷺ فرمائی، وائی چې چا چې په ما باندې دروغ اووئیل نو هغه د ځان له په جهنم کښې ځائے تلاش کړی نو دے حدیث باندې ډیر لوئے محنت شوې دے او د دې په یو یو لفظ باندې ډیر لوئے محنت شوې دے نو په دیکښې لږ زمونږ رونړو له احتیاط پکار دے۔ او زه به اوس د بجټ متعلق چې کومه خبره ده، هغه به زه اوکړم۔ دا خبره ما خپله مختصره کړه۔دا زما یو څو تجاویز دی چې د صحت د پاره کوم په بجټ کښې د و 2 ارب، 93 کروړ روپئ ایښودلے شوې دی۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: مائیک کار پریښودلې دے۔ مائیکونه بند دی جی دے زمونږ سائیډ ته۔

جناب سپیکر: خه دا ټول خو نه دی بند؟ ده ته اولګوئ اوس۔

ایک رکن: ټول بند دی۔

مولانا امان اللہ: دا ښه ده چې دا زما مائیک خو ټهیک دے۔ آو کنه۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: د بشیر بلور صاحب نیت زما په خیال دا سې، ولے؟۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا څه چل دے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شو؟

جناب بشیر احمد بلور: اوس جی ټهیک شو۔

جناب سپیکر: ټهیک شو، خه جی۔

مولانا امان اللہ: یو جناب سپیکر صاحب مونږ د ومره-----

جناب سپیکر: دا ستاسو په تقریر کښې مداخلت کول غواړی، څه جی۔

مولانا امان اللہ: مونږ دومره Broad minded خلق یو چې څوک زمونږ متعلق څه وائی، که حقیقت وائی او که غیر حقیقت وائی خو مونږ ئے ښه په آرام آورو نو چې کله مونږه خبرے کوؤ نو بیا خلق هغې کښې کله یو-----

جناب سپیکر: نه، آوری جی، آوری، آوری۔ No interference-----

مولانا امان اللہ: نو ما خبره کوله جی په بجټ باندې چې الحمد لله دا بجټ متوازن او فاضل بجټ دے او که چرته هغه خلق د مرکز په ملګرتیا کښې ملګری کیږی او زمونږ دا بجټ په خسارے باندې بدلوی نو د صوبې عوام له پکار دی چې د دې خلقو په کردار باندې غور اوکړی۔ او زه به یو تجویز د دې بجټ باره کښې دا ورکړم چې د زراعت د پاره د آئنده سال د پاره هیڅ هم نه دی ایښودی غوی خصوصاً دے Equipments د پاره نو زما دا تجویز دے که د هغې د پاره څه کیښودلے شی، چونکه زرعی صوبه ده نو دا به ښه وی۔ باقی د پولیس باره کښې به زه یو تجویز ورکړم چې د آئنده کال د پاره په بجټ کښې د پولیس د پاره پیسے کمے ایښودلے شوې دی۔ د موجوده رواں سال نه نو پولیس والا اکثر دا دغه کوئ چې مونږ ته د تیلو د پاره پیسے کمې ملاویږی نو که چرته دا پیسے د ګاډو په خریداریٔ کښې لګیدلی وی هغه پیسے د هغوی ته د تیلو د پاره ورکړے شی نو دا به یو بهتره خبره وی۔ باقی د صحت په باره کښې به زه دا اووائیم، دا تجویز به ورکړم چې د آئنده سال د پاره په صحت کښې 2 ارب 93 کروړ روپئ د رواں سال د پاره دی، د آئنده سال د پاره 2 ارب تقریباً 64 کروړ روپئ دا ایښودلی شوې دی نو د آئنده سال په بجټ کښې چې کوم دا کمې دے صحت د پاره، نو زه وائیم چې دا کمې د بالکل ختم کړے شی او چې دا کومو روپو کمې راغلې دے دا د زما په حلقه کښې چې کوم دوه ټیچنګ هاسپیټلز دی نو دا د هغې ته ورکړے شی ځکه چې د ټولے صوبې نه خلق راځی او زمونږ په هسپتالونو باندې بوجھ وی او زمونږ چې کوم د حلقے خلق دی نو هغه غریبانان محرومه وی نو که چرته دا هغې ته ورکړے شی او خصوصاً زمونږ د ډسټرکټ پشاور د پاره

ورکښې څه حصه کیښودلې شی نو دا به ډیره بهتره وی۔ باقی زمونږ د حیات آباد او د پیښور نور هم څه مسائل دی چې هغه زمونږ مسائل په اے ډی پی کښې نه دی دغه شوې۔ بهرحال هغه مسئلې به باهمی افهام تفهیم سره حل کیږی۔ خو خصوصاً د حیات آباد د گندے نالے باره کښې په اے ډی پی کښې ما څه اونه کتل نو که دا مسئله حل کړے شی او خصوصاً دا زمونږ د پیښور د خلقو د پاره یوه ډیره غټه مسئله ده۔ د علاقه خلیل او د حیات آباد د ټولو خلقو د پاره دا یو ډیره لویه مسئله ده۔ لوئے پالوشن دے نو که دے د پاره څه پیسے کیښودلې شی نو دا به ډیره بهتره وی او د پیښور چې کوم بعضې ځایونه زمونږه محرومه دی لکه زما کاشف رور وائیلے هم وو۔ بهرحال د کاشف چې کوم انداز کښې خبره وه، زما خو هغه مؤقف نه دے خو په پیښور کښی چې بعضې کوم مسائل دیرینه دی، هغه حل طلب دی، په هغې باندې به ان شاءاللّٰه کیښنو په باهمی افهام و تفهیم سره به هغه حل کوو او که هغه مسئلے زمونږ حل نه شی نو دا به ډیر لویه د نقصان خبره وی۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِینَ۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: ما خبرے کړی دی۔ زه صرف د یو دوه خبرو جواب ورکول غواړم۔

جناب سپیکر: دا سې چل دے کنه د بجټ تقریر دے۔

جناب بشیر احمد بلور: جواب نه، خالی یو دوه خبرے کوم۔ Within a minute چې دوئ یو دوه خبرے اوکړے چې ما دا خبره کړې ده۔ ما د سلطنت عثمانیه خبره کړې وه چې هغې کښې میډیکل کالج او پرنټنگ پریس چې دے، هغه ئے بند کړے وو چې دا غیر اسلامی دے۔ دوئ خلافت پکښې راوستو، خلافت باندې ما خبره نه ده کړے۔ بله خبره دا چې دوئ اووئیل چې دا حدیث شریف دے، هغه دا غلط کوټ کیږی، هغه به زه تاسو ته کتاب راوړم او تاسو ته به سبا اوښائم، چې هغه ما څه وائیلے دی؟ چې آیا هغه لیکلی دی یا به هغه غلط لیکلی وی، هغه به

دروغ لیکلی وی ما هم هغه کوټ کړی دی۔ چې کوم هغې کښې لیکلی دی، زه به تاسو ته اوښائیم۔

جناب امان اللہ: جناب سپیکر! په خلافت عثمانیه کښې که چا د پریس خلاف یا د لوړ سپیکر خلاف څه کړے دی نو زه به دا اووائیم چې دا هغه خلق دی چې نوم پرے د علماؤ دے خو دا د علم نه محروم او پاک خلق دی۔ د علم دوئ پورے بوئ نه دے لګیدلے۔ دا سې خو زمونږ په برصغیر پاک وهند کښې کله چې حضرت شاه ولی الله د قرآن ترجمه په فارسی کښې کوله نو ډیرو بے علمو خلقو چې هغه So called علماء وو چې هغه نام نهاد علماء به ئے ځان ته وائیلے د علم سره د هغوې واسطه هم نه وه نو هغوې نو هغوې پرے باندې فتوی لګولے وے نو علماء دا سې یو قوم سره خو تعلق نه ساتی۔ دا خو چې کوم----

جناب سپیکر: دا Discussion چې کوم دے کنه----

جناب بشیر احمد بلور: دا نام نهاد ملا خو مونږ نه پیژنو، دوئ به مونږ ته پوائنټ آوټ کړی چې دا نام نهاد ملا دے۔ مونږ خو ټولو ملیانو صاحبانو----

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان صاحب۔ قلندر خان لودھی صاحب په بجټ باندې جنرل----

جناب قلندر خان لودھی: نہیں سر میں----

جناب سپیکر: اس کے بعد، بالکل اجازت نہیں ہے اس وقت، بس۔

جناب عبدالماجد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر په بجټ چې عام طور سره خبره کیږی دا یو روایتی خبرے وی د کهبی لاس هغه خلق لګی هغه څه چې پیش شوې وی د هغې صفت کوی، او د سمی لاس خلق چې شومره وی نو هغه د هغې مخالفت کوی۔ لیکن جناب سپیکر صاحب په سګنی کال دا بجټ د نورو بجټونو د حالاتو او د واقعاتو مطابق لږ غوندې مختلف دے هغه دا دے جناب، چې د دې نه مخکښې یو مارشل لائی حکومت تیر شوې دے جی، یوه خبره۔ دویمه خبره

جناب عالیٰ دا دہ چې مرکز په ډیرو څیزونو باندې قبضه اچولے دہ جی۔ د هغې قبضے په وجه باندې، د هغه حالاتو په وجه باندې که په دې بجټ کښې څه وی نو هغه به وی۔ بهرحال زه دا یو خبره تاسو ته کولے شم چې د دې حالاتو مطابق چې څه دی او څه تیر شوې دی، په بجلئ باندې هغوې قبضه کړی دہ جناب، کومے قرضے چې واغستې شی نو د هغې بوجھ په مونږ باندې دے لیکن د هغې نه هغه دغه مونږه ته نه رارسی نو د هغې حالاتو مطابق زه دا وایمه چې دا یو متوازن بجټ دے جناب سپیکر۔ دویمه خبره جناب عالیٰ دا دہ چې زه د دې خپلے کابینے چې دا یو متقی او پرهیزګاره کابینه دہ او خاص کر زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب او زمونږ سراج الحق صاحب او زمونږ دا کابینه، دوئ ډیر لوئے عقابی نظر لری، لیکن باوجود د دې د هغوې نه یو څو خبرے پاتی شوې دی۔ هغه دا دی جناب، چې زمونږ د مرکز په هر څیز باندې قبضه دہ او هغه یو دا چې زمونږ په دې علاقه باندې یو څو څیزونه دی چې هغه د مرکز په قبضه کښې دی، ملاکنډ ډیم، درګئ ډیم او ورسره جناب دا ورسک ډیم چې په کال 1956 کښې مرکز ته لاړل د واپډے په شکل کښې او چې کله واپډا بیا مرکز ته کیدله نو دا د صوبائی په دغه باندې جوړ شوې دی او هغه شې بیا واپس صوبے ته رانه کړے شی۔ دا یو وجه دہ چې په دې وجه باندې جناب زمونږه هغه ډیر خپل وسائل چې کوم دی، هغه مرکز ته تلی دی او مرکز مونږ ته رائلتې په شکل کښې راکوی اګر چې دا زمونږ خپل ذاتی دغه دے جناب۔ د دې صوبے حقوق دی جناب۔ دویمه خبره جناب عالیٰ، دا دہ چې څه خبرے داسې دی چې په دې بجټ کښې یو زره غوندې Clerical mistake شوې دے جناب، د قلیتونو په دغه کښې د یو جامع مسجد خبره راغلے دہ د یو کرړ روپو نو زه دا نه وائیمه کنه چې دا اراداتاً شوې دہ بهرحال دا خبره چې دہ جناب عالیٰ، دغه شوې دہ۔ Clerical mistake دے جی۔ بله یوه خبره، زه وائیمه چې زمونږه د دې کابینے د عقابی سترګو د لاندې چې کوم دے یو دغه شوې دے۔ پیهور هائی لیول کینال ته، چې پیهور هائی لیول کینال به د ډیر لوئے عظیم الشان منصوبے لاندې به اوشی لیکن د هغې نه فائده چې کومه دہ صرف 2% شوې دہ۔ چې زاړه نهرونه وو، چې کوم خان اعظم خان عبدالقیوم خان د پیهور نهر نه، یا بل نهر چې انګریزانو نهر اپر سوات جوړ کړے وو، صرف دا او به

هغې نه راغلې او د هغې نه زيات نهرونه يا زيات لختی جوړ نه شو جناب، صرف دومره اوشوله چې يو 2% خلقو ته دغه راغله او 80 هزار ايکړ زمکه چې کومه ده د پيهور هائی ليول کينال چې د کوم مقصد د پاره دا شې جوړ شوې دے جناب، هغه بالکل اوچې په اوچې باندې پاتے شوې ده۔ يو جناب زمونږه دے عقابی نظرونو د کابينے نه دا شې چې کوم دے، دغه پاتے شوې دے۔ زمونږ دا يقين دے چې دوئ به په دې خبره باندې دغه کوی جناب۔ دوئيمه خبره جناب عالیٰ دا ده چې زمونږ د صوابئ ضلعے يو خبره کومه ستاسو خيال دے طرف ته راګرځومه چې په هغې کښې زيات په زيات خه نرو غوندې خطونو باندې خه شې ليکلے شوې دے ليکن ما په خپله نه پړهاؤ کړے هغه شې ځکه چې هغه خط ډير نرے وو، په هغې باندې جناب پينځه حلقو کښې څه داسې څه خبره نه ده راغلې چې ګنی داسې څه کرخه هغې طرف ته دغه شوې وی يو نری غوندې ځائے کښې چې هغه پينځه کلوميټره Radius line باندې جناب په هغې باندې څه کرخے مرخے ماليدلے دی، څه ديارلس دی يا څوارلس سکيمونه دی ليکن نورے صوابئ طرف ته توجه نه ده ورکړے شوې۔ زه دے خپل يو هوښياره، فصيح البيان، فصيح السانه خپل منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چې دا څه چې کوم شې دے، دا به دوئ بيا په مونږ باندې مساويانه طور سره تقسيموی۔ زه جی دا وائيمه ځکه چې مونږ خو د ټولے صوابئ خبره کوؤ بلکه مونږ د ټولے صوبے خبره کوه نو زمونږه دا ګزارشات دی جناب۔ زه جناب په آخری کښې يو خبره کومه چې هغې طرف ته زمونږ ملګری هم توجه مرکوز نه کړه، هغه دا ده جناب، چې زمونږه يو فکر وو، په 1977 کښې مونږ د نظام مصطفیٰ د پاره يو جدوجهد کړے وو جی چې په هغې جدوجهد کښې زما چې څومره ياد دی نو ماسره دا بشير بلور صاحب په جيل کښې وو او دا قاضی حيسن احمد صاحب وو او مولانا فضل الرحمن صاحب او مفتی محمود صاحب دی وو۔ خو زه، نوماته د هغه ټائم څه داسې نه ښکاری چې ګنی مونږ سره د نظام مصطفیٰ د پاره په هغې جدوجهد کښې شامل وو مونږ دويشت سوه کسان وو جناب۔ جناب عالیٰ هغه جدوجهد مونږ اوکړو، هغې اګر چه يو فکر مونږ جوړ کړو او د وخت سره فکر راغلې وو۔ مونږ د هغې د پاره جيلونه اوخوړل، بيا جناب عالیٰ په 1988 کښې مونږه او تاسو په اسمبلئ کښې

وو، عنایت اللّٰه خان گنډاپور صاحب وو، تاسو وئ، زه وومه، پیر محمد خان صاحب وو چې دا مونږه کله په ایبټ آباد کښې په 1989 کښې جناب اجلاس وو نو ما د دې اسلامی نظام د پاره د Swat state جناب یو مثال ورکړے وو چې دا یو قابل عمل نظام دے. په دې باندې عمل دغه کیدې شی ځکه چې په سوات کښې جناب، د اسلامی نظام دغه شوې ده نو دا په ټول پاکستان کښې کیدې شی جناب. اګرچې په هغې وخت کښې، بشیر بلور صاحب دے خفه کیږی نه، ما نه د هغه وخت زما مشره چې کومه وه په دغه Statement یا په دغه، په بجټ کښې یو عام دغه باندې جناب ما دغه کړے وو هغه زما نه خفه شوې هم وه خو ما ورته ووئیل چې صاحبے ستا خپل خیال دے او زما خپل خیال دے او دا جناب، زما یو دیرینه خیال دے او د دې د پاره مونږه جدوجهد کړے دے او بیا به هم کوؤ. دا زما خپل خیال دے جناب عالیٰ، موجوده د متحده مجلس عمل، زما د خپل خیال مطابق چې دا ټوله صوبه د د دې نه خوشحاله وی مونږه خو خود خوشحاله یو خو دا د ټوله خوشحاله شی چې د مسلمان په حیثیت سره مونږ هغې خبرې له عملی شکل ورکړو یا مونږ هغې له هغه عملی شکل ورکول غواړو چې زمونږ نه کوم د قوم مطالبات، کوم زمونږ د ضمیر مطالبات دی، مونږه هغې ته عملی شکل کښې یو دغه ورکړو او زمونږ تسلی او یقین دا دے چې مونږه به په دې پروګرام کښې اللّٰه تعالیٰ کامیابوی. دا زمونږه یو وړمبنے قدم وو چې هغه مونږه واغستو جناب عالیٰ یو خبره. ډیر خلق داسې هم کوی بلکه خاص کر د دې بونیر دا خبره پکښې خلق ډیره کوی چې یره وائی په بونیر کښې داسې چل اوشولو، داسې چل اوشولو اګر چې ما نوره زیاته دغه نه ده کتلے خو خیر کیدے شی څه وی هم هلته کښې خو بهرحال زه جناب عالیٰ دا یو ګزارش کوم چې مونږه د متحده مجلس عمل، د بے انصافی د لرے کولو د پاره راغلې یو او زمونږ توقع او امید دا دے چې دا به مونږه ورکوؤ. جناب عالیٰ! ستاسو ډیر زیات شکر ګزار یمه چې تاسو ماته وخت راکړو لیکن صرف بیګا ماته یو سړی ټیلیفون اوکړو چې په نهر اپر سوات باندې چې کله دغه کیدلو، د پیهور هائی لیول کینال د پاره دغه کیدلو نو هغه سړک چې کوم د، هغه جناب وران ویجاړ شوې دے، هغه ختم شوې دے ځکه چې په هغې باندې ډیر لوئے درانه درانه ګاډی تلی دی نو جناب عالیٰ دے خپلو

ورونړو ته دا ګزارش کوؤ چې د هغې د پاره د خصوصی توجه ورکړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: بونیر طرته کینه۔

اراکین: ہاں۔

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ بہت ایک اہم مسئلہ ہے اور ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

سید مرید کاظم شاہ: سر ایک ضروری بات ہے، اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔ یہ بجٹ اجلاس ہے، تقاریر باقی ہیں اور مرید کاظم صاحب بعد میں ان شاءاللہ آپ کو موقع دوں گا، میں موقع دوں گا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you Mr. Speaker sir for giving me this opportunity جس کا میں انتظار کر رہی تھی۔

جناب سپیکر: میں نے تو پہلے بھی آپ کو موقع دیا تھا لیکن آپ نے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! وہ تو آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ موقع کیسا تھا لیکن ہم آپ کے مشکور ہیں کہ جو تیاری ہم کرنا چاہ رہے تھے اور چونکہ کتابیں ہمیں اسی دن ملی تھیں تو ان بڑی بڑی کتابوں کو پڑھنے کیلئے بڑا دل گردہ اور جگر چاہئیے تھا۔ تو وہ ہمارے بس کی ابھی اتنی بات نہیں لیکن ہم نے کوشش کی، اس کے بعد جب ہم نے عبدالاکبر دی گریٹ کو سنا تو وہ اتنا زیادہ فگرز ورک تھا اور اتنا اس پر انہوں نے کام کیا ہوا تھا کہ میں اپنی فاضل بہن کو بتا رہی تھی کہ یہ دیکھیں انہوں نے یہ بات بھی کر دی، یہ بھی کر دی، یہ بھی کر دی تو میری محنت تو رائیگاں چلی گئی ہے۔ تو اب مین کیا کروں؟ تو بہر صورت سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہر حال ایک استدعا ہے کہ Repetition نہیں ہو گی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی تو میری یہی کوشش ہے کہ میں بالکل Repetition نہ کروں اور To the point رہوں۔ لیکن ساتھ میں یہ ضرور کہوں گی کہ اس بجٹ کا کوئی نام ہونا چاہئیے تھا، مثلاً بیشک ٹریژری بینچز والے کہہ دیتے شلوار قمیص بجٹ، ہم کہہ دیتے پینٹ شرٹ بجٹ، کیونکہ اتنی زیادہ اس پینٹ شرٹ

اور شلوار قمیص پہ بات ہو رہی ہے اور Basically میرا خیال تھا کہ بجٹ پر ہی زیادہ بات ہو گی جیسے ہم نے تیاری کی تھی۔ لیکن باقی سب فاضل بہن بھائیوں کو دیکھ کر حوصلہ ہو گیا ہے کہ یہ Free lance speech بھی ہو سکتی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں اس کی طرف جاتی ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ ضرور کہوں گی کہ ہمارا جو صوبائی بجٹ ہے Provincial Budget اس کا جو Revenue generation ہے جیسے سب جانتے ہیں یہاں پر ہمارا بڑا Limited revenue ہے Through Excise and taxation ہے، پراپرٹی ٹیکس ہے جو Receipts کی Form میں آیا ہے اور ہم سمجھ رہے تھے کہ ہمارے Province کا جو اپنا Earned revenue ہے وہ 10% ہے لیکن عبدالاکبر صاحب نے کہا کہ نہیں وہ 7% ہے تو سر، میں اسی 7% کے حساب سے ہی بات کروں گی اور دوسرا وہ حصہ ہے اس بجٹ کا جو National divisible pool سے آتا ہے اور وہ 90 % ہے اور اس کے بعد ایک ہمارا Donor given Budget ہے لیکن اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ وہ ہمارے جو Productive sectors ہیں، ان کو کچھ بھی نہیں دیتا تو بجٹ میں اچھائیاں بھی ہیں، برائیاں بھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ پرفکشن کہیں بھی ہے سوائے اللہ کے لیکن اس کے ساتھ اب ہمیں چلنا بھی ہے۔ Faults ہم ضرور High light بھی کریں گے، Identity بھی کریں گے، وہ ہمارا Right بھی ہے اس ہاؤس میں لیکن اب چونکہ بجٹ آچکا ہے ہمارے بولنے نہ بولنے سے میں نے جیسے کہا کہ فری لانس تقریریں ہیں، بجٹ میں تو ایک لفظ کا بھی فرق اب ڈالا نہیں جا سکتا ورنہ بقول I will quote again quote, unquote I am doing Abdul Akbar Khan کہ It is a lula langraa Budget because there have been so many discrepancies in it تو یہ Irregularities تو اور میرے فاضل بھائیوں نے بتا دی ہیں تو میں اس Issue پر اب Deliberate نہیں کروں گی کیونکہ کچھ ضروری باتیں ہیں جن پر ہم اپنی رائے بھی دے سکتے ہیں لیکن ساتھ میں تھوڑا سا دکھ بھی ہوتا ہے کہ پتہ نہیں، حکومت اپنی کمزوری سمجھتی ہے یا شرماتے ہیں کہ وہ ہم سے رائے نہیں لیتے، ہم سے پوچھتے نہیں؟ حالانکہ مشاورت کے ساتھ چلنے میں جو Result آتا ہے وہ بڑا خوبصورت اور اچھا ہوتا ہے، بہر صورت میں ایک اکنامسٹ تو نہیں ہوں لیکن تھوڑی بہت Legal modalities سمجھتی ہوں اور یہ بجٹ چونکہ نفاذ

شریعت کے بعد پہلا بجٹ ہے تو خیال تو سب کا یہی تھا کہ it will be based on equity of justice. میں Equity اور Justice کی اسلئے بات کر رہی ہوں کہ یہ مجھے Detail میں تو مجھے ابھی پتہ نہیں ہے، آہستہ آہستہ فرداً فرداً ہمیں پتہ چلتا جائے گا کہ مساوات کہاں ہوئیں ہیں اور کہاں نہیں ہوئیں؟ لیکن محسوس ایسے ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے جو ارکان ہیں، ان میں سوائے چند منظور نظر کے میں کہوں گی باقی کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان منظور نظر میں آتے ہیں یا نہیں آتے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی فگرز کے معاملے میں تو نہیں۔ ویسے تو منظور نظر ہیں یہ تو آپ کو پتہ ہے۔

جناب سپیکر: اور بشیر احمد بلور صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بشیر احمد بلور صاحب کے بارے میں میں اسلئے کچھ نہیں کہہ سکتی کہ اس ایوان میں شاید عمر کے لحاظ سے وہاں ایک صاحب بیٹھتے ہیں، مولانا صاحب جو بیچ میں اٹھ اٹھ کے بولتے رہتے ہیں، مجاہد صاحب، تو بشیر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں تو ویسے جب میں سب کو دیکھتی ہوں تو میرے خیال میں بہت سے مجھ سے چھوٹے ہیں تو With my age I can always pass may quits remarks specially on Abdul Akbar لیکن بشیر صاحب پر میں نہیں کر سکتی ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! پتہ نہیں میں آج ٹارگٹ کیوں ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، ٹارگٹ تو نہیں ہیں، آپ کی تو تعریفیں ہو رہی ہیں۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب دا بشیر خان خفه نه شی، بڑا بھائی ئے بلور صاحب ورته اووئیل دا څنګه بهائی دے د هغوی؟

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر! میں نے یہ بات کہی ہے کہ آپ کیلئے زیادہ منظور نظر بشیر بلور صاحب ہیں یہ بات میں نے کہی ہے۔ عبدالاکبر صاحب سے ابھی کم کم ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! ویسے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی رفعت صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں، نہیں، بڑی اچھی بات ہے کہ مولانا صاحب بھی بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں کبھی آتا ہے کہ میرے خیال میں وہاں پر مائیک کی آواز تھوڑی جاتی ہے تو بات منظور نظر کی میرے

بارے میں ہو رہی ہے، سپیکر صاحب کی نظر میں نہیں ہو رہی ہے۔ان کیلئے تو ہم سب برابر ہیں،اس لئے کہ ہم سب اسی ایوان میں ان کے بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔(قہقہے/تالیاں)۔۔۔بالکل، بالکل،جناب سپیکر سر، دیکھیں کچھ باتیں ہوتی ہیں Figurative اور کچھ باتیں ہوتی ہیں Metaphorical تو اس لئے۔۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو اس لئے۔۔۔۔۔

جناب شاد محمد خان: محترمہ کے کہنے کے مطابق اس ایوان میں سپیکر صاحب کے بچے بیٹھے ہوئے ہیں تو سب سے بڑا بچہ میں ہوں آپ کا۔

(قہقہے/تالیاں)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر! ایک آرڈیننس جاری ہوا تھا کہ ہیلتھ کے تمام ادارے Local authorities کے Under آئیں گے اور ان پر حکومت کا کوئی بھی عمل دخل نہیں ہوگا تو گویا یہ ہوا کہ مانیٹرنگ کمپنیز ٹیچنگ ہاسپٹلز کو چلائیں گی اور ڈسٹرکٹ کمپنیز جو ہیں وہ ضلع کے ہاسپٹلز کو چلائیں گی اور ان سب پر ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹیز ہوں گی۔اب اس وقت جو Situation ہے اس میں تو نہ کہیں کمپنیز بنی ہوئی ہیں، نہ ہم نے سنا ہے، نہ دیکھی ہیں چونکہ اس ایوان میں مجھے کوئی اس کی خبر نہیں ہے تو اس حساب سے ہاسپٹلز جو ہیں نہ حکومت کے Under آتی ہیں اور نہ پھر کمپنیز کے Under آتی ہیں یعنی وہ آدھا تیتر آدھا بٹیر ہو کر رہ گئی ہیں اور نہ اس میں ضلع ناظم کا کوئی اختیار ہے اور نہ ہی کسی ریگولیٹری اتھارٹی کا، تو اس ضمن میں میں ذرا تھوڑی سی یادداشت پیش کرنا چاہوں گی، تنقید نہیں ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحب اس آرڈیننس کو پڑھیں، میں نے تھوڑا سا اس آرڈیننس کو پڑھا ہے اور مجھے ایسے لگا کہ بہت سارے ایسے کام ہو رہے ہیں، سر، آپ ان بچوں کو چپ کرائیں۔

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو ایسے لگ رہا ہے کہ اس آرڈیننس کے مطابق جیسا کہ، میں تھوڑا Point out کرنا چاہتی ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحب مختلف ہاسپٹلز میں جا کر چھاپے مار رہے ہیں، بہت اچھی بات ہے، یہ بہت اچھا اقدام ہے، اس سے بڑی درستگی سامنے آتی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس میں کچھ اختیارات ہیں اور

آرڈیننس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے اس کی Seven members
Committeeہوتی ہے اور یہ ان کا کام ہے۔ یہ ہیلتھ منسٹر صاحب کا کام نہیں ہے۔ وہ تو یہاں پر، He is
here for the legal formula sir,دوسری بات میں کرنا چاہوں گی فرنٹیئر وومن کالج کی۔ میں
سراج الحق صاحب، چیف منسٹر صاحب اور سارے وزراء کی بڑی مشکور ہوں کہ اس دفعہ واقعی جو انہوں نے
بتایا اگر قول فعل میں تضاد نہ ہو کہ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں خواتین کیلئے کتنا کچھ انہوں نے رکھا ہے اور کیا
کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں، یہ بہت اچھا لگتا ہے پڑھ کر لیکن اس پر Implementation کتنی ہو گی؟ یہ تو بعد کی
بات ہے لیکن سردست، اس وقت فرنٹیئر وومن کالج جو ہے، اچھا خاصا وہاں پر ایک تعلیمی ماحول ہے لیکن
اس کو اب یونیورسٹی کا نام دیا جا رہا ہے تو آپ سر، یہ دیکھیئے کہ جب فرنٹیئر وومن کالج یونیورسٹی بن رہی ہے
تو Under graduates کہاں جائیں گے ان کا کیا بنے گا؟ ان کیلئے تو بجٹ میں جو کچھ جتنا تیز تیز میں نے
پڑھا اور دیکھا ہے اس میں مجھے کچھ نہیں نظر آیا کہ ان کو بھی کوئی ریلیف ملے گی، ان کیلئے بھی کوئی انتظام ہے،
ان کیلئے بھی کوئی سرکار نے سلسلہ کیا ہوا ہے۔ اسی طرح خیبر میڈیکل کالج کو میڈیکل یونیوسٹی کا درجہ دیا جا
رہا ہے تو اس میں بھی، ہوتا یہی آرہا ہے شروع سے کہ گورنمنٹ سے یونیورسٹی کا قبضہ، یونیورسٹی سے
گورنمنٹ کو قبضہ، اب پھر گورنمنٹ سے یونیورسٹی کو قبضہ تو سر، یہ ترتیب کچھ سمجھ نہیں آرہی، یا تو یہ
Holes plug کئے جا رہے ہیں اور اس میں یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ پانی کو روکنے کی تدابیر کیا ہیں؟ بجٹ کا لے
آنا، Figures کا دے دینا اور اس کو Express کر دینا ہاؤس میں بھی، کمال کی بات یہ بھی ہوتی ہے کیونکہ
بڑا مشکل کام ہے لیکن اس میں جو Loop holes ہیں جو اتنے عرصے سے چلے آرہے ہیں تو ہم انتظار میں
تھے کہ اس دفعہ وہ Plug ہو جائیں گے لیکن وہ Plug نہیں ہوئے اور ساتھ ساتھ بڑے مزے کی بات یہ
ہے ایوان کی خبر کیلئے کہ گندھارا یونیورسٹی بھی زیر غور ہے تو اس پر میں اب آتی ہوں کہ یہ اس طرح سے
یونیورسٹی کا درجہ دے دینے سے یونیورسٹیز بنانے کا فائدہ کوئی نہیں ہے کیونکہ وہ بات یہی ہے کہ آگے بھاگ
اور پیچھے چھوڑ۔ تو یہ سلسلہ ہو رہا ہے۔ مسٹر سپیکر سر، ہمارے صوبے کے اخراجات کا جو Major share
ہے وہ ایجوکیشن میں جا رہا ہے اور آپ کو معلوم ہے اور ایوان کو بھی کہ آج کل ایک بڑا
Commercialized system بن گیا ہے، Mushroom growth of schools اور ایک

گیراج میں بھی سکول کھلا ہے تو اس کا نام آکسفورڈ فلاں سکول، کیمبرج فلاں سکول، سمجھ نہیں آتی سر، کہ یہ کیا سسٹم ہے یہ کیا طریقہ کار ہے؟ گورنمنٹ سکولز میں اگر اچھی تعلیم نہیں مل رہی تو ان کیلئے Incentives سہولتیں نہیں ہیں تو ان کو بڑھائیں آپ۔ میری نظر میں پرائیویٹ سکولز لانا کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ غلط ملط انگلش میڈیم لکھ دینا اور کہہ دینا کہ جی آپ کے بچوں کو اچھی تعلیم ملے گے۔ دراصل والدین کی چمڑی اتاری جاتی ہے اس میں اور نہ انگلش سکھائی جاتی ہے یہ بیشک ایک فرنگی زبان ہے، ہماری زبان نہیں ہے، یہ اس کو As a subject رکھا جائے لیکن خدا کیلئے اس کو As a medium of instructions تو ختم کر دیں (تالیاں) ہمیں تو کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی کہ، میں نے انگریزی سکول میں پڑھا، اس وقت سسٹم یہی تھا لیکن جب میں پڑھ چکی تو میں نے محسوس کیا اس بات کو کہ بھئی یہ زبان تو As subject ہم ویسے بھی سیکھ سکتے تھے تو وہ بچے جو گھروں سے بالکل کورے آتے ہیں آپ ان کو انگریزی میں پڑھانا شروع کر دیتے ہیں تو وہ بیچارے تو نہ گھر کے رہتے ہیں اور نہ گھاٹ کے اور توقع یہ رکھی جاتی ہے کہ جی یہ کند ذہین بچے ہیں۔ بات کند ذہین کی نہیں ہے، بات اس سسٹم کی ہے، اس سیلیبس کی ہے اس Curriculum کی ہے جس کو ابھی تک کسی نے Change نہیں کیا۔ سر، پھر بچے بول رہے ہیں، ان کو چپ کرائیں آپ۔ تو میں وزیر تعلیم، چونکہ اس وقت بیٹھے ہوئے نہیں ہیں، میری ان سے ـــــ

<u>جناب سپیکر:</u> آج چھٹی پر ہیں۔

<u>محترمہ رفعت اکبر سواتی:</u> ایک بڑی گزارش ہے ـــــ

<u>جناب سپیکر:</u> آج چھٹی پر ہیں وہ۔

<u>محترمہ رفعت اکبر سواتی:</u> جی، جب میری باری ہوتی ہے تو وہ چھٹی پر ہوتے ہیں (قہقہے) تو میں ان سے Definitely یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کیا کوئی Effective regulatory authority ہے؟ ان کو معلوم ہے اس کے بارے میں کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ یہ جو Regulatory authority سرکار بناتی ہے، اس کا کام ہے Checks and balances رکھنا۔ مجھے جہاں تک علم ہے اور بہت سارے میرے فاضل بھائیوں اور بہنوں کو بھی اس کا علم ہوگا کہ آج کل ایک Part time authority چل رہی ہے جو پرائیویٹ یونیورسٹیز کو بھی چارٹر کر رہی ہے۔ دراصل یہ ایوان کا کام ہے۔ یہاں پر یہ سب کام ہونے

چاہئیں۔?Why it is not coming here میں نے تو ابھی تک کوئی چارٹر نہیں دیکھا۔ تو اس چیز کو بھی، یہ ایسے Issues ہیں جو ہماری جڑوں کو کھوکھلا کرتے جارہے ہیں۔ پھر ہم بات کرتے ہیں اچھی ہیلتھ، اچھی ایجوکیشن، اچھا ایگریکلچر، اچھے کام تو تب تک نہیں ہو سکتے جب تک ہم ان کو قوانین کے تحت نہیں چلائیں گے۔ تو ابھی حال ہی میں بلکہ پرنسٹن یونیورسٹی کو انہوں نے چارٹر کیا ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ ہے کہ یہ گورنر کے آرڈیننس کے تحت کیا ہے یا انہوں نے خود کیا ہے تو ایجوکیشن منسٹر اس پر ضرور غور کریں اور ہمیں بتائیں کہ یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے؟ سر، جلدی سے میں آگے چلتی ہوں۔ یہ منسٹر اٹھ کر چلے گئے ہیں ہمارے زکواۃ اور عشر کے تو یہ ڈیپارٹمنٹ ہے جو ہمارے بجٹ میں دکھایا گیا ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ایک Federal subject ہے اور یہ Federal policy بھی ہے۔ یہ میں نہیں کہتی کہ میں فیڈریشن پر کوئی الزام عیاں کر رہی ہوں لیکن When a federal job is assigned to the province, then according to the constitution the expenditure is boned by the federal government, so I cannot understand کہ جب ہمارا Already revenue generation اتنا کمزور ہے تو ہم اس ڈیپارٹمنٹ کا خرچہ اس صوبے میں کس لئے اٹھا رہے ہیں؟ یہ تو ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے پھر۔ سر! موجودہ اسمبلی سے قبل گورنر صاحب نے اسمبلی کے نام پر ایک Provincial consolidated fund کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دیا جس کو ہم، بہت سارے لوگ میرے فاضل بھائی بھی اور بہنیں بھی Discuss کر رہی تھیں کہ بھئی یہ Non allocable کیا ہے؟ تو یہ میں اسی کی بات کر رہی ہوں۔ This non allocable and allocable is the provincial consolidated fund جو گورنر صاحب نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ Allocable،Allocable and non allocable پر اسمبلی کی اتھارٹی ہو گی اور Non allocable پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی گویا Allocable کو Voted expenditure میں سے نکال دیا گیا ہے۔ سر یہ بڑی Important بات ہے کہ اسمبلی کے جو اختیارات ہیں، اسمبلی کی جو ورکنگ ہے یا اسمبلی کے جو پاورز ہیں، ان سے کچھ چیزیں جب نکالی جاتی ہیں تو وہ Constitution کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ Constitution کی تو خلاف ورزی ہو ہی رہی ہے اور چونکہ جس وقت گورنر صاحب نے یہ Provincial consolidated fund بنایا تھا، اس وقت Constitution

Under the PCO تو was held-in-Abeyance تو کوئی بھی اقدام ہو سکتا تھا کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I think the honourable member is referring to the provincial finance commission, not the provincial consolidated fund…..

Mrs. Riffat Akbar Swati: No, but it is the Governor, who brought in the Ordinance and in that it was mentioned that it is the provincial consolidated fund which will be divided in two parts, which is allocable…..

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, Ordinance is subservient to the constitution.

Mrs. Riffat Akbar Swati: Abdul Akbar Khan I do not want your interference.

Mr. Abdul Akabr Khan: No, no I am clarifying the…..

جناب سپیکر: نہیں کہنے دیجئے، آئین Supersede کرتا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آئین Supersede کرتا ہے آرڈیننس کو وہ تو فرما رہے ہیں کہ آئین Prevail کرتا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی تو آئین تو Prevail کرتا ہے لیکن اگر آپ دیکھیں جس وقت یہ بنا تھا اس وقت تو آئین Held-in-Abeyance تھا۔ اس کے بعد جس وقت Constitution کی بحالی ہوئی تو حکومت نے Allocable اور Non allocable کو مان کر، تو اس کا مطلب ہے اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ پھر تو یہ مجھے جواب دیجئے آپ کہ یہ کیا ہوا؟ It is a breach of privilege then, Then I am going to address through your permission and through تو you sir, that finance Minister sahib مہربانی کر کے مجھے پھر اس پر کوئی تسلی بخش جواب دیں یا وضاحت کریں کہ اس اقدام کیلئے کیا انہوں پھر ایل ایف او کا سہارا لیا؟ حیرت یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 ایل ایف او کے تحت Protected ہے اور پھر فاضل وزیر یا تو مجبور تھے۔ See, This is what I get out of it کہ یا تو وہ مجبور تھے یا کیا وجہ ہے وہ Clearly پھر ہمیں Explain کریں یا پھر کہیں کہ ایل ایف او آئین کا حصہ ہے۔

Because this is a very legal point and then it's preach of the Constitution, its breach of our privilege also.

تو ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے جناب والا کہ جہاں ضرورت پڑے وہاں چلاؤ، جہاں ضرورت پڑے وہاں چھپاؤ۔ Sir, I will quickly conclude…..

<u>جناب سپیکر</u>: ٹائم۔۔۔۔

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: I will like to conclude also…..

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much.

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: You will have to give me two three minutes, just two three minutes more. I quickly go through it.

میں تھوڑا ساSick industriesکوTouchکرناچاہ رہی تھی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی،جی۔

<u>محترمہ رفعت اکبر سواتی</u>: ہمارے پاس اس وقت صوبے میں اگر آپ دیکھیں باقی Provinces کے مقابلے میں ہم انڈسٹری کے لحاظ سے بہت بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کی Main وجہ یہ ہے ہماری Sick industriesکی، کہ لوگوں کے اوپر بے انتہاMark upsہیں انLoansپر جوانہوں نے انڈسٹریز کیلئے تھے تواگر کسی صورت سے انMark upsکو کسی طرح، یہ جو ایک پھندا پڑا ہوا ہے،اس کو ختم کریں تو باقی Provinces کی طرح ہم بھی Competition میں آسکتے ہیں اور گدون امازئی کادوبارہ پھر ہم Revivalکر سکتے ہیں اور سر، یہ چھوٹا سا ایک میں آپ کوClippingدکھادوں،اخبار میں ہے فاٹاکیلئے 12ارب14کروڑ کا بجٹ منظور تو What has poor PATA done پاٹا بھی تو کچھ ہے ناں۔ After all it is a Provincially Administered Tribal Area. It comes under the province.تواس کیلئے کچھ نہیں تو کم از کم وہاں بھی کوئی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہونی چاہیئے، وہاں بھی کوئی یونین کونسلرہونی چاہئیں،وہاں اگرناظم کو،وہ ناظم اعلیٰ نہیں توضلعی ناظم کرکے اوران کو بھی کچھ فنڈز دیئے جائیں۔ وہ بھی ہماری طرف ہی دیکھ رہے ہیں تو بجٹ میں پاٹاکیلئے کچھ نہیں، پھر میں کہوں گی سر، کہ وہ تھوڑے سے منظور نظرایک آدھ جو آج نہیں ہیں،ان کے ایریاز کو تو بہت کچھ ملاہے لیکن دیکھیں سر،ایک کو ملنے سے کچھ نہیں ہوتااور جناب عالی، تھوڑا سا میں ایک منٹTouch کرنا چاہوں گی کہ اگر آپ کو یاد ہو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: کہ اسمبلی میں، اسمبلی میں آپ نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اسمبلی میں میں ایک ایڈ جرمنٹ موشن لے کر آئی تھی جس پر ہمارا یہاں تھوڑا سا اختلاف بھی ہو گیا تھا جو میں سمجھتی ہوں کہ وہ ایسا Juvenile delinquent Act ہے جو Province کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بھی Adopt کرنا چاہئیے اگر فیڈرل لاء ہے تو اس کو چھوڑا نہ جائے کیونکہ بے شمار، بے شمار بچے ہمارے پڑے ہوئے ہیں جو فعال شہری بن سکتے ہیں اور Contribute کر سکتے ہیں ہمارے سسٹم کو۔ تعلیم سے وہ محروم ہیں، ہنر سیکھنے سے وہ محروم ہیں تو براہ مہربانی فنانس منسٹر صاحب ان کیلئے کچھ کریں میں آپ کو یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ بجٹ کو Change کریں لیکن ساتھ ساتھ میری یہ بھی درخواست ہے کہ بجٹ آپ نے بنا لیا ہے جس کو آپ نے جو دینا تھا دے دیا ہے لیکن میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ ہمیں بھی کچھ دیں، آپ ہمیں بھی کچھ دیں۔ اس میں آپ کے پاس فنڈز ہیں، آپ کے چیف منسٹر صاحب کے پاس فنڈز ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہے، میں لڑائی بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں، جھگڑا وہ اسمبلی سے باہر میں کرتی رہتی ہوں لیکن اندر تو میں ریکویسٹ کروں گی آپ سے کہ براہ مہربانی اپوزیشن کے ساتھ یہ سوتیلی ماؤں سے بدتر سلوک نہ کریں۔ آپ دیکھیں آج آپ Powers میں ہیں، کل اگر ہم Powers میں ہوئے تو پھر کیا ہو گا؟ بہت بری بات ہے، ہم تو یہ نہیں کرنا چاہتے، ہم چاہتے ہیں آپ اس طریقے سے چلیں کہ ہم کل جیسے آج آپ ہمارا خیال رکھیں گے، کل ہم آپ کا خیال رکھیں گے اور وہ لوگ جو آپ سے خوش آج ہوں گے وہ تب بھی آپ سے خوش ہوں گے کیونکہ یہ وقت وقت کی بات ہے۔ جیسے سر کہتے ہیں، ٹائم ٹائم کی بات ہے تو اس کا پتہ تو کچھ بھی نہیں چلتا۔ بہر صورت سر، میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں نے جن Legal points پر بات کی ہے، فنانس منسٹر، ہیلتھ منسٹر اور ایجوکیشن منسٹر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ایک منٹ سر! دیکھیں جی آپ سارے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی ٹائم بالکل ختم ہے، ٹائم ختم ہے، ٹائم نہیں ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، اقبال کے شعر سارے پڑھتے ہیں، مین بھی شعر پڑھوں گی۔

جناب سپیکر: پڑھیں، پڑھ لیں شعر آپ بھی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پڑھوں گی ناں سر، یہ کیا بات ہوئی، یہاں جو آتا ہے چھ چھ شعر پڑھتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر میں کہوں گی۔

؎ ہم تو دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں ہاتھ ڈال کر۔۔۔۔۔

میں اقبال کا تھوڑا ہی پڑھ رہی ہوں۔

؎ ہم تو دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں ہاتھ اٹھاتے نہیں، نظروں سے گرا دیتے ہیں

بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مطفر سید صاحب، مظفر سید صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: پوائنټ آف آرډر، پوائنټ آف آرډر جی۔ یو خبر راغلې دے جی۔

جناب سپیکر: د دې نه روستو، روستو۔ هاں مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب شکریه۔ بجټ باندې په بحث کښې د موقع را کولو یو ځل بیا شکریه ادا کوم۔ مختصر عرض دے چې په اوسنی بجټ کښې چې د کفایت شعارئ په حواله باندې کوم Steps اغستې شوې دی، بیرونی ملک ته د وزیرانو په صوبائی خرچه باندې دورے نه کول او دغه شان ته بیرونی ملک ته په صوبائی رقم باندې د علاج د پاره نه تلل او په ګاډو په خرید باندې پابندی او هغه نه اغستل او دغه شان ته بیرونی ملک ته په سیمینارونو او ورکشاپونو ته په صوبائی خرچه نه تلل، حقیقت دا دے چې دا یو ډیره مستحسنه او ډیره زبردسته فیصله ده۔ او دا د داد

قابله فیصله ده او مونږ د دې ستائینه کوؤ چې په اوسنئ بجټ کښې په دې باندې خبره شوې ده۔ او دا وایم چې یره کومے قرضے چې په روان مالی سال کښې چې هغه مونږ ته مرکزی حکومت به 5.7 ارب روپئ چې هغه په مونږ قرضے وے چې په هغې باندې مارک اپ هم، هغه ستره فیصد سالانه دے، نو د هغې بروقت دا بلکه قبل از وقت ادائیګی چې د هغې نه به 844 ملین روپئ بچت کیږی مونږ ته، دا هم د ستائینے وړ خبره ده چې یره په دې بجټ کښې په دې باندې بحث شوې دے او دا فیصله شوې ده۔ او آئنده له په دیکښې یو بلین روپئ سالانه بجټ اندازه ده۔ دغه شان ته صوبائی وصولیاتو کښې چې هغه تیر کښې دا چې لګولے شوې ده نو 51,459.7586 ملین روپے دا لګولے شوې ده۔ جبکه دا دس فیصد د پچهلے سال نه ډیره ده نو دا هم یو مستحسنه خبره ده۔ او زما یقین دا دے چې یره د دوئ دا قدام به هم د دې صوبے د عوامو د پاره، د دې صوبے د زېلئ شوې قوم د پاره ان شاءالله العزیز ډیر ښه رنګ راوړی۔ د بجلئ په فنډ کښې چې کوم د خالص منافع خبره ده چې هغه هم چې کوم تحمینه په دې بجټ کښې لګولے شوې ده نو هغه 17653 ملین روپئ ده۔ دا د روان سال د 15904 ملین روپئ باندې دا ګیاره فیصد اضافه زما په ذهن کښې ښائی۔ نو دا هم یو ډیر مستحسن اقدام دے۔ او دغه شان ته په تعلیم باندې د سهولیاتو د وسائلو د نشوالې باوجود چې دوئ کوم نظرثانی کړیده او په بجټ کښې ئے ورته زما اندازه دا ده چې 10090.637 ملین روپئ دوئ ایستلے دی، جبکه دا هم د آئنده مالی سال کښې بیا دوئ دا هم وئیلے دی چې 10978.829 ملین روپئ دا ایښودے شوې دی نو دا هم تقریباً 9 فیصد اضافه ښائی، جبکه دا هم چې یره خواتین یونیورسټی، میډیکل کالج علیحده، دا ډیره ښه خبره ده چې که وسائل اجازت ورکړی او دوئ ورته کومه اشاره کړې ده۔ نو دا هم ډیره ښه خبره ده چې دا اوشی۔ بعضے حالاتو کښې کله اوس ملاکنډ یونیورسټی د پاره، د کوهاټ یونیورسټی د پاره، د هزاره یونیورسټی د پاره چې کوم مختص کړے شوې دے لکه د ملاکنډ د پاره د 25 ملین ګرانټ منظوری شوې ده۔ د کوهاټ د پاره 40 ملین او د هزاره د پاره 35ملین نو زما په خیال باندې شائد چې دوئ لږ د کفایت شعارئ نه یا د دغه نه کار اغستې وی۔ ملاکنډ ډویژن د آبادئ په لحاظ باندې،

د آبادئ او د رقبے په لحاظ باندې هغه کم نه دے نو پکار ده چې هزاره او کوهاټ ته دا ټهیک اچولے شوې دی، د هغې د کمیډو خبره نه کوم، هغه هم د زیاتے دے خو چې ملاکنډ کم از کم د دې نه کم نه دے نو دا به ډیره ښه فیصله وه۔ البته د شکوے خبره خو پکښې دا هم ده چې په اوسنئ بجټ نوے آسامئ چې د هغې د اضافے چې کومه خبره شوې ده نو دا خو ایجوکیشن کښې څه لږه ډیره گزاره ده خو بهرحال هغه هم کمے دی، زه دا نه وائیم چې گنی هغه به دا کمے زمونږه پورا کړی۔ اوس دا دے چې لائیو سټاک ما دغه کتلونو په لائیو سټاک یوه آسامی ده۔ تاسو اندازه اولگوئ چې د خدائے هغه بے زبان مخلوق د هغې د علاج معالجے هیڅ انتظام نشته۔ په دې غرونو کښې، په درو کښې په دې علاقو کښې هیڅ پته نه لگی خو د هغې د پاره یوه آسامی، نو زما د معلوماتو مطابق نو چې دوئ ورته د یوے آسامئ د اضافے خبره کړیده نو دا کمے به یا دغه علاج یا دغه مشکل به مونږه په څه طریقه باندې Cover کوؤ خو شاید چې وسائل به اجازت نه ورکوی۔ خو بهرحال په دې چې په هر فیلډ کښې، په صحت کښې، ټولو درو کښې په ټولو علاقو کښې ډسپنسرئ د نشته، خلقو ته وسائل نشته زه نه وائیم چې د دې ذمه وار دا موجوده حکومت دے خو بهر حال دا کمے خو شته چې د دغے خلقو د علاج د پاره، د دغې خلقو د معالجے د پاره، د دغې خلقو د دې مشکل د کمولو د پاره انقلابی اقدامات پکار دی۔ بلکه زه خو دا وائیم چې یره دا ډسپنسریانے چې د هغې مسنتر هیلتھ ناست دے چې په دې باندې دوئ وائی چې مزید پابندی ده او دا سی کیټیگرئ او ډی کیټیگری او داسې څه اصطلاحات دوئ استعمالوی نو زه دا وائم چې ډسپنسری۔ یوکمره په هغې کښې یو ډسپنسر یا یو ټیکنیشن کوالفائیډ ملگرے ناست وی او هغه په ډیر کم وخت کښې او ډیر زر هغه علاج هغه مهیا کولے شی۔ نو شاید چې په دې بجټ کښې د ډسپنسریانو د پاره هم زه څه نه وائیم۔ نو دا به هم د دوئ د وسائلو کمے وی خو بهرحال دے د پاره دے ته څه توجه پکار وه چې په صحت کښې د دې سره سره د دغه خلقو کمے پوره شوې وے۔ زما مخې ته د صحت په باره کښې چې ما د ټورازم په باره کښې چې کوم نوټس او Hints اغستے دی نو چې څومره دا یوه اهم شعبه ده، څومره چې دے ته اهمیت پکار وو نو په اوسنی بجټ کښې ما ته

په هغې کښې ښکاری شاید چې وزیر متعلقه، منسټر صاحب به دلچسپی ډیره نه وی اغستې۔ خپل کمے به ئے یا خپل ضروریات به ئے هغوې ته نه وی ښودلی، ځکه چې هغه د هزارے سړے دے او ټور مور سره د هغه ډیر زیات تعلق نشته۔ هغه پخپله باندې تو بهرحال په دې باندې زما، زه وایم چې څومره پورے دے ته لکه زمونږه رور سراج الحق صاحب خو ورته ګمراټ وائی خو زما په خیال ګمراټ دے، ګمراټ ته د تلو د پاره یا سوات علاقے ته یا مختلفو علاقو ته د تلو د پاره چې کوم روډونه دی او کوم وسائل دی او کومے لارے دی نو هغه ډیرے د شوار دی۔ ټورازم والا هغې ته په آسانه باندې تن هم نه ایږدی، هلته ځی هم نه۔ نو ظاهره خبره دا ده چې د خلقو هغه Attraction په هغې کښې نشته نو په دې بجټ کښې زه دا کمے محسوسوم چې یره د ټورازم د پاره دیکښې لږ پکار وه چې لاره ایښے شوې وے۔ بهرحال کومے ګلے او شکوے چې مونږه کوؤ، زمونږه ملګری کوی، هغه په خپل ځائے باندې خو زه به دا اووایم چې یره د کوریو مشر، د کوریو قائد، د هغه سره لس روپئ په جیب کښې دی او مونږه ټول ترے مطالبه کوؤ چې ماله دا واخله او ماله دا واخله او ماله دا واخله نو شاید مونږه ټول به دے باندې سوچ کوؤ که هغه ماله قرض هم اوکړی، سو روپو پورے راله قرض اوکړی خو بیا هم زمونږه هغه ضروریات نه سر کیږی نو دا به زمونږ مجبوری وی او دے بینچونو باندې چې کوم ملګری ناست دی نو زما یقین دا دے چې دا خو اکثر په ګورنمنټ کښې پاتے خلق دی، ښه Expert خلق دی،تجربه کاره دی۔ د دې ټولو څیزونو هغه هر څیز ورته پته ده نو داسې نه ده، یو ځل زمونږ یو مشر دے خدائے د اوبخښی اوس وفات شوې دے، هغه وئیل چې ما په اسمبلئ کښې هم دغسې یوه خبره راټینګه کړه نو بیا راته متعلقه وزیر اعلیٰ صاحب اووئیل چې تاسو به شی او بیګم صاحبه به شی، فلانه به شی او بالکل د دې مسئلے حل راوباسئ نو ماورته اووئیل چې حل ئے ځان له راوباسه۔ بیا ئے راته پخپله اووئیل چې هغه حل ئے هم ګران کار وو۔ حل ئے هم نه راوتو نو ځکه مے ورته داسې خبره اوکړه۔ نو دا ټهیک خبره ده چې ګلے هم مونږه کوؤ، شکوے هم کوؤ په شعر و شاعری کښې د سلیم، ډاکټر سلیم صاحب شا نته هغه یو زبردسته شکوه هم کوی، خو بهرحال چې څه نه وی نو د اوچے ډاګے به وائی سیلئ څه یوسی۔ خو

بیا هم زمونږه لږے لږے شکوے خو شته د خپلو وزیرانو په نوم باندې به زه هم دا شعر عرض کړمه چې۔

خوش رہو تم اہل صورت تو بڑی بات ہے یہ ۔۔۔ ہم رہے شاد کہ ناشاد کوئی بات نہیں

او بهرحال زه بیا هم دوئ ته دا وایم چې دوئ چې کوم اقدامات او کوم څه کړی دی نو دغه هم قابل دا د دی او قابل تعریف دی او ځکه زه وایم چې۔

غرور دہر کی اس شوخ حوادث کی قسم ۔۔۔ ہم نے بھی پیار سے ملنے کی قسم کھائی ہے

وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: ډیر ښه۔ جناب شهزاده محمد گستاسپ خان صاحب، جناب شهزاده محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: تھینک یو۔ عبدالاکبر خان صاحب کی بجٹ تقریر کے بعد میں سمجھتا ہوں کچھ ایسی بات بچی نہیں ہے کہ ہم اس فلور پر لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ، مطلب یہ ہے کہ کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: کوشش کرتے ہیں کہ جو تھوڑا بہت ہے وہ یہاں پر، جناب! میں مختصراً یہاں پر عرض کروں گا۔ ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ ہاؤس دو حصوں میں ہوتا ہے ایک گورنمنٹ اور ایک اپوزیشن۔ خواہ ہم نے بجٹ دیکھا ہو نہ ہو، اگر ہم اپوزیشن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو ہم بجٹ کو اچھا نہیں کہیں گے اور اسی طرح اگر بجٹ ہم نے پڑھا ہو یا نہ ہو۔ ہمیں اس میں کچھ اچھائی نظر آئے یا نہ آئے لیکن اگر ہمارا تعلق گورنمنٹ کے ساتھ ہے تو ہم ہاتھ کھڑا کریں گے، اس بجٹ کو پاس کریں گے۔ اس پر بحث بھی نہیں کرنا چاہیں گے۔ جناب والا! یہ بجٹ گورنمنٹ کا بھی نہیں ہے، یہ بجٹ اپوزیشن کا بھی نہیں ہے یہ بجٹ صوبہ سرحد کا بجٹ ہے اور اس ہاؤس نے اسے پاس کرنا ہے۔ اس پر اپنی دلیلیں دینی ہیں۔ اس بجٹ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ اس اسمبلی نے جناب والا، اس سال کی شروعات ہی سے بڑے بڑے اہم فیصلے کئے اور جو باتیں بھی یہاں پر ہوئیں، میں وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہاؤس کی اس جانب سے جو باتیں بھی کہی گیئں بڑی اچھی نیت کے ساتھ کی گئی ہیں۔ جو معاملہ بھی ہاؤس میں گورنمنٹ نے اٹھایا، اپوزیشن نے ان کا بھر پور ساتھ دیا۔ اس لئے کہ صوبہ سرحد اسمبلی میں اپوزیشن ایک تعمیری کردار ادا کر رہی ہے اور ان

شاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے خداوند کریم کی ذات پر کہ ہمیں جو بھی صوبے کی بھلائی، جس بات میں نظر آئی، ہم گورنمنٹ کا بھی ساتھ دیں گے اور اگر کوئی برائی نظر آئی، آپ یقین مانیں کہ ہم کھڑے ہو کر ضرور آواز اس کے خلاف آٹھائیں گے (تالیاں) جناب والا! شریعت بل کی میں Example quote کروں گا۔ شریعت بل ہاؤس میں لایا گیا۔ اس سے پہلے بھی اسمبلیوں نے بڑے اہم فیصلے کئے ہیں۔ آپ دیکھیں 1970 کی اسمبلی کو، قومی اسمبلی کو، پاکستان کا متفقہ آئین پاس ہوا اور اسلام کی طرف بڑی پیش رفت ہوئی۔ اس کے بعد بھی ہمارے اکابرین بیٹھا کرتے تھے اس اسمبلی میں، اور اس کے بعد جناب والا! اگر ہم یہاں یہ کریڈٹ نہ دیں ان لوگوں کو جنہوں نے اسلام کی طرف مثبت پیش رفت کی، جیسا کہ حدود کا نفاذ جنرل ضیا الحق کے زمانے میں ہوا۔ نظام عشرز کواۃ اس وقت رائج ہوا یہ بھی ایک بہت بڑا اقدم تھا۔ اس کے بعد جناب والا! قومی اسمبلی نے شریعت بل پاس کیا اور آج خدا کے فضل و کرم سے شریعت بل اس اسمبلی نے بھی متفقہ طور پر پاس کیا۔ اگر کوئی اس کا اکیلے میں کریڈٹ لینا چاہے تو اسے ووٹ نہیں مل سکتا کیونکہ ہم سب موجود تھے اور ہم نے ووٹ دیئے (تالیاں) پھر جناب والا! بجٹ میں تنازعہ باتیں اٹھائی جا رہی ہیں۔ ہم نوٹ کر رہے ہیں کہ "ملا نے مسلمان بنایا، مسلمان نے مسلم لیگ بنائی، مسلم لیگ نے پاکستان بنایا" کسی نے مسلمان نہیں بنایا، ہمارے رب العزت نے مسلمان بنایا، نبی کریم ﷺ کے طفیل مسلمان بنایا (تالیاں) اور ملا بھی مسلمان ہیں ملا کوئی علیحدہ طبقہ نہیں ہے۔ ملا اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ نہ کریں۔ ملا نے مسلمان بنایا؟ نہیں، ہم سارے مسلمان ہیں۔ خداوند کریم کی پیدائش ہیں اور ہم اللہ کے فضل و کرم سے۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ملاں نے مسلمانی سکھائی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں بنایا تھا، آپ نے کہا تھا، جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: نہیں ملا نے مسلمانی سکھائی ہے میں نے اس طرح نہیں کہا تھا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی جناب والا! میں اتفاق کرتا ہوں جی مولانا مجاہد صاحب سے (قہقہہ/تالیاں) جناب والا! اسلام کسی ایک طبقے کا دین نہیں ہے، اسلام ایک طبقے کا دین نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اسلام سب مسلمانوں کا دین ہے۔ اسلام اتنا ہی میرا بھی ہے جتنا کہ مولانا مجاہد صاحب کا ہے یا دوسرے کسی عالم کا ہے، ہم سب کو اسلام سے عقیدت ہے۔ ہم سب کو اسلام سے پیار ہے۔ لیکن جناب والا! ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کیسی پیش رفت کر رہے ہیں اسلام کی طرف؟ ہم کس طرح اسلام کی طرف جا رہے ہیں؟ آیا ہم وہ حقوق ادا کر رہے ہیں؟ آیا ہم لوگوں کے وہ مسائل حل کر رہے ہیں؟ آیا ہم اس طرف پیش رفت کر رہے ہیں کہ جب خلیفہ وقت کہتا تھا کہ دجلہ کے کنارے اگر کتا بھی بھوک سے مر جائے گا تو خلیفہ اس کا ذمہ دار ہو گا (تالیاں) آیا ہم اس طرف جا رہے ہیں؟ آیا ہم نے بجٹ کو اس روشنی میں بنایا ہے؟ آیا ہم اس بجٹ کو اسلامی کہہ سکتے ہیں؟ آیا ہم نے اس میں انصاف کیا ہے؟ جناب والا! نبی کریم ﷺ نے جب ہجرت فرمائی اور مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں پر اسلامی فلاحی ریاست کا قیام جب عمل میں آیا تو وہاں پر انصاف تھا۔ وہاں پر Rule of law تھا، وہاں پر مسلم اور غیر مسلم کو بھی انصاف ملتا تھا ہر ایک کیلئے ایک قانون تھا اور قانون کے تحت اسلامی ریاست چلی اور دنیا میں وہ سپر پاور بنی اور اس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یورپ تک گئے۔ سنٹرل ایشیا تک پہنچے، چائنا تک اسلام گیا۔ انڈیا اس کے پاس آیا، افریقہ میں وہ چلے۔ کیوں؟ کیونکہ Rule of law تھا، اسلام تھا، معاشی انصاف تھا، دجلہ کے کنارے اگر کتا بھی بھوک سے مرتا تھا تو خلیفہ ذمہ دار ہوتا تھا۔ اس لئے اسلام نے ترقی کی۔ لیکن آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم اسے دیکھیں۔ ہم سب یہاں پر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ ہم عوام کی ترجمانی کریں۔ ہم تعمیری سوچ لیں۔ ہم Contribute کریں۔ ہم حکومت کی معاونت کریں۔ کیونکہ Opposition and the government both گورنمنٹ کا ہی حصہ ہوتے ہیں۔ یہ ہاؤس گورنمنٹ کا حصہ ہے اگر ہم تنقید کریں گے تو اس سے آپ سبق لیں، اس سے آپ فائدہ لیں۔ اگر آپ کوئی اچھا کام کریں گے اور ہم آپ کا ساتھ نہیں دیں گے تو ظاہر ہے یہ عوام تو دیکھتے ہیں، یہ لوگ تو دیکھتے ہیں لوگ آپ کو اچھا کہیں گے اور ہمیں برا کہیں گے۔ میں یہاں پر یہ گزارش کرتا چلوں جناب والا! یہ اس صوبے کے وسائل ہیں، یہ کسی کی جاگیر نہیں ہیں، یہ کسی کی جیب کے پیسے نہیں ہیں۔ یہ صوبے کے پیسے ہیں۔ آپ دوسرے ملکوں سے قرض لے رہے ہیں، آپ بیرونی ممالک سے قرض لے رہے ہیں۔ آپ فیڈرل گورنمنٹ سے لڑائی کریں، ہم اپنا حق مانگنا چاہتے ہیں اور اپنے حق سے زیادہ بھی مانگنا چاہتے ہیں لیکن

کس لئے، ہم یہ سوچ کریں کہ آیا جو ہمارے پاس ہے کیا ہم نے اسے عوام کی بہتری کیلئے استعمال کیا ہے؟ جو ہمارے تعلیم کا نظام ٹھیک ہے؟ آیا ہم نے جو سالانہ ترقیاتی پروگرام بنایا ہے، میں سر، اعداد و شمار میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ، بہت سارے ممبروں نے بتادیئے ہیں، کیا ہم نے وہ Targets جو حاصل کرنے تھے، حاصل کرلئے ہیں؟ کیا وہ پیسہ صحیح سمت میں خرچ ہوا ہے؟ جناب والا! غور سے دیکھیں۔ میں خود بھی چار دفعہ وزیر رہا ہوں۔ آپ اگر اسے اس نظر سے دیکھیں جو نظر ہونی چاہیئے تھی ان چیزوں کو دیکھنے کی، تو ہم اپنا کوئی ٹارگٹ بھی Achieve نہیں کرسکے۔ ہم بہت پیچھے ہیں۔ اے ڈی پی کا ایک پراسس ہوتا ہے، بجٹ بنانے کا ایک پراسیس ہوتا ہے، ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ ایک مشاورت ہوتی ہے، مشاورت سے چلایا جاتا ہے، اس میں بیوروکریٹس بھی ہوتے ہیں، اس میں عوامی نمائندے بھی ہوتے ہیں اور ہمیشہ سے چیف منسٹرز، قائد ایوان جو ہوتے ہیں، وہ ان لوگوں سے مشاورت کرتے ہیں، جن کا وہ سمجھتے ہیں، خواہ وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ وہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ اس صوبے کے لوگ ہوتے ہیں ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں، انہیں بٹھا کر پوچھا جاتا ہے، ایسا ہوتا رہا، ہمارے ساتھ چیف منسٹر مشاورت کرتے رہے ہیں، پوچھا جاتا ہے کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ بتائیں ہم یہ بجٹ کس طرح سے بنائیں اور اے ڈی پی کا All the year round کا ایک Process ہوتا ہے وہ Process کیا ہے؟ آپ کو جناب والا! بخوبی علم ہے، ہم نے ایک ساتھ چار دفعہ اسمبلی میں گزارے ہیں۔ آپ کو بہت اچھی طرح سے پتہ ہے۔ جناب والا! وہ Process کیوں The whole year چلتا رہتا ہے اور ساری عمر چلتا رہتا ہے وہ اس لئے کہ صوبے کے اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں اس کیلئے ایک پلان وضع کیا جاتا ہے لیکن اگر یکمشت اس Exercise کو رد کر دیا جائے، جس پر اتنے اخراجات آئے ہوتے ہیں اور اس کی Replacement چند آدمی اسمبلی سے باہر بیٹھ کر جتادیں اور اسے مہر لگوا کر اسمبلی سے پاس کر دیا جائے تو وہ سالانہ ترقیاتی پروگرام نہیں ہے۔ جناب وہ اے ڈی پی نہیں ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا، جس طرح عبدالاکبر خان صاحب نے کہا کہ کچھ چیزیں ممکن ہوتی ہیں کچھ چیزیں ناممکن ہوتی ہیں۔ جو ناممکن ہیں ان کیلئے ہم آپ سے گزارش کریں گے، اس ہاؤس سے گزارش کریں گے، قائد ایوان سے گزارش کریں گے، سینیئر منسٹر سے گزارش کریں گے کہ جو ممکن ہے وہ Relief دیا جائے۔ جناب والا! یہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور یہ صوبہ بھی بہت غریب ہے۔

اس میں اتنا فالتو پیسہ نہیں ہے جسے ضائع کیا جائے۔ جناب والا! ہم نے دیکھا ہے، آپ نے دیکھا ہے، ہم خود سکیمز دیتے رہے ہیں۔ ایک حکومت آئی ہے اس نے کہا کہ BHUs نہیں بنیں گے، 30 سال پہلے فیصلہ ہوتا ہے، گورنمنٹ آف پاکستان فیصلہ کرتی ہے کہ RHCs بنیں گے اور BHUs بھی بنیں گے اور دیہاتیوں کو صحت کی سہولت پہنچائی جائیں گی اور 30 سال بعد حکومت کو خیال آجاتا ہے کہ اس وقت ہم غلط ہوئے تھے اربوں روپے اس پر خرچ ہو چکے ہوتے ہیں اور انہیں Discard کر کے ایک نیا پلان دے دیا جاتا ہے اور وہ ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔ جناب، سکولز موجود ہوتے ہیں اور اور سکولز میں استاد نہیں ہوتے۔ جناب والا! اب میں مختصر کروں گا، آپ اپنی Environment کو دیکھیں، فارسٹری کو دیکھیں، میں ایک Example quite کروں گا جس طرح بیرونی ممالک سے اس مد میں امداد آئی ہے یا جو ہمارے محکموں کا دعویٰ ہے اگر ہم اس کا حساب کریں اور جو اخراجات آئے ہیں۔ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں سر، ہم سارے پاکستانی ہیں، ہم اسی ملک میں پیدا ہوئے ہیں، ہم نے اپنے حالات دیکھے ہوئے ہیں تو آپ اگر اس بات کا اندازہ لگائیں کہ جو اخراجات ہیں اور جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے دعوے ہیں تو آپ کو پاکستان میں تو کیا صوبہ سرحد میں ایک انچ زمین بھی ایسی نہیں ملے گی جہاں پر درخت نہ کھڑا ہو، لیکن اگر آپ آگے بڑھیں، جائیں اور خود دیکھیں تو جو درخت پہلے سے تھے وہ بھی صاف ہو چکے ہیں، وہ بھی ختم ہو چکے ہیں۔ جناب والا! میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ایک Criticism for the sake of criticism کریں۔ ہم آپ کے نوٹس میں لاتے ہیں، یہ آپ نے کرنا ہے، یہ حکومت وقت نے کرنا ہے اگر حکومت نہیں کرے گی تو باہر سے کوئی آدمی آکر یہ نہیں کرے گا۔ لیکن کرنے کیلئے ایک سوچ چاہیئے کرنے کیلئے ساتھی چاہییں، کرنے کیلئے ایک مثبت تبدیلی لانی چاہیئے جو میں دیکھ رہا ہوں سر کہ وہ نہیں آرہی۔ ہم لوگ For the sake of passing the Budget بجٹ پاس کریں گے کیونکہ ہماری شان ہے کہ اگر بجٹ پاس نہ ہوا تو خرابی ہو گی اور ہم اپوزیشن والے مخالفت اس لئے کریں گے کہ آپ اسے پاس کر رہے ہیں، آپ پاس کروانا چاہتے ہیں۔ نہیں، ہم ہاؤس ہیں سر، اس صوبے کے عوام نے ہمیں بھیجا ہے اور اگر ہماری مشاورت اس میں نہیں لی جاتی اور اگر ہمیں بجٹ کی Preparation میں اور صوبے کے معاملات میں شامل نہیں کیا جاتا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں سے مینڈیٹ مانگ کر ہم یہاں آئے ہوئے ہیں

تو وہ رائیگاں جائے گا۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تو میری آپ سے یہ گزارش ہوگی سر، کہ اسے اس حد تک کہ جس حد تک ممکن ہے، Review کیا جائے۔ اس پر Meetings call کی جائیں اور اب جو Things spreading of resources ہیں، ضائع کرنے والی بات ہے کہ ایک سکیم، جیسے مثال دینا چاہتا تھا کہ دس سال بننے میں لگیں گے وہ سکیم سر، اگر سب پر کام شروع نہ کیا جائے اور تمام اضلاع میں کچھ نہ کچھ دیا جائے اور اتنی Funding کی جائے کہ پیسے ضائع نہ ہوں، دس سالوں پہ نہ جائیں، تھوڑے عرصے میں، جتنے تھوڑے منصوبے ہیں، وہ مکمل کئے جائیں تاکہ اس غریب صوبے کا پیسہ ضائع نہ ہو۔ میری یہی گزارشات تھیں۔ Think you very much sir

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ! آج میرے خیال میں گزارشات نہیں ہیں۔

محترمہ نسرین خٹک: نہیں جی۔

جناب سپیکر: اگر شاد محمد خان نے پوائنٹ آف آرڈر نہ کیا تو میں آپ کو Free hand دوں گا۔

جناب شاد محمد خان: جناب! میں ٹائم دیتا ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں کرتا۔۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: اچھا، Thank you very much چلیں انہوں نے ٹائم دے دیا ہے جی۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی بجٹ پر بات ہو رہی ہے اور یہ پیر کے دن پیش ہوا ہے، ابھی تک اس پر کافی بحث ہو چکی ہے تو میں اعداد و شمار ذرا کم ہی Quote کروں گی اور کوشش یہ کروں گی کہ Criticism, for the sake of criticism نہ ہو اور تجاویز جہاں پر میری Experience کے طور پر ہو، وہ میں بروئے کار لا کر فلور آف دی ہاؤس پر لاؤں گی۔ بات کچھ یوں ہو رہی تھی کہ یہ سرپلس نہیں، Deficit بجٹ ہے، پھر اعداد و شمار کی بات آئی گی لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق اگر Hypothesis پر ہمیں چلنا ہے اور اگر ہم نے Royalty on natural gas and crude oil جیسے منصوبوں پر انحصار کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ کہنا قبل از وقت نہیں ہے کہ 10 سے 15 بلین کا Deficit تو عام الفاظ میں ہمیں آنے والے کل میں نظر آئے گا۔ اب اگر دیکھا جائے تو اس بجٹ میں World Bank structural adjustment credit کی بھی بات کی گئی ہے، میں زیادہ بات اس پر نہیں کرنا چاہتی ہوں، لیکن جب بین الاقوامی تقاضوں کی بات ہوتی ہے تو

کچھ لوازمات ضرور ہوتے ہیں اور جب ہم بین الاقوامی Agreements پر Sign کرتے ہیں تو یہ پھر ہماری بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ان لوازمات پر کڑی نظر رکھیں۔ جناب عالی! دیکھا جائے تو ہمارے 15% جو محاصلات ہیں، وہ ابھی قرضہ جات میں جائیں گے، اب یہ ایک حقیقت ہے، یہ Hypothesis نہیں ہے اور ہمیں اس کو مد نظر رکھ کر اپنا Road map for economic development بنانا ہوگا۔ اب اس بجٹ کے جو اچھے پوائنٹس ہیں، میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں گی کہ ان پوائنٹس کی نشاندہی میں نہ کروں۔ جناب سراج الحق صاحب نے اپنی بجٹ کی Speech میں اور Post Budget press conference میں ذکر کیا ہے Economic accountability system کا، بڑی اچھی بات ہے، Monitory and evaluation کے Indication ہمارے صوبے میں رائج نہیں تھے لیکن آپ اس بات پر ضرور غور کریں کہ یہ آپ نے Provincial level کی بات کی ہے، ڈسٹرکٹس پر بھی اگر Accountability کا Monitoring and eve lavation کے Indicators کو رائج کیا جائے تو یہ ہمارے صوبے کے مفاد کے لئے ہے۔ ابھی آپ اگر دیکھیں تو آپ نے خواتین کی ویلفیئر کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے چونکہ میرا اس شعبے سے وقتاً فوقتاً پچھلے بیس سال سے تعلق رہا ہے تو میں صرف آپ کو یہ کہنا چاہوں گی، بڑی اچھی بات ہے، ہم کب کہتے ہیں کہ قرضے آپ نہ جاری کریں لیکن دیکھا جائے تو بینک آف خیبر کی سطح تک زیادہ انحصار ہے۔ اس کو ذرا Decentralize بھی کیا جائے، موبائل قرضہ جات دیئے جائیں اور صرف قرضے دینا کافی نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی سوچنا ہے کہ خواتین کی مصنوعات کی مارکیٹنگ کس طرح کی جائے؟ Middleman کو زد کس طریقے سے لگانی ہے اور آپ بار بار Loans کی بات کر رہے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کی تو نشاندہی آپ کریں کہ اس میں Collateral بھی چاہئیے ہوں گے۔ Guarantees چاہئیے ہوں گی، Securities چاہئیے ہوں گی یہ ون ونڈو آپریشن ہوگا۔ یہ وضاحتیں آپ سے ہم طلب کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جن خواتین کو قرضہ جات چاہئیں، یہ میں فلور آف دی ہاؤس پر کہنا چاہتی ہوں کہ وہ سفید پوش گھرانے ہوتے ہیں، ان کیلئے بینک آف خیبر اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ بینک آف خیبر نے پیشرفت کی ہے لیکن ان گھرانوں کیلئے آسان شرائط پر قرضہ دینا، سافٹ لونز پر قرض دینا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ یہ گھرانے وہ ہوتے ہیں جہاں پر کبھی سنگل

وومن سارے گھر کو سنبھال رہی ہوتی ہے تو اس معاملے میں ذرا سا آپ کو سوچنا ہوگا۔ اب پھر آپ نے بات کی ہے خواتین کے میڈیکل کالجز کی، وومن یونیورسٹیز کی، ہم تو بڑے خوش ہیں اس بات پر کہ آپ نے خواتین کے میڈیکل کالجز کی بات کی ہے لیکن خدارا Just a word of caution جی، میں ایم اے، میں اس حکومت کو بالکل Criticize نہیں کرتی ہوں کیونکہ ان کو ورثے میں گومل میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج کے پرابلمز ملے تھے لیکن Two wrongs don't make a right اب یہ تو ہمارے چیئرمین سیدو کالج کے دل سے پوچھیں اور ہمارے چیئرمین گومل میڈیکل کالج کے دل سے پوچھیں کہ کتنے کم وقت میں انہوں نے اس کو Crisis سمجھ کر ان کالجز کی حالت کو تو، تو خدارا یہ وومن میڈیکل کالج کا بھی کہیں ایسا Fate نہ ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن یہ کچھ Suggestions ہیں جن پر آپ نے سوچنا ہوگا۔ آپ دیکھیں یہ سکولوں کی آپ بات کر رہے ہیں کہ ایجوکیشن کو بڑھانے کی، بالکل بڑھائیں، سو بار بڑھائیں یہ ہمارے صوبے کی وقار کی بات ہے لیکن اس بجٹ میں، میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ بھاری بھر کم Construction oriented Budget ہے اس میں سکولوں کو بنانے کی بات کی جارہی ہے، ضرور کیجیئے لیکن میں نے سکولوں کا معائنہ کیا ہے سارے صوبے میں کسی نا کسی منصوبے کے حوالے سے، آج بھی ایسے Ghost schools موجود ہیں کہ جہاں پر ہم تو یہ بطور مسلمان کہتے ہیں کہ صفائی نصف ایمان ہے، بالکل ہے لیکن ان سکولوں میں واٹر سپلائی نہیں ہے، Sanitation، لیٹرین کی ابھی بھی عدم موجودگی ہے تو آگے دوڑ اور پیچھے چھوڑ کی پالیسی نہیں ہونی چاہیئے۔ ضرور آپ سکول بنائیں لیکن جو Existing schools ہیں وہ بھی میرے اور آپ کے صوبے کا ایک گلیشئر ہیں تو ان کا بھی آپ ضرور خیال کریں۔ اب حیران کن بات یہ ہے کہ یوتھ کو، ہم نوجوانوں کو Architects of the nation کہتے ہیں، بطور ماں میں سب سے پہلے اس بات کی تائید کرتی ہوں لیکن یوتھ پالیسی میں یہ بجٹ Totally silent ہے آخر کیوں؟ ہمارے اپنے جو بچے ہوتے ہیں وہ کبھی Drug addiction کی طرف جاتے ہیں تو بڑی آسانی سے اپنی ذمہ داری کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بے راہ روی کا شکار ہیں، ایسی بات نہیں ہے، اس یوتھ پالیسی کو بالکل Silent رکھا گیا ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اب لاء اینڈ آرڈر پر میں دیکھتی ہوں کہ Allocation reduce ہوئی ہیں۔ یہ بہت تشویش کی بات ہے لاء اینڈ آرڈر پر رقم بڑھانی چاہیئے تھی اور

اس میں صرف میں یہ کہوں گی کہ پشاور میں خواتین کا ایک پولیس سٹیشن ہے اور شاید اس کی Jurisdiction کی بھی، حدود کی تعیناتی نہیں ہوئی تو متواتر پولیس سٹیشن کی اگر اتنی Financial allocation نہیں ہے لیکن جو موجودہ پولیس سٹیشن ہیں، ان میں خاص طور پر خواتین کے لئے ایک لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے وہ ہونا چاہیئے۔ دیکھا جائے تو ہیلتھ پر بھی کمی آئی ہے، تشویش ہے اور واٹر سپلائی جیسے Important area میں، پبلک ہیلتھ میں ناکافی، میں سمجھتی ہوں بالکل ناکافی Allocation ہوئی ہے۔ واٹر ایک Basic human right ہے۔ ہمارے صوبے میں وقتاً فوقتاً اس معزز ایوان میں بھی بات ہوئی ہے تو اس میں Allocation بڑھانی چاہیئے۔ اب آخر میں، میں یہ کہوں گی کہ ایک بہت اچھا اقدام جو اس بجٹ میں کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ میڈیکل بلز جو تھے، وہ اب فی الفور دیئے جائیں گے۔ سر آخر میں کہوں گی کہ جناب سپیکر صاحب، ملاکنڈ ڈویژن کی جب بات ہوتی ہے تو ہمیں چاہیئے تھا کہ اس بجٹ میں ذرا فارن ایکسچینج کی بھی بات کرتے کہ ہمیں کیسے فارن ایکسچینج مل سکتا ہے؟ وہ Sick industries کو تو Revive کرنے سے کچھ نہ کچھ ہو گا لیکن ٹورازم، ملاکنڈ جیسی خوبصورت جگہ جہاں پر ارکیالوجی ہے، جہاں پر Ski resort ہے، جہاں وڈ ورک ہے، جہاں پر منرلز ہیں۔ Budget is completely silent over that، اب آخر میں جی ذرا تلخ سی بات ہے۔ آپ نے سوشل سیکٹر کی بات کی ہے۔ یہاں پر نابینا افراد کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کو White canes ملیں گے اور ان کے خاندان کی خواتین کو Sewing machines ملیں گی۔ جناب والا! قول و فعل میں تضاد کبھی نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی پشاور میں جی ٹی روڈ پر Government Institute for visually handicap ہے حیران کن بات یہ ہے کہ ان کی گرمیوں کی چھٹیوں سے پندرہ دن پہلے نابینا افراد کو کہا گیا ہے کہ اس Premises کو آپ چھوڑ دیں، وہاں پر De-Toxification centre بنایا گیا ہے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ De-Taxification centre نہ بنایا جائے۔ ہیروین کے جو عادی مریض ہوتے ہیں، وہ بھی ہماری توجہ کے طلبگار ہیں لیکن ایک ٹیکنکل مسئلہ جو تھا بلائنڈ سکول میں وہ یہ ہے کہ نابینا افراد، یہ خوف خدا کی بات ہے کہ وہ ایک خاص ترتیب کے تحت پیشرفت کرتے ہیں کلاس رومز میں، ان کے جو Equipments ہوتے ہیں، وہ انتہائی حساس ہوتے ہیں۔ اگر اس کا تھوڑا سا ہندسہ ادھر ادھر ہو جائے تو الف کو "ی" اور "ی" کو "ج" اور "د" پڑھے جانے کا ڈر

ہوتا ہے۔ صرف نابیناؤں پر برق گرنی تھی؟ بہت ساری اور جگہیں تھیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ یہ Temporary چیز ہے لیکن یہ ماننے کیلئے کم از کم میں تیار نہیں ہوں اور نابینا افراد کیلئے فی الفور اس کا سد باب کیا جائے۔ اس کے علاوہ میں صرف یہ کہوں گی کہ اگر ہماری تجاویز نہ دیکھ کر یہ حالت ہے تو خدارا ہماری اپوزیشن کی تجاویز دیکھ کر بھی کوشش کریں، شاید ایڈیشنل اے ڈی پی کے Vol-2 میں کچھ بہتر صورت آجائے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ زبیدہ خاتون صاحب۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: بس آخری (تالیاں) دا د ټریژی بینچیز نه پاڅیده څکه پوائنټ آف آرډر کوے۔ ما خو تپوس کړے وو، ما وئیل پوائنټ آف آرډر اوکړه۔ هغه Relaxation اوس دے بلے ته هم ورکړه جی۔

محترمہ زبیدہ خاتون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نحمده و نصلی علی رسول الکریم! مسٹر سپیکر سر! شکریہ میں آپ کے توسط سے محترم وزیر خزانہ صوبہ سرحد، جناب سراج الحق صاحب کو موجودہ حالات میں ایک بہترین اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں (تالیاں) مسٹر سپیکر سر! کوئی بھی انسانی کاوش غلطیوں سے مبرا نہیں ہوا کرتی اور اس میں کچھ نہ کچھ غلطیاں ہوا کرتی ہیں لیکن یہ بجٹ اس لحاظ سے اہم ہے کہ جب سے محترم اکرم خان درانی صاحب کی قیادت میں صوبہ سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت قائم ہوئی ہے، یہ اس کا پہلا بجٹ ہے اور اس لحاظ سے اس بجٹ میں عوامی امنگوں کی عکاسی ہوتی ہے جو عوام الناس نے ایم ایم اے کی حکومت سے باندھ رکھی ہیں۔ صوبہ سرحد کے غیور عوام نے ایم ایم اے کو اسلام کے نام پر ووٹ دیا ہے اور یہ امید وابستہ کی تھی کہ وہ ایک ایسی صاف ستھری راست باز قیادت فراہم کرے گی جو خوف خدا، فکر آخرت کے جذبے سے سرشار شب و روز مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف رہے گی۔ الحمد للہ شریعت بل کی منظوری اور اب اس بجٹ کو پیش کرنے کے بعد ایم ایم اے ان توقعات پر پوری اتر رہی ہے۔ اس بجٹ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں خواتین کیلئے جو اقدامات کئے گئے ہیں، یہ سراہنے کے قابل اقدامات ہیں۔ میرے خیال میں صوبہ سرحد کی تاریخ میں اس بجٹ کو ایک خاتون دوست بجٹ کہا جا سکتا ہے (تالیاں) خواتین یونیورسٹی کا قیام ملک بھر کی خواتین کا ایک دیرینہ مطالبہ رہا

ہے اور صوبہ سرحد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور عملی نفاذ کیلئے بھی کوشش شروع ہو گئیں ہیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد کی طالبات کا ایک اہم مطالبہ خواتین میڈیکل کالج کا قیام تھا جس کے لئے بجٹ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے مزید تعلیم و تربیت کے ادارے قائم کرنا، ملازمتوں کی سہولتوں میں اضافہ اور گھریلو صنعتوں کیلئے قرضہ جات کی سہولتیں قابل تحسین ہیں اور ہم خواتین کی نمائندگان وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی صاحب، ارکان کابینہ اور اراکین صوبائی اسمبلی کے مشکور ہیں۔ یہ تمام باتیں جو ہیں بیشک اس میں بہت سے مسائل اور مشکلات ہوں گی اور ان کی Implementation کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن اگر عزم پختہ ہو اور ارادہ بھی پکا ہو نگاہ بلند ہو اور سخن دلنواز اور جان پر سوز ہو تو کوئی بھی کام مشکل نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے کام بھی آسان ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب میں آپ کی توجہ بجٹ میں ضلع پشاور کی ترقی کیلئے رکھے گئے ترقیاتی منصوبوں کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں۔ ضلع پشاور جو صوبائی دارالحکومت ہے، ہم سب کی توجہ کا مستحق ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ گزشتہ ادوار میں اس کو بری طرح نظر انداز کیا گیا جس کے نتیجے میں جب ہم اسلام آباد، کراچی وغیرہ ،اس طرح کے شہروں میں جاتے ہیں تو ہمیں احساس کمتری کا احساس ہوتا ہے۔ میں جناب وزیر خزانہ، سراج الحق صاحب کی مشکور ہوں کہ انہوں نے پشاور کی ترقی کے لئے بجٹ میں کچھ رقم تو مخصوص کی ہے لیکن ان سے مطالبہ ہے کہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے اور پشاور کی ترقی اور اس کے مسائل کے حل کیلئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔ میرے خیال میں آپ تھکے ہوئے ہوں گے لیکن تھوڑا سا حوصلہ رکھیں۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب! میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گی شعبہ صحت میں خطرناک امراض کے شکار مریضوں کیلئے رکھی گئی رقم کا جو کہ ایک انتہائی ضروری اقدام تھا اور امید ہے کہ اس رقم کا درست استعمال ہو گا۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض سے نمٹنے کیلئے بڑے پیمانے پر ویکسین کا بندوبست کیا جائے۔ کیونکہ یہ مرض سرطان کی طرح پھیلتا جا رہا ہے اور میری یہ تجویز ہے کہ جس طرح پولیو مہم گھر گھر پہنچانے کے لئے کوشش کی گئی ہیں، اسی طرح ہیپاٹائٹس کے لئے کوششیں کی جائیں۔ جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی توجہ امن وامان کے قیام کے لئے رکھی گئی تین ارب روپے کی

جانب مبذول کرانا چاہوں گی۔ میرے خیال میں عوام کی امن و سلامتی، جان ومال و آبرو کی حفاظت کسی بھی حکومت کا اولین فرض ہے۔ بد قسمتی سے ضلع پشاور میں باالخصوص اور پورے صوبے میں باالعموم پولیس کا موجودہ نظام اس میں ناکام ہو چکا ہے۔ (تالیاں) اور اس کے لئے محترم وزیر اعلیٰ نے بار بار اس عزم کا اظہار بھی کیا ہے کہ ان کی پہلی ترجیح امن وامان کا قیام ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان فنڈز کی فراہمی سے اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے گی انشاالله۔ جناب سپیکر صاحب! میں ایک بار پھر محترم جناب سراج الحق صاحب کو بہترین اور سالانہ ترقیاتی منصوبہ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب شاہ راز خان صاحب!

میاں نثار گل: جناب! میں نکتہ وضاحت پہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں اگر مجھے ایک منٹ کے لئے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب آپ کیا وضاحت کرنا چاہتے ہیں؟

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ آج کے اخبار میں کل کے اسمبلی سیشن جو بجٹ کے متعلق ہو رہا تھا کے متعلق "روزنامہ مشرق" میں لکھا گیا ہے کہ کرک میں واٹر سپلائی سکیم کیلئے صرف دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور یہ بات طاہر بنیامین کی طرف سے کی گئی ہے جو ڈسٹرکٹ ناظم ٹانک کے بیٹے ہیں۔ اصل میں سر، انہوں نے ٹانک کے متعلق بات کی تھی لیکن خدا کے فضل و کرم سے کرک میں کافی واٹر سپلائی کی سکیمیں جاری ہیں اور کافی بجٹ بھی وہاں کیلئے مختص ہوا ہے۔ اس بیان کی وجہ سے مجھے صبح کافی ٹیلی فون آئے۔ میرے ضلع کرک میں جو کام شروع تھے تو کنٹریکٹرز نے ان پر کام بند کر دیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس کیلئے بجٹ نہ ہو۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور طاہر بنیامین بھی یہاں موجود ہیں کہ کرک کیلئے خدا کے فضل و کرم سے کافی واٹر سپلائی کی سکیمیں جاری ہیں اور آئندہ سال بجٹ میں بھی اس کیلئے کافی، یہ وضاحت میں اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ "مشرق" کا جو نمائندہ یہاں بیٹھا ہوا ہے برائے کرم وہ اس کی تردید کر لے کیونکہ روزانہ کرک میں پانی کے متعلق جلوس نکلتے ہیں اور یہ بڑا Sensitive مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ راز خان صاحب۔

نوابزادہ طاہر بنیامین: جناب سپیکر، میری بھی ایک گزارش ہے کہ میں نے جو بات کی تھی دس لاکھ روپے Allocation کی تو وہ ٹانک کے بارے میں کی تھی نہ کہ کرک کے بارے میں، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ جناب شاہ راز خان صاحب۔

جناب شاہ راز خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، هاؤس خو خالی دے نو زما خیال کہ یو لږ ساعت صبر او کړم۔

جناب سپیکر: بیا زه الحاجیه غزاله حبیب ته موقع ورکوم که تاسو تقریر کول نه غواړئ۔

جناب شاہ راز خان: مهربانی۔ نه تقریر خو به کوؤ جی خو ما وئیل که ملګری راشی لږ نو بیا به ښه وی۔

جناب سپیکر: الحاجیہ غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر میں بجٹ کے اعداد و شمار میں جا کر آپ کا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ مسٹر سپیکر صاحب! میں صرف آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت نے جو وعدے کئے تھے کہ وہ صوبے کے پسماندہ علاقوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دیں گے اور علاقے کے عوام کی بلا تفریق خدمت کریں گے، وہ سارے جھوٹے ثابت ہوئے ہیں۔ ADP book اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو یہ صاف نظر آتا ہے کہ صوبائی حلقوں میں دی گئی سکیموں میں بعض حلقوں کو تو خوب نوازا گیا ہے جبکہ بعض حلقوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ مسٹر سپیکر سر! محترم وزیر صاحب نے دور دراز حلقوں سے ممبران اسمبلی کو پشاور بلا کر ADP تجاویز لی تھیں اور ہم بہت خوش تھے کہ ہماری Suggestions کو اس میں شامل کریں گے لیکن یہ تمام کارروائی خانہ پری تھی۔ میں اپنے حلقے PF-57 کے حوالے سے بات کروں گی جو کہ ایک Declared backward area ہے اور جہاں لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں۔ تعلیم، صحت، روڈز، پینے کا پانی اور بجلی جیسی سہولتیں کچھ ہی لوگوں کو میسر ہیں اور باقی محروم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس مظلوم اور پسماندہ علاقے میں کچھ Onward سکیمیں تھیں جن کیلئے ہر سال ADP میں رقم رکھی جاتی تھی لیکن اس سال اس میں

سے کسی بھی سکیم کیلئے کوئی بھی رقم نہیں رکھی گئی۔ان سکیموں میں بین الاضلاعی روڈ مانسہرہ سے دربند براستہ پھلڑہ سرفہرست تھا۔اس پر 23 کلو میٹر تک کام ہو چکا ہے لیکن اس سال اس کیلئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ اس کے علاوہ کچھ پانی کی سکیمیں تھیں جن کیلئے حکومت نے فنڈز نہ رکھ کر حلقہ کے عوام کو ان کے جائز حق سے محروم کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں جناب وزیر خزانہ صاحب کی طرف سے اس Discrimination پر شدید احتجاج کرتی ہوں اور آپ کی وساطت سے اپنے حلقہ کے عوام سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ حکومت جو انصاف اور حق رسانی کی دعویدار تھی،انہوں نے ان کے ساتھ شدید ناانصافی کی ہے اور اپوزیشن کو دیوار کے ساتھ لگا دیا ہے۔ مسٹر سپیکر سر! یہاں حضرت علیؓ کا قول بار بار دہرایا گیا ہے کہ ایک حکومت کفر کے سے تو چل سکتی ہے مگر ظلم سے نہیں لیکن جو ظلم عظیم اس کی طرف سے کیا گیا ہے اس کے بعد کیا یہ حکومت چلنے کی متحمل ہے؟ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Janab Habib ur Rehman Khan.

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر! میں ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔میرا خیال تھا کہ میں پرسوں بروز پیر کچھ تکنیکی پوائنٹس کے بعد عرض کروں گا۔ جناب سپیکر! مالی سال 04-2003 پر بات جاری ہے اور مجھ سے پہلے اس معزز ایوان کے سینیئر ترین اور قابل ترین اراکین نے اظہار خیال کیا ہے اور بجٹ پر مختلف آراء پیش کی گئی ہیں۔ جناب سپیکر! میں ایک جونئیر رکن ہوں اور بجٹ پر تکنیکی انداز میں بجٹ میرے لئے مشکل ہے لیکن پھر بھی بجٹ پر اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ بجٹ ایم ایم اے کے منشور کا عکاس ہے۔ خواتین کیلئے علیٰحدہ یونیورسٹی، میڈیکل کالج کا قیام، شریعت کے نفاذ یعنی حسبہ کیلئے بجٹ میں رقم مختص کرنا، سود سے بتدریج چھٹکارا حاصل کرنا، خواتین کو ان کا جائز مقام دلانا، غربت اور بیروزگاری کا خاتمہ، تنخواہوں میں 15 % اضافہ، غربا اور مساکین کے مفت علاج کیلئے فنڈز قائم کرنا، نابیناؤں کے لئے مفت سلائی مشینوں کی تقسیم، عشر زکواۃ کی مد میں 11 ملین کی خطیر رقم مختص کرنا، جیلوں میں بچوں اور خواتین کی مدد کیلئے 5 ملین کی خطیر رقم وغیرہ، یہ اس بات کا غماز ہیں جناب سپیکر، کہ یہ اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف پیش رفت ہے۔ کوئی بھی سیکٹر یا مد ایسی نہیں ہے جس میں رقم نہیں رکھی گئی ہے۔ جناب سپیکر! اس بجٹ میں ترقیاتی اخراجات میں اضافہ اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی کوشش کی گئی ہے۔ گزشتہ مالی سال سے ترقیاتی اخراجات 7 % زیادہ ہیں جبکہ غیر ترقیاتی اخراجات گزشتہ سال سے کم

ہیں۔ اگرچہ ابھی عوامی حکومت ہے اور عوامی حکومت میں غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنا کافی مشکل مسئلہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی شاہ خرچیوں کو کم سے کم کرکے اس مسئلے پر قابو پالیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! بجٹ پر مختلف آراء ہیں لیکن میں بجٹ کے حوالے سے گزشتہ حکومتوں اور ایم ایم اے کی حکومت کا تقابلی جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے والے بھائیوں میں سے کسی نے دو اور کسی نے تیسری مرتبہ حکومت کی ہے لیکن یہ پہلی بار ہوا ہے کہ اس معزز ایوان کے ہر رکن کو خواہ وہ ایک طرف کا ہو، خواہ ٹریژری بینچ کا ہو یا اپوزیشن کا ہو، تعمیر سرحد پروگرام کے سلسلے میں پچاس پچاس لاکھ روپے Current financial year کے لئے دیئے گئے ہیں اور وہ فنڈز بھی Non-lapsable ہیں۔ جناب سپیکر! پہلے کسی حکومت نے بھی مساوی فنڈز تقسیم نہیں کئے تھے اور نہ اقلیت اور خواتین کو برابر کا حصہ دیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں تعمیر سرحد کی پہلی قسط مالی سال 03-2002 کی رقم پر ابھی کام شروع نہیں کیا گیا ہے لیکن مالی سال 04-2003 کیلئے 1215 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! بعض اراکین کو یہ شک ہے کہ ہمیں تعمیر سرحد والا فنڈ نہیں ملے گا لیکن یہ معزز ممبران کی استعداد پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح اپنے حلقے کی سکیمز کو مختلف مراحل سے گزارتے ہیں اور مختلف محکموں سے پاس کرا کر یہاں لاتے ہیں اور میرٹ کی حیثیت سے اس سے اہم اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلی قسط جن پانچ اراکین کو تعمیر سرحد فنڈز ملے ہیں ان میں سے، یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ کسی بھی وزیر کو حتیٰ کہ سپیکر صاحب کو بھی پہلی قسط میں سے پیسے نہیں ملے ہیں۔ جن کو بھی ملے ہیں ان میں اپوزیشن والے بھی ہیں اور ایم ایم اے والے بھی ہیں۔

<u>جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ)</u>: وزیر خزانہ کو بھی نہیں ملے ہیں۔

<u>جناب حبیب الرحمان</u>: وزیر خزانہ کو بھی اس میں سے، پانچ آدمیوں میں کوئی بھی وزیر نہیں، میں نے کہا حتیٰ کہ سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر خزانہ کو تو سارا خزانہ مل گیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں؟

<u>جناب حبیب الرحمان</u>: جناب سپیکر! آپ اس معزز ایوان کے سینیئر ترین اراکین میں سے ہیں اور آپ نے مختلف اوقات میں مختلف حکومتیں دیکھی ہیں۔ کیا کبھی پہلے یہ تصور تھا کہ اپوزیشن والوں کو سپیشل فنڈز ملیں گے اور وہ بھی برابر؟ جناب سپیکر! میں اس صوبے کی ایک قد آور، نڈر اور کام کیلئے مشہور شخصیت کے

متعلق ذکر کروں گا کہ کیا آفتاب احمد خان شیر پاؤ کے دور حکومت میں یہ تصور تھا؟ کیا پیر صابر شاہ اور مہتاب عباسی کے ادوار میں ایسا ہوا ہے؟ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے ضلع بونیر کے عوام نے حالیہ انتخابات میں پیپلز پارٹی شیر پاؤ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ پر چارسدہ ضلع کے بعد ضلع بونیر کے عوام نے بھرپور اعتماد کیا ہے اور اس اعتماد کے حوالے سے ایک ایم این اے اور ایک ایم پی اے ان کو ملا ہے۔ اور قومی اسمبلی میں شیر پاؤ کے ساتھ جوڑا ہی بونیر کا ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے خان صاحب بڑے منصب پر فائز ہونے اور جمالی حکومت کو اس کی ضرورت ہونے کے باوجود آفتاب احمد خان شیر پاؤ صاحب نے بونیر کیلئے ابھی تک بجلی کا ایک پول بھی منظور نہیں کیا ہے جو ہماری بدقسمتی ہے کیونکہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ کو میں پہلے سے جانتا ہوں کہ وہ کام کا بندہ ہے اور صوبے میں انہوں نے اپنے ادوار میں کافی کام کیا ہے لیکن اس کے باوجود، یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس حالیہ اے ڈی پی میں بونیر سے سپیکر ہوتے ہوئے بھی اس ضلع کو Developmental کام میں کافی حد تک نظر انداز کیا گیا ہے اور یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی بعض آراء سے اتفاق کرتا ہوں اور خصوصاً چند نکات میرے بھائیوں، اسرار اللہ خان گنڈا پور، مشتاق غنی اور عبدالاکبر خان نے پیش کئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں اس بات میں کوئی جھجک اور عار محسوس نہیں کروں گا کہ ہم ایم ایم اے والے نئے اور ناتجربہ کار ہیں۔ اس ناتجربہ کاری کی وجہ سے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا گیا ہے اور اضلاع کے فنڈز میں کافی تفاوت ہے۔ جناب سپیکر! دوسری اہم بات Annual developmental programe میں یہ ہے کہ ہماری حکومت کو بجٹ کی تیاری میں وقت کم ملا ہے کیونکہ بجٹ عموماً مارچ تک مکمل ہوا کرتا ہے۔ جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ اس سال ترقیاتی سکیمز کی تعداد بہت زیادہ ہے اس وجہ سے سکیم بروقت مکمل کرنا اور ان کیلئے بروقت فنڈ مہیا کرنا کافی مشکل مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر! بعض سکیمز کیلئے Provision بہت تھوڑی ہے اور اس پر کام شروع کرنا، اس کا ٹینڈر کرنا، یہ ناقابل عمل ہے اور بعض سکیموں کے لئے اتنی رقم مختص کی گئی ہے کہ وہ سال میں خرچ بھی نہیں ہو سکتی۔ جناب سپیکر! اگر ADP کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو اس سے بآسانی اندازہ ہوتا ہے کہ فنڈز میں تفاوت حکومتی ارکان اور اپوزیشن ارکان کے مابین نہیں ہے لیکن ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس اکرم خان درانی صاحب فیاض شخصیت

ہیں، جس کسی نے بھی کام کیلئے کہا ہے، خواہ وہ کسی پارٹی کا بھی ہو، کوئی رکن ہو، خالی ہاتھ نہیں لوٹا ہے جناب سپیکر! کالا ڈھاکہ کیلئے خصوصی پیکیج دینا 84 Kilometer, Black topping of eighty four kilometer roads, electrification of twenty five villages and up gradation of seven schools to middle status. اس کا بین ثبوت ہے کہ ہماری حکومت نے اپوزیشن والوں کو نظر انداز نہیں کیا ہے کہ گورنمنٹ والوں کو پیسے دیئے جائیں اور اپوزیشن کو نہ دیئے جائیں۔ جناب سپیکر! آخر میں میری حکومت سے یہ استدعا ہے کہ ترقیاتی پروگرام کے حوالے سے کوئی ایسا Mechanism وضع کیا جائے جس میں کوتاہیوں کا ازالہ ہو اور سارے منصوبے قابل عمل ہوں۔ میری دوسری تجویز یہ ہے کہ بجٹ تقریر میں انہوں نے عشر کے نظام کی طرف توجہ دلائی ہے اگر عشر کا نظام صحیح طریقے سے نافذ کیا گیا تو پھر ہمیں باہر کے پیسوں پر Poverty alleviation programme کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیونکہ اگر مرکزی بجٹ کا ہم جائزہ لیں تو اس میں بھی Poverty alleviation programme کے پروگرام، اگر زکواۃ اور عشر کا نظام رائج ہو، اگر پہلی دفعہ سارے صوبے کیلئے ناممکن ہو تو میں نے پہلے بھی اپنی نجی محفلوں میں سراج الحق صاحب سے یہ عرض کیا ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن سے عشر کے نفاذ کا عملی اقدام شروع کریں تو انشاءاللہ سوشل سیکٹر میں ہمارے 90 % مسائل حل ہو جائیں گے۔ Janab Speaker, I would like to speak on special schemes in Bunair زہ جی د بونیر پہ حوالہ سرہ شو خبرے کومہ اگرچہ زما دا ملگرے خو نشتہ جمشید خان، ھغہ دومرہ ډیرہ گلہ کړې وہ، زمونږہ بونیر ډیر پسماندہ دے او ما مخکښې ھم ذکر اوکړو چې زمونږہ، دا خبرہ نشتہ چې گنی مونږ سرہ چا دغہ کړے دے خو زمونږہ بدبختہ یو نو چې یو کار خدائے نہ وی مقرر کړے، انسان بہ ئے څہ اوکړی؟ د سکولونو پہ حوالہ سرہ او پہ دې حوالہ سرہ بونیر ډیر زیات پسماندہ علاقہ دہ نو پہ سړکونو کښې مونږ تہ یو سړک نیم ملاؤ شوې دی خو بعض سیکټرو کښې د سرہ بونیر مکمل طور باندې نظرانداز شوې دے۔ یعنی زہ تر دے حدہ پورے وائیمہ چې زمونږہ یو ایریگیشن سیکم وو، یو چینل، خو بدبختئ نہ زمونږہ منسټر صاحب نشتہ، ھغوې پہ بونیر کښې علان کړے وو او بیا ما دے ځائے کښې د اسمبلی پہ فلور باندې ھم، بیا ماورسرہ کوشش کړے وو، دا سیکمونہ تقریباً، ډیر سکیمونہ ما اے ډی پی تہ رسولے وو

او د اے ډی پی په دغه کښې راغلې وو خو چې کله اے ډی پی کتاب ما اوکتو او دا ټول سکیمونه ډراپ شوې وو ځکه چې ما دا دوه میاشتے هیڅ قسم کار بل نه دے کړے خو ما د اے ډی پی په حواله باندې ټولو پی اینډ ډی ډیپارټمنټ چکرے لګولے دی او دا زه په دعویٰ سره وائیمه چې ما په فروریٔ کښې په هر سیکټر کښې۔ په ډسټرکټ لیول او د حلقے په لیول، د ډسټرکټ په لیول ما د ضلع بونیر هر یو سیکټر کښې سوائے د محکمه خوراک نه، چې محکمه خوراک چونکه زمونږ د ګزشته دغه چې کوم دے پیش رو او حکومت لږ ګوتی وهل خوړلے وو، زه په هغې باندې Technically پوهیږمه نه، نو بغیر د محکمه خوراک نه ما په هر سیکټر کښې او په هر محکمه کښې د بونیر په حواله باندې سکیمونه ورکړے وو ان ټائم او په فروریٔ کښې ما د ټولو منسټرانو سره، او ما په هر دغه کښې دا چل کړے وو۔ ما د اسمبلیٔ نه هغه سکیمونه لیږلی وو چې د دې لږ کوتی اهمیت وی او په هر سکیم کښې دا مے پی اینډ ډی سیکرټری ته کاپی کړې وه۔ خو افسوس چې سوائے د یو سړک نیم نه او هغه مونږه چې دا په اے ډی پی کښې دغه خوړلے-----

جناب سپیکر: ولے، ولے شپږ کمرے درته نه دی ملاؤ شوې، ایډیشنل رومز؟

جناب حبیب الرحمن: ځکه چې په دې خو ډیر (قہقہہ) د سراج الحق صاحب دغه ئے راوړے وو زما په خیال سره چې دا بونیر نظر انداز شوې دے۔ چې خلقو به وئیل چې دا بی بی حکومت دے او د ډی ډی حکومت دے، بی بی بونیر بنوں او ډی آئی خان او ډیر نو دوئ دے خبرے ویرولے وو۔ هغه بد اچها بدنام برا، او مونږه خو په دې دغه وو چې روره ته په دې، جناب سپیکر زمونږه دغه دے نو سی ایم پسے دوئیم نمبر سړے دے، نو مطلب دا دے چې سراج الحق صاحب او تاسو درے کسان ئیی، نومونږه وایو چې که ډیر زیات کمے وی نو زمونږ د سپیکر په برکت خو به څه مونږه هم کوتاهی کړې وه، یقیناً مونږه خو په دې دغه وو چې یره زمونږه سپیکر صاحب به هم څه خاص سکیمونه مونږ ته راکړی خو دا به زمونږ، ما خو تاسو ته اووئیل چې د بونیر بدبختی ده، نور څه خبره نشته۔ نورو کښې، Sanitation کښې زمونږ سکیم نشته-----

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرډرا۔ جی بیا خو دوئ مونږ سره ملګری دی چې دا اے ډی پی دے واپس واغستلې شی۔

جناب حبیب الرحمان: نه جی، اے ډی پی مونږ واپس نه اخلو۔

جناب عبدالاکبر خان: نه اخلئ؟

جناب حبیب الرحمان: Mechanism به ورله برابر کړو نو ان شاءالله به اوشی۔ دا بله د هیلتھ په حواله باندې مو خبره کوله چې مخکښې خو به زمونږه عنایت الله رور دغه کولو Categorization and standardization of District Headquarters Hospital باندې به مونږ کوو او باقی کار نه کوو۔ اوس بیا ما پرے ډیر دغه اوکړو، بنه ده دا خو مهربانی سره ئے کړې وه چې په آخر کښې ئے راته پخپله ټیلی فون اکړو او وئیل ئے ستا هغه خبره اوس دغه شوه۔ نو خو زمونږ په بونیر کښې دلته کښې جمشید خان په هغه ایډجرنمنټ موشن باندې په بونیر کښې شپاړلس ډسپنسرئ د مخکښې نه تیارے دی، خو دوئ هیومیو پیتھک ډسپنسری خو قائموی خو هغه ډسپنسری چې په هغې کروړنو روپئ د مخکښې نه لګیدلے دی او هغه تیار آباد دی نو بجټ کښې Provision د هغې د پاره، دا مونږ په حساب نه پوهیږو ځکه پکار ده چې کومے جوړے دی چې هغې باندې د سټاف ورکړے شی او هغه د چالو کړے شی۔ زه به آخر کښې، چونکه ما تقریر تیار کړے نه وو، ما هغه ټیکنیکل پوائنټس باندې مطلب دا دے چې زما څه دغه وو خو تاسو ما سره دغه اوکړو۔ نو زه به په آخر کښې یو مصره نیمه اووائیمه۔

ے
یو زخم نه دے چې به جوړ شی
هزار زخمونه مے په زړه دی مړ به شمه
بس کړه په دغه ځائے به ئے پریږدو
د اباسین په غاړه ځم د تندے مرمه

والسلام۔

جناب سپیکر: انجنیئر حامد اقبال صاحب۔۔۔۔۔

انجینئر حامد اقبال: مهربانی جی سپیکر صاحب۔ زما خو د دوه دریو ورځو نه کوشش دا وو چې تاسو ماله موقع راکړئ او په اے ډی پی باندې چې څومره بحث

اوشو، ټیکنیکل سائیډ ته هم اوشو او په دیکښې چې کوم دا زمونږه ملګرو او د اراکینو خدشات وو، هغه هم پکښې اوشو خو زه به صرف نشاندهی دهغه سیکټرز کومه چې په هغې کښې Potential شته، مونږ مخکښې هم تلے شو او چې هغې له مونږ توجه ورکړو نو کیدے شی چې کوم دا مونږ ژړا کوو یا زمونږ نه مخکښې چې کومه ژړا شوې ده نوهغه ژړا سبا د پاره مونږه نه کوو او مونږه بیا دا کچکول نه ګرځو خو زه صرف هغه سیکټرز چې کوم له تاسو بالکل توجه نه ده ورکړے او که ورکړے شوې ده نو هغه ډیره Minute غوندې کښې ده۔ زه صرف هغه طرف ته ستاسو توجه دلاؤمه چې ماسره دلته کښې ټولونه اهم یا زمونږه چې مونږه ورته وایو دا زمونږ Backbone دے، اکانومی، هغه دے ایګریکلچر، ایګریکلچر سیکټر ته چې تاسو کوم Allocation کړے دے یا چې کوم دغه دی هغه Figures ته تلل نه غواړو ځکه چې د اول نه مو صرف یو کار پریښودے دے، دومره Figures اووئیلے شو خو زه صرف دا وائیل غواړمه چې ماسره ټوټل زمکه چې کوم Available ده، هغه 7.542 ملین هیکټرز ده او په دیکښې صرف او صرف چې مونږ کاشت کوو، هغه 23.9 پرسنټ ده خوکه چرے مونږ دے سیکټر له توجه ورکړو، ایریګیشن د پاره یا دغه د پاره او ماسره چې کوم Figures پراته دی نو هغې کښې ماسره دا ده که چرے مونږ ته خپل د ځائے زمکه چې کوم ایریګیشن دے که دا مونږ زیات کړو نو مونږ په Twice چې دے، نومونږ خپل دغه Production ډبل کړو او که دغه شان چې کوم مونږ سره Non-available زمکه ده یا کومه چې مونږ نه ده Utilize کړے، هغه مونږ سره ده 22.49 percent نو که چرے هغه هم مونږ Utilize کړو نو زمونږ پروډکشن چې دے تقریباً Four times به ډبل شی۔ د دې نه علاوه د دې د پاره طریقه کار به څه وی یا مونږ به څنګه دا دغه کوو؟ نو هغې د پاره مونږ سره دا ده چې مونږه ایریګیشن سائیډ ته توجه ورکړو؟ Mechanize کړؤ، خپل فارمنګ او Farming Techniques چې دی، دا مونږه Improve کړونوهغه سائیډ ته تاسو دے د پاره بالکل څه توجه نه ده ورکړے او دغه نه ده کړے۔ د دې نه علاوه مونږ سره یو بل سیکټر داسې دے چې هغه هم ایګریکلچر سره Related دے۔ هغه ده ډیری فارمنګ او تراوسه پورے چې ډیری فارمنګ چې کوم کوششونه شوې دی، هغه

نا کامیابه شوې دی، لکه اوس هم چې مونږه اوګورو، زمونږ ضرورت چې دے هغه ایک لاکھ لیټر Per day چې دے، شارټ دے هغه مونږ بهر نه Import کوو او دغه شان Adjoining افغانستان نن پروت دے چې هغوې ته مونږه ایک لاکھ لیټر Per day ایکسپورټ کولے شو که چرے مونږ دے انډسټری له لږ توجه ورکوو او لږ ورته Financial backing ورکړو نو ان شاءالله دا زما یقین دے چې زمونږ خپل ضرورت به هم سر شی او مونږ ته به دلته کښې Economic activities هم زیات شی۔ دغه شان ما سره یو ټولو نه Important شے ټوبیکو دے او د هغې چې پاکستان ته مونږ کوم پروډکشن ورکوو، د هغې 71 percent هغه زمونږ صوبه سرحد ورکوی او په هغې کښې زه صرف یو معمولی غوندې د صوابئ Example ورکومه که چې هغه کښې صرف Eighteen percent land د ټوبیکو د پاره استعمالیږی، خو که چرے مونږه دلته کښې لږه توجه ورکړو نو دا زه تاسو ته وائیلے شمه چې زمونږه د ټوبیکو پروډکشن Almost triple کیدے شی که مونږه دے سائیډ ته لږ غوندې توجه ورکړو چې ټوبیکو سیکټر چې کوم دے یا ایګریکلچر سائیډ ته چې کوم دغه دے۔ دغه شان ما سره دیکښې لکه براډ ډیمانډ دے، زما Geo political position داسې دے چې ماسره ګیر چاپیره چې کوم Countries پراته دی، په هغې کښې د ټوبیکو ډیمانډ زیاتیږی او مونږ ته یو Locational advantage دے۔ لکه مونږه ته Locational advantage څنګه دے چې مونږ سره چائنا، انډیا، مډل ایسټ او سنټرل ایشیا کښې ټوبیکو چې دے هغه ورځ تر ورځ زیاتیږی نو که چرے مونږ د دې د پاره اقدامات اوکړو نو مونږه صرف او صرف د هغوې نه په Driving distance باندې یو او دا مطلب دا دے چې One third of the world population په دې ریجن کښې دے نو که چرے مونږه خپل دے سائیډ ته لږه توجه ورکړو او دوئ سره مونږه خپل هغه ایکسپورټس دغه کړو نو ان شاءالله کیدے شی چې زمونږه چې کوم مشکلات دی هغه پرے کم شی۔ دغه شان زمونږه Minerals دی۔ زمونږ یو عجیبه Unique جیولاجیکل لوکیشن دے۔ همالیه، قراقرم او هندوکش رینجز چې دی، دا درے واړه دلته کښې Unite کیږی او دے یونیک جیولاجیکل لوکشین د وجه نه دلته کښې مونږ سره ټولو نه زیات Minerals دی۔ Fifty five mineral resources

موجود دی نو که چرے مونږ د ے سائیډ ته لږه توجه ورکړواو مونږ سره د لته کېږي One of the finest لکه زه څه Example ورکومه چې زمونږ سوات کښې minerals ملاويږي، هلته کښې Emerald ملاويږي۔ دغه شان زمونږ په شانګله کښې چې یو ډیره غریبه علاقه ده خو هلته کښې هم د زمرد و ډیر غټ Resources دی خو بدقسمتی سره چې په دغه کښې چې زمونږ کوم Mine د ے هغه هم په Loss کښې روان د ے ، هم دغه شانتې په شانګله کښې چې کوم Mine د ے هغې کښې چې کوم Lease holders وو نوهغوي پکښې کار بند کړے د ے او تقریباً زما خومره خیال د ے ، اوومه، آتمه میاشت ده چې هغې کښې دهغوي څه دغه روان د۔ نو مونږ ته خو افسوس په دېباندې د ے چې هغه Powders چې په دنیا کښې د هغې Valve شته خو مونږ سره کم از کم د هغې دغه نشته او دا صرف او صرف د دې وجه نه چې زمونږ خپل اکنامک پالیسی نشته۔ زمونږه Defend صرف او صرف په فیډرل پالیسی باندې د ے۔ دلته کښې مونږ ته خپل پراونشل اټانومی نه ملاویږی نو صرف او صرف دا ده چې زمونږه څوک نشته یعنی Management نشته نو د هغې د وجه نه چې زمونږ هغه دغه کوم نه مونږ فائده اغستې شو، مونږه ته ئے فائده راتلے شی اومونږ په خپلو خپو ودریدے شو نو هغه سیکټر چې د ے ، چې هغه دغه کیږی۔ زه صرف تاسو ته یو Figure ورکومه، دا آل پاکستان کمرشل ایکسپورټر ایسوسی ایشن راکړے د ے ، هغوي وائی چې زما 4.2 ملین ایکسپورټ کیږی د صوبه سرحد صرف، ملین ډالرز چې د ے دا زمونږ ایکسپورټ د ے۔ که چرے مونږ د ے ته لږ غوندے توجه ورکړو نو دا زمونږ Fifty million dollars per year چې د ے دا در ختے شی نو دا مونږه صرف د ے ، مونږ وایو چې تاسو کوم پلاننګ کوئ، چا چې زمونږه دا اے ډی پی جوړه کړې ده نو دا صرف نه ده چې صرف یو کال د پاره وی، همیشه د پاره پلاننګ چې کیږی، هغه کښې مونږه دوه ټرمز ګورو۔ دوه طریقو سره مونږ کوو۔ یو وی شارټ ټرم او یو وی او یو وی لانګ ټرم پلاننګ۔ نو ټهیک ده چې هغه شارټ ټرم زمونږه چې کوم دغه دی یا زمونږ چې کوم مشکلات دی د هغې د پاره خو ټهیک ده دا اے ډی پی به صحیح وی خو لانګ ټرم، مطلب دا د ے چې مونږه Economic independenceته لاړ شو نو هغه شې پکښې نشته۔ پکار دا ده چې مونږ داسې یو

Strategy adopt کړو، داسې Policies جوړ کړو چې زمونږ راتلونکې وخت چې دے، مونږ ته په Future کښې دا مشکلات نه وی چې کوم مونږ ته دی، لکه څنګه چې پرون زمونږ یو ملګری په تقریر کښې اووئیل چې بهئ زمونږه 7%خپل انکم دے، ریونیو دے د باقی صوبو چې 30%دے یا 20% نه30% پورے دے، نو مونږ به هم خپل Revenue base چې دے Increase کولے شو که مونږ دے سیکټرز ته لږ توجه ورکړو جی۔ دغه شانتې مونږ سره ټولو نه Important شے هغه وخت نسرین خټک صاحبے هم هغې ته توجه ورکړه او دا په دنیا کښې ټولو نه Fastest او Largest growing industry ده هغه ده ټورازم په دنیا کښې 240ملین خلق په دیکښې Employed دی او د دې نه Annual income چې دے هغه 300بلین ډالرز دے Annual revenue چې کوم Generate کیږی۔ د ټولے دنیا که مونږ دے له لږ توجه ورکړو نو مونږ سره دغه هم شته، مونږ سره نیچرل بیوټی هم شته، مونږ سره Heritage هم شته، مونږ سره کلچر هم شته، مونږ سره آرکیالوجیکل سائنس هم شته خو مونږ دے باندې توجه نه ده ورکړے۔ څکه چې دا مونږ ته سیکټرز نه ښکاریږی او مونږ دا نه Feel کوو چې که مونږه ته به د دې نه څه نه څه فائده راورسی خو زه تاسو ته دا وائیلے شمه که چرے دا مونږه Properly utilize کړو نو تقریباً د Half million foreigners چې دی، هغوې به دے زمونږ خطے ته راځی او دلته کښې به د دې نه مونږ ته چې کوم Generation کیږی نو هغه دے Five hundred million per year US dollars نو که چرے مونږ دا سیکټرز دغه کړواو دے له مونږ توجه ورکړو په دې باندې مونږه Literature دغه کړو یا داسې شان چې زمونږ چې کوم علاقے دی لکه څنګه چې زمونږ اکثر ملګری اوس نن موجود نه دی، فرید خان صاحب د هغوې علاقه شوه، بیا دا شانتې کاغان دے، داسې زمونږ په ملاکنډ کښې ډیر خائسته خائسته ځایونه دی، بیا مونږ سره ګنداهارا آرټس دے، Indus civilization دے۔ دا ټول مونږ سره شته۔ خو دے له مونږ لږ معمولی غوندې توجه ورکړو نو ان شاءالله دا زما توقع ده چې زمونږه علاقه کښې به خلقو ته روزګار ملاؤ شی او دا جنریشن زه تاسو ښائیم، دا Actual Figures دی۔ دا که چرته مونږه په دې باندې صحیح طور باندې کینو او دغه کړو نو ان شاءالله دا

زما یقین دے چې دا به دغه کیږی خو دا صرف او صرف په شارټ ټرم پلاننګ باندې نه کیږی دا په لانګ ټرم پلاننګ باندې کیږی۔ د دې نه علاوه زمونږ د صوبے یو اهم ضرورت چې دے او هغه هم صرف مونږ ته دا ده چې زمونږ چې کوم Location دے یا چې کوم مونږ ته Locational advantage راروان دے نو د هغې د وجه نه هغه دا دے چې مونږ ته پکار دا ده چې په دې اے ډی پی یا راتلونکی اے ډی پی مونږه Free trade zone د پاره دغه اوکړو۔ لکه څنګه چې مونږه وینو او مونږ سره خوا ته په دې دغه باندې حیات آباد کښې کارخانو مارکیټ پروت دے او هلته کښې څومره سامان راځی نو هغه ټول په سمګلنګ باندې راځی او هغې نه مونږ ته هیڅ فائده نه کیږی۔ یو حکومت ته او دے قام ته ترے نه هیڅ فائده نه راځی۔ که چرے مونږ دا علاقه چې ما څنګه وختی تاسو ته په خپل تقریر کښې اووئیل چې One third population چې دے زمونږ نه ګیر چاپیره پروت دے۔ د صوبه سرحد نه ګیر چاپیره پروت دے او We are only at a driving distance from it نو که چرے مونږ دلته کښې Free trade zone جوړ کړو نو دا زما یقین دے چې هغه پیسه چې کومه مطلب دے چې په غلا کښې راځی یا سمګلنګ کښې ځی نو هغه به دے قام ته راځی او په دې باندې صرف دا ده چې Management دے۔ دیکښې پرائیویټ سیکټر هم شته۔ صرف مونږ دا دے چې مونږ یو حکومت نه توقع ساتو چې ګورنمنټ چې دے ، هغه به انوسټمنټ کوی یا هغه دغه ورکوی خو مونږ د ګورنمنټ نه دا توقع ساتو چې تاسو څه Incentives ورکړئ۔ Incentives چې ورکړئ نو دا زما یقین دے چې ان شاءالله پبلک سیکټرچې دے هغه به پخپله راشی او په دیکښې پرائیویټ سیکټرز ورسره به وی۔ پرائیویټ سیکټر چې دے هغه راځی دیکښې۔ کنسورشیم به جوړیږی ځکه زمونږ لوکل دغه دومره دغه نشته خو زمونږ چې کوم دلته کښې بزنس کلاس موجود دې هغه ډیر کمزورے دے۔ ډیر دغه دے نو که چرے مونږه داسې یو پالیسی جوړه کړو چې هغوې کنسورشیم جوړ کړی، هغوې خپل ګروپس یا دغه یو ځائے شی نو هغوې هغه دغه Economic muscles به مضبوط شی او مونږه دا پالیسی دغه کولے شو۔ بل یو اهم ضرورت چې زمونږه د صوبے دے چې هغه زمونږه د صوبے چې هغه زمونږه Indicator دے د Economic

activities، هغه دے سټاک ایکسچینج۔ زمونږ په دې صوبه کښې سټاک ایکسچینج نشته که چرے زمونږ صوبه کښې سټاک ایکسچینج وے نو هغې نه به مونږ ته خپل Economic activities پته لګیده نو دا هغه سیکټرز دی چې کوم مطلب دا دے چې بالکل Totally neglect شوې دی یا نظر انداز کړے شوې دی او که څه ئے ورله ورکړی هم دی نو هغه دومره دی چې په هغې باندې هیڅ هم نه کیږی او آخره کښې به صرف دا او وایمه چې زمونږ ضلع شانګله یو انتهائی پسمانده ضلع ده او دا مونږ توقع ساتله چې دا کوم ګورنمنټ دے نو دوئ به دے له خصوصی پیکیج ورکوی۔ په دې اثنا کښې ما پخپله چیف منسټر صاحب سره دوه درے پیره میټنګ کړے دے او هغوې ته مو ریکویسټ کړے وو چې بهئ زمونږه علاقه ده هغه ډیره پسمانده ده، نوے ده Transition کښې ده۔ Even تر دے پورے چې زمونږ ډسټرکټ آفسز هم Complete نه دی راغلئ۔ هغه ځائے کښې نه ډسټرکټ سیکرټریټ شته، نه آفسز شته۔ دا ټول مکمل چې مونږ ته دے، نیم آفسز زمونږ په سوات کښې دی او نیم په دغه کښې دی۔ هغې نه باوجود درته مونږ بار بار تلی یو، مونږ ورته وئیلی دی چې دا علاقه او سراج الحق صاحب پخپله راغلې وو هغه وخت کښې زه ورسره موجود وومه او ما ورته پخپله د روډونو هغه حالات هم ښودلی دی۔ ګیر چاپیره چې کوم مشکلات وو، هغه مے هم ورته ښودلی دی۔ خو په آخره کښې مونږ ورته صرف دا وائیلے شو چې زمونږ صرف دا دغه دے چې بالکل مونږه ئے پکښې نظر انداز کړے یوکه چرے په دیکښې، په دې باندې تاسو نه وو کتلی چې آیا بهائی دا علاقه څنګه ده خو صرف دا ده چې پسمانده ده او په دیکښې ډیر لوئے پوټینشل دے لکه څنګه چې ما تاسو ته اووئیل چې په ټورازم سائیډ باندې هم ډیر لوئے پوټینشل دے۔ مونږه سره هلته کښې Lead zink چې دے، د هغې Reserve چې دے، هغه دغه چې دے نو هغه بند شوې دے۔ زما چې څومره خیال دے، څلورم پینځم کال دے او د هغې نه په کروړهاؤ روپو منافع کیده۔ دغه شان زمونږ Emerald mines دی هغه بند دی هلته کښې زمونږ نور ماربل مائنز دی او ټول بند شوې دی۔ صرف د دې وجه نه چې هلته کښې ګورنمنټ توجه نه ورکوی۔ که تاسو لږه توجه ورکړے دے نو زمونږ به پخپله، زمونږ د ډسټرکټ به پخپله دومره پروډکشن وو چې مونږ ته به

بیا د صوبے ضرورت نه پریښودو۔ خو کم از کم دا د ده چې تاسو مونږه نظر انداز کړې یو او د هغې زما ستاسو نه ګله ده ځکه چې زمونږ روډز چې تاسو اوګورئ نو اوس هغه خبرے مونږ نه شو کولے دلته کښې اوس زه هر څه ظاهر کړم خو دا ده چې روډز، واټر سپلائی، Even تر دے پورے چې په ایجوکیشن کښې سوائے د یو څو سکیمونو نه چې بهائی اپ ګریډیشن سکیمز ئے راکړئ دی، نه پرائمری سکول ئے راکړے دے، نه ئے ایډیشنل رومز راکړی دی۔ دا ټول ژاړی نو مونږ به ورته هم په آخر کښې فریاد اوکړو خو دا مونږ توقع ساتو چې انشاءالله په راتلونکی بجټ کښې به زمونږ دا مسائل چې دی دا به حل شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شاه راز خان صاحب۔

جناب شاه راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختصر۔

جناب شاه راز خان: بس مختصر خبره ده جی۔ اول خو حکومت چې کوم زمونږ کابینه ده، زمونږ د خزانے وزیر صاحب دے نو هغوی ته مبارکباد ورکوم چې په اول ځل باندې غریب دوست بجټ جوړ کړے دے۔ مخکښې چې کوم خلق وو نو ظاهره ده چې د خلقو د قرضو نه د آزادولو خبره به ئے کوله خو د ورلډ بینک او د آئی ایم ایف تنخواه دار وو دا اولنے بجټ دے چې دا آزاد خلقو د آزادو خلقو د پاره جوړ کړے دے۔ د 51 ارب روپو بجټ دے، هیڅ ټیکس پکښې نه دے لګیدلے دا ډیره ښه خبره ده۔ فاضل بجټ دے د سرکاری ملازمینو په تنخواګانو کښې د 15 % اضافه شوې ده چې 2500 ملین روپۍ به په دې باندې خرچ کیږی۔ د شرابو آمدنی په دې بجټ کښې نه ده شامل۔ په شرابو باندې زمونږه حکومت پابندی لګولے ده او زه وایم که دلته زمونږه بشیر بلور صاحب او نور مشران ناست وو نو ما به د هغوی نه ریکویسټ کوؤ چې تاسو چې کوم زمونږ سنیټر صاحب دے، د هغوی عاقل شاه صاحب، هغه عدالت ته تلے دے او په هغې باندې ئے Stay راغستې دے د شرابو په آمدنی باندې۔

جناب سپیکر: هغه هائی کورټ فیصله کړی ده۔

جناب شاہ راز خان: نو زہ وایم چې هغه څیز نه دے پکار جی۔ بل د دې بجټ ښه صفت دا دے جی چې په دیکښې دا 298 بلین روپئ کوم چې زمونږ د صوبے وے او تر اوسه پورے مونږ ته پته نه وه او ډیر خلق د دې نه ناواقف وو او هغه زمونږه حکومت او دے اسمبلئ ته هم دا کریډټ ځی چې دا هغوې High light کړے دے۔ حکومت نه مونږه د دې د پاره مطالبه کوؤ دا د زمونږه صوبے ته ملاؤ شی او زمونږه د دې اسمبلئ هم دا یو ښه صفت دے چې دلته اپوزیشن او د حکومت بینچونه په شریکه باندې د دې د پاره قرارداد ونه منظور کړل چې زمونږه پیسے زمونږ صوبے ته ملاؤ شی چې زمونږ د غربت Ratio کمه شی او زمونږه خلق په خپل وسائلو او په خپل کور باندې پوره شی۔ د بچیانو د تعلیم د پاره دا عزم زمونږ حکومت کړے دے چې مونږ به د ماشومانو تعلیم% 85 ته رسوؤ۔ د جینکو ماشومانو بچو تعلیم به مونږ% 84 ته رسوؤ په دې کال کښې دغه شان د نوے 198 پرائمری سکولونو د جوړولو اراده شوې ده چې په هغې کښې به 1998 آسامیانے راځی نو دا د دې بجټ ښه ښه صفات دی۔ 3400 خواتین ته به LHV & LHW او هغوې ته به په دیکښې ملازمتونه ملاویږی۔ د صحت په شعبه کښې تقریباً% 4.6 اضافه د مخکښې کال نه په دېکال کښې شوې ده۔ وزیر اعلیٰ صاحب، سینیئر منسټر صاحب او د وزراء د تنخواګانو په اول ځل باندې کمے شوې دے او دا یو ټوکن دغه دے چې مونږه قوم ته ورکړے شو چې مونږه د قوم په دکھ درد کښې او په غم کښې شریک یو۔ د دې زمونږ سره احساس دے دا خو حناب سپیکر صاحب، د دې بجټ هغه ښه ښه نکتے دی او هغه ښه ښه پوائنټس دی چې په هغې باندې مونږه هغوې Appreciate کوؤ او مونږه هغوې ته مبارکباد ورکوؤ۔ دلته کښې خبره راغله چې څه علاقے داسې دی چې هغې ته زیات Allocation شوې دے، زیاتے منصوبے د هغوې شاملے شوې دی په ADP کښې او څه علاقے داسې دی چې هغې په دې بجټ کښې هیڅ څیز نه دے ملاؤ شوې۔ د بد قسمتی نه یو زه په هغې کښې یم چې زما ضلعے ته، زما حلقے ته خصوصاً زه وایم چې که ډیر زور زه اوکړم چې ما د باچا صاحب په شانتے مے کړی په دې بجټ کښې، نو هم به زه شکریه ادا کړم، باچا صاحب خو دلته ناست نه دے چې هغه د اپوزیشن ممبر دے یعنی دا ډیره غلطه خبره ده چې

په دې فلور باندې زمونږه رونړه وائی چې یره دا Discrimination دے او دا اپوزیشن سره داسې اوشو او ټریژری بینچونو سر دا، داسې خبره نه ده جی۔ څنګه چې حبیب الرحمن باچا اووئیل چې بس وزیر اعلیٰ صاحب یو فیاض سړے دے خو چې کوم ځائے ته تلے دے نوهغه ځائے کښې ئے اعلان کړے دے او مونږه هغه بد قسمته خلق یو چې مونږه بار بار ټائم اوغښتلو چې که مونږ ته راشی او زمونږ دا حالت اووینئ نو ان شاءالله چې د هغوې د فیاضئ هغه ظرف هغه به، د هغې نه زمونږ دا توقع ده چې زمونږ د پاره به څه شے شوې وے خو د بدقسمتئ نه هغوې زمونږ ضلعے ته راغلې نه دی او زما په حلقه کښې صرف دوه څیزونه د پاره Allocation دے په دې بجټ کښې، یو خو پکښې یو روډ نیم دے او هغه هم مهربانی کړې ده سینیئر منسټر صاحب چې هغه ئے په دیکښې شامل کړے دے۔ صرف مونږ د پاره ئے یو جیل په دیکښې شامل کړے دے چې په ملاکنډ کښې به جیل جوړوو (تالیاں) نو په ملاکنډ کښې جیل خو، د دې مخالفت نه کوم ځکه چې کیدے شی بله ورځ جیل ته ځو د خیره نو چې ښه ټهیک ټهاک جیل وی او صحیح وی نو هغه به، بل یو څیز دے چې مونږ به میوزیم جوړ وؤ هلته، میوزیم زما، په دې فلور باندې زه دا ریکویسټ کوم چې دا میوزیم زمونږ نه لرے کړئ۔ په دې ملاکنډ کښې چې تاسو میوزیم جوړوئ نو مونږ له پکښې د اوبو یو سکیم راکړئ۔ ملاکنډ دومره یو بد قسمته کلے دے جی چې څومره ښائسته دے، څومره ښکلے دے، څومره آباد دې دومره هغه برباد کلے دے۔ هلته د څښکلو اوبه نه ملاویږی۔ لویه مطالبه زمونږه دا ده چې په ملاکنډ کښې تاسو د څښکلو اوبه ورکړئ۔ یو ټیوب ویل په دیکښې نشته۔ دوه یا درے سکولونو نه علاوه د هیڅ سکول څه Up gradation د هیڅ نوی سکول، د هغې جوړول په دې اے ډی پی کښې نه دی شامل۔ نو زه خو دغه خبره نه کوم ځکه چې عبدلاکبر خان صاحب خو زر وائی چې بس دا به پریږدو او جو دغه به کړو، واپس ئے کړئ نو د واپس کولو خبره مونږه نه کوؤ خو مونږه وایو چې کوم ایډیشنل ADP دوئ راولئ نو پکار دا ده چې په هغې کښې د ملاکنډ خیال اوساتئ او کوم چې دغه محرومی ده او هغه خلقو ډیر په مینه په محبت او ډیر په اعتماد باندیپه ایم ایم اے باندې د خپل اعتماد اظهار کړے دے۔ نو پکار دا ده چې

هغوي ته د هغې Reward ملاؤ شی نه دا چې په هغې باندې بیا مونږه دومره هغه شو چې بهائی مونږه اوس خیر دے ، د هغه اپوزیشن سره مو برابر کړئ۔ د هغه اپوزیشن نه مو هم ښکته کړئ خیر دے خو زمونږ د حلقے مسائل خو حل کول پکار دی۔ یوه بله خبره دا ده جی چې په دې بجټ کښې د ټولو ضلعو د پاره هغه Allocation شته د امن و امان او د لاء اینډ آرډر د پاره، خو ملاکنډ داسې یوه ضلع ده، داسې ایجنسی ده چې دا پاټا ده۔ Provincially Administered Tribal Area ده دا، خو د هغې باوجود زمونږ د لاء اینډ آرډر د پاره هیڅ Allocation نشته دے په بجټ کښې۔ نو زما گزارش دا دے جی چې په دې بجټ کښې د هغې د پاره هم Allocation پکار دے ځکه چې هلته کښې مونږه کله لیوی والا ته وایو چې تاسو دا پیسے ولے اخلئ، دے چوکو کښې د خلقو نه رشوتونه ولے اخلئ، دا ولے کوئی؟ نو هغه وائی چې مونږه سره د ډیزلو پیسے نشته دے ، زمونږه سره گاډے نشته دے ، زمونږه سره اسلحه نشته دے ، زمونږه ځوکئ، مونږه د ټیلی فون بل نه شو ادا کولے۔ مونږ د بجلی بل نه شو ادا کولے ، د هغې د پاره بس داسې ده لکه خلق چې ئے ورله په ټهیکه ورکړی وی چې ته د دوئ نه پیسے پیدا کوه او په هغې باندې ځوکئ هم چلوه او په هغې باندې گاډئ هم چلوه او په هغې باندې موبائلے هم اخله۔ نو دا یو ډیر لوئے د شر او د فساد او د کرپشن یو دهغه دے۔ که دا د دې سره ختم شی نو دا به ډیره زیاته مهربانی وی چې دوئ د وته Allocation اوکړی۔

جناب سپیکر: شاه‌راز خان!

جناب شاه‌راز خان: اودریږئ جی، زه زر خبره ختموم۔ بس گزارش مے دا دے که په دې، آئنده د پاره دوئ د دې ځیز لحاظ اوساتی چې کوم سرکاری ملازمین دی او هغوی ته Designated هغوي د پاره هغه وی چې لکه ټی اے ډی اے وی د هغوي، نو خواه مخواه هغه ټی اے خو هغوي ته هغه ملاویږی د هوټلو د بلونو د پاره دا یو طریقه وی چې جعلی بلونه خلق پیش کوی نو که د دې د پاره یو Specific allocation اوشی چې بهائی بس هم چې د دې گریډ کس دے او دومره پیسے به هغه ته نقدے ملاویږی چې د دې جهوټ دا Culture هم د دې سره ختمیږی او د دې سره به هغه ایمانداری او هغه ځیز به ورسره پیدا کیږی۔ بل

دا هاؤس ریکوزیشن او دا هاؤس سبسډی چې هغه کومه ملاویږی سرکاری ملازمینو د پاره چې هغوې هغه دهوکے شوکے کوی په هغې کښې او جعلی رسیدونه پیش کوی او اسټیټ آفس والا ځی او فیتے ئے راغستې وی او ځایونه ګوری او هغه بالکل د دروغو او یو ګپ شپ وی نو که یو Specific allocation د دې د پاره په ADP کښې اوشی نو دا به ډیره زیاته مهربانی وی۔ بله خبره دا ده چې دا Charged items دی چې په هغې کښې مونږه کټ نه شو لګولے۔ چې کوم ګورنر هاؤس اخراجات دی یعنی چې تاسو اوګورئ چې هغه بالکل د سی ایم هاؤس د اخراجاتو نه که سوا نه وی نو کم خو ترے بالکل نه دی۔ نو زما ګزارش دا دے چې اوس خو د ګورنر صاحب لکه هغه Function نه دے پاتے کوم چې د یو مارشل لاء په دور کښې، یا یو عوامی حکومت نه وی او په هغې وخت کښې چې د ګورنر کوم Role وی نو پکار دا ده چې په هغې کښې، خو چې دا آئنده هغه کښې د دې خیز لحاظ اوساتلے شی۔ بله دا ده چې وائی چې زمونږ په ملاکنډ کښې به انډسټریل اسټیټ جوړیږی نو انډسټریل اسټیټ، ګزارش زما دا دے جی چې په دیکښې دا Growth fund پکار دے د هغې د پاره، چې هغه هم په دې ADP کښې د دې Allocation اوشی۔ چې په هغې کښې په بجلئ باندې، سپیکر صاحب! زه معذرت غواړم خو لږه خبره زما نه اوږده شوه۔

جناب سپیکر: اوږده شوه کنه، بس کړه۔

جناب شاه راز خان: خیر دے جی لږه ګزاره راسره اوکړئ۔

جناب سپیکر: زه بل مقرر ته دعوت ورکوم۔

جناب شاه راز خان: بل زما ګزارش دا دے چې زمونږ په ملاکنډ کښې درے پاور هاؤسز دی او د دې پاور هاؤسز باوجود هلته لوډ شیډنګ وی۔ هلته کښې بوسیده تارونه دی، هلته کښې هیڅ قسمه دغه نه کیږی په هغې کښې Developmental side باندې، نو زما ګزارش دا دے څنګه چې عبدالماجد خان صاحب یوه خبره کوی چې په 1956 کښې د دې دا هغه مرکز ته حواله شوې دی، واپډے ته، نو پکار داده چې د دغه علاقے خصوصی په دې دغه کښې لحاظ اوساتلے شی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب شاد محمد خان صاحب۔ شاد محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: سر! میں نے تو کوئی باتیں ماتیں نہیں کرنی ہیں۔ نسرین خٹک صاحبہ کو میں نے ٹائم دیا تھا پھر میرا ٹائم کدھر سے آگیا؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا، بنہ۔ خالد وقار چمکنی صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب چې تاسو ماله موقع راکړه۔ زه جی د بجټ په باره کښې دا عرض کوم چې دا موجوده بجټ چې کوم په نهایت مختصر وخت کښې زمونږ دے حکومت پیش کړے دے نو دا انتهائی متوازن بجټ دے او په دیکښې Neglected خلق چې کوم دی نو هغوی دغه کړے شوی دی او هغوی ته دا یو Facilities ورکړے شوی دی Neglected خلقو ته، کوم چې نورو حکومتونو، کوم چې په تیر بجټونو کښې هغوی بالکل محرومه پاتے شوی دی او هغوی نظر انداز کړے شوی دی نو په دې باندې نظر ساتلے شوی دے۔ هم دغسې په دې بجټ کښې ځنګه چې د خواتین یونیورسټی ده نو دا ډیره قابل ستائش خبره ده چې خواتین د پاره زمونږه حکومت کومے هلے ځلے کوی او څومره توجه ورته ورکوی، هم دغسې د میډیکل کالج، خواتین د پاره د بیل کالج قیام، دا د دې حکومت یوه لویه کارنامه ده۔ سپیکر صاحب! په نورو اسمبلیانو کښې مونږه اوکتل په مرکز کښې، چرته هم داسې موقع نه ده ورکړے شوې اپوزیشن ته چې څنګه په دې اسمبلئ کښې اپوزیشن ته موقع ورکړے شوه د خپلو خیالاتو د اظهار او هغوی ته د فنډونو لحاظ سره په ADP کښې چې څنګه هغوی راوستلې شول۔ په پنجاب اسمبلی کښې اپوزیشن ته هیڅ موقع نه ده ورکړے شوې، هغوی ته فنډز نه دی Allocate شوی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر پوائنٹ آف آرڈر! وہاں پر اپوزیشن نے خود اپنی بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: خالد وقار چمکنی صاحب د لته کښې اپوزیشن چې کوم تعاون کوی نو چیئر د هغې معترف دے، چیئر د هغې معترف دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: زه جی هغې له راځم، زه جی هغې له راځم۔

جناب سپیکر: چیئر د معترف دے۔ بس اوس-----

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: په پنجاب کښې-----

جناب سپیکر: چیئر د هغې معترف دے، خپله خبره په بجټ کوه، پلیز، بجټ ته ځان راوله۔

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: سر ټهیک ده، بجټ باندې عام بحث دے۔

Mr. Speaker: Please, please it is not your duty. It is my duty.

د هغوې د اپوزیشن خپله ډیوټی ده او-----

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: نه سر، ټهیک ده، هغه سر ما دا وئیل چې زه د پنجاب اسمبلۍ خبره کوم چې هلته اپوزیشن ته فنډز نه دی ورکړے شوې۔ او دلته کښې ورکړے شول سر۔ نو د دې دا مطلب دے۔

جناب سپیکر: د دې روایات دی او دا جمهوری اداره ده۔

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: بالکل سر، ټهیک خبره ده۔ زه ستاسو د خبرے سره متفق یم جی۔ هم دغسې د روزګار مواقع پیدا کړے شوې۔ بے روزګارو ته د موقعے ورکولو د پاره دس هزار آسامیانے پیدا شوې۔ دا د دې حکومت د دې بجټ یوه خاصه ده۔ د دې مونږه ستائش کوؤ او مونږه د دې ستائنه کوؤ جی۔ هم دغسې په تنخواګانو کښې % 15 اضافه شوه۔ دا د دې بجټ یوه کارنامه ده او د دې بجټ یوه حصه ده چې په هغې کښې محروم خلقو ته ډیر نظر ورکړے شوې دے او هغوې ته موقع او توجه ورکړے شوې ده۔ تر کومه پورے چې جی سپیکر صاحب! زما د حلقے سوال دے نو زما حلقه هم دغسې محرومه حلقه ده او که زه دا اووایم چې د ډیوے لاندې تیاره وی نو زه به غلط نه وایم جی۔ زما حلقه پی ایف 11 په پیښور کښې داسې یوه حلقه ده جی چې په هغې کښې هغه ورځ تاسو په پاکستان اخبار کښې یو آرټیکل به کتلے وی چې په هغې کښې انسانان ځائے په

ځائے مړه پراته وی د انسانانو اعضاء د سپو سره په خله کښې وی، دومره هلته کښې بدتر حالت دے هلته کښې سکولونه نشته دے ، هلته کښې د آبپاشی د پاره ټیوب ویلے نشته دے ، هلته کښې روډز نشته دے۔ ما ښام مونځ نه پس هلته کښې یو سړے په آسانه خپل، بل ځائے ته یا بل کلی ته تلے نه شی نو که زه دا اووایم چې که دا ډیره او ډراوټ والا پراجیکټ چې کومے دی هغې د پاره زما حلقه هم صحیح او موزونه حلقه ده نو زه جی غلط نه یم په دې معامله کښې سپیکر صاحب! تر کومے پورے چې زما رونړو کاشف صاحب خبره کړې وه، زما ادا یو ریکویسټ دے د خزانے منسټر صاحب ته چې کومے حلقے داسې پاتے شوې دی لکه زما هم داسې پاتے دی او لکه چې شاه زار خان اووئیل نو امید لرو چې په دیکښې به مونږه سره منسټر صاحب Help کوی۔ بله جی زه یوه خبره کومه اکثر له دے هاؤس کښې کیږی د قمیص او شلوار خبره او دا د قمیص خبره امریکه ته هم اورسیدله او نگلینډ ته هم اورسیده۔ زه په دې فلور باندې دا خبره کوم چې دا قرارداد ما راوستے وو او اسمبلئ په Majority سره پاس کړے وو، دا څه Illegal کار نه دے شوې، یو غلط کار نه دے شوې، که زه د خپلے پښتو، د خپل کلچر باره کښې یوه خبره کوم چې دا لباس زمونږه د پښتو لباس دے ، زمونږه د اسلام سره نزدے ترین لباس دے ، دا لباس د سادگئ لباس دے۔ (تالیاں)
نو په دې باندې چاته څه اعتراض کیدے شی؟ دلته کښې زمونږه ډیر ملگری داسې راځی چې هغوې قسمه قسم خبرے اوکړے چې هغې سره زمونږه د صوبے زیاده تر خلق متفق نه وی په هغې باندې چا هم اعتراض اونکړو خو دلته کښې زمونږه یو جائزے خبرے تر، زمونږه یو صحیح خبرے ته، هغې نه یوه ایشو جوړه کړے شی او هغه ځائے په ځائے وړاندے کیږی نو زه به په آخر کښې په دې شعر باندې خپله خبره ختمه کړم او مخکښې دا وایمه چې دا بجټ یو متوازن بجټ دے ، مونږه د دې ستائینه کوؤ او زمونږه وزیر خزانه صاحب چې کوم قسم د اپوزیشن اعتراضات واوریدل، خپل د ټریژری بینچز خبرے ئے واوریدے نو زه وایم چې بل وزیر به داسې نه وی چې هغه به په خنده پشانی سره داسې خبرے واوری او د فراخدلئ سره دا خبرے واوریدے۔ زه په دې باندې ده ته خراج تحسین پیش کوم۔ (تالیاں) او آخری هغه ممبران چې کوم په دغه نیشنل ایوارډ

اعتراض کوی نو دوئ هم غتے غتے خبرے پریبنو دے او دے خبرے پسے راغلل چې کوم زمونږ سره بنائی او دا زمونږ یو روایت دے ، کلچر مو دے ، دا لباس، دوئ ولے دا لباس بیا شپه او ورځ اچوی؟ دا قمیص او پرتوګ، نور خلق د سندھ خلق چې د هغوي خپل لباس وو، د پنجاب خلق چې د هغوي خپل لباس وو، هغوي نن دے کرته او شلوار ته راغلل۔ قائد اعظم دا وئیلے وو چې زمونږ قومی لباس به کرته او شلوار وی نو زه دا وایم دوئ ته چې۔

ے
هم آه بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی، پانچ منٹ تقریر کرنا چاہتی ہیں آپ، نگہت اورکزئی صاحبہ؟ اگرچہ آپ کی باری گزر گئی ہے کیونکہ اس دن آپ غیر حاضر تھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ نے مجھے اس ہاؤس کی خصوصی دعوت پر مجھے یہاں پر بات کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر: آپ کو چیئر نے اجازت دے دی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو آخر میں، چلیں دیر آید درست آید۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شاید میری تقریر آپ نے آخری رکھی ہو گی تو ایک شعر اگر آپ اجازت دیں تو میں۔۔۔۔۔

اراکین: ارشاد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لفظوں کو بیچتی ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اجالے خرید لو
مجھ سے امیر شہر کا ہو گا نہ احترام
میری زبان کے واسطے کچھ تالے خرید لو

(تالیاں)

جناب سپیکر! آج رب کریم کا احسان ہے کہ ہم اپنے پیارے پاکستان کی آزاد فضاؤں میں سانس لے رہے ہیں جو کہ ہمارے بزرگوں اور قائدین مسلم لیگ کی مرہون منت، اس رب کریم کا احسان ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر آج ہم کسی پر تنقید کرتے ہیں یا ہم پر کوئی تنقید کرتا ہے، تو اس کا مطلب ذاتی مخالفت نہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ماضی کی حکومتوں نے بھی بجٹ پیش کئے لیکن میں بڑے ادب کے ساتھ یہ بات کروں گی کہ ایم ایم اے کی حکومت نے آج جو بجٹ پیش کیا ہے، وہ صرف لفظوں کا گورکھ دھندا، ہندسوں کا ہیر پھیر اور خسارے کے بجٹ کو فاضل بجٹ قرار دے کر اپنے ان عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ جنہوں نے بڑے پیار بڑے خلوص اور بڑے دعوے کے ساتھ ان کو ان ایوانوں میں بٹھایا تھا کہ شاید وہ ان کی تقدیر بدل دیں گے (مداخلت) میرا خیال ہے کہ جب لیڈیز تقریر کر رہی ہوں تو۔۔۔۔

ارکین: اوہ، اوہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوہ، اوہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کیا یہ اوہ، اوہ صرف مردوں پر ہوگی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن وہ لیڈیز نہیں کرتی ہیں (قہقہے) جناب سپیکر! اس بجٹ کو جیسے کہ 4 ارب، 34 کروڑ کا فاضل بجٹ کہا جا رہا وہ دراصل 11.6 ارب روپے کا خسارے کا بجٹ ہے۔ بجلی کے خالص منافع میں حکومت نے 17 ارب، 65 کروڑ روپے ظاہر کئے ہیں جب کہ وفاقی حکومت اس کو 6 ارب تک محدود کر چکی ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے وہ آمدنی اسی سطح پر محدود ہے۔ اس مد میں صوبہ سرحد کو ساڑھے چار ارب روپے وصول ہوئے ہیں اور ڈیڑھ ارب روپے ابھی واجب الوصول ہیں۔ جناب سپیکر! اس لئے اس خسارے کے بجٹ کے لئے بھی کوئی وضاحت کہیں بھی موجود نہیں کہ اس خسارے کو کیسے پورا کیا جائے گا اور خسارہ پورا کرنے کی کوشش میں کون کونسی مدات کے تخمینے متاثر ہوں گے؟ اس لئے میرے خیال میں تو یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ جیسے لوگوں کی مدات ہم نے پیش نظر رکھی ہیں کہ آپ اپنا حصہ ڈالیں گی اس میں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ہم کہاں سے ڈالیں گے (قہقہے/تالیاں) بجٹ میں وفاقی حکومت کی طرف سے 30 بلین کے محاصل کے اجراء کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جبکہ وفاقی حکومت کی طرف سے وفاق شامل تقسیم پول میں سے 24 ارب روپے مقامی حکومتوں کی مد میں، 406 ملین روپے صوبہ سرحد کی ترقیاتی پسماندگی کے ازالے کے لئے، 1-1 ارب روپے خدمات پر اور 3 ارب، 899 ملین روپے تیل اور گیس پر رائلٹی کی مد میں 279 ملین روپے ملنے کی توقع ہے۔ صوبائی حکومت اس مد میں اپنے محاصل سے 4.1 ارب روپے کی آمدنی کی توقع کئے ہوئے ہے۔ جبکہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ 51.5 ارب روپے کا بجٹ جو کہ 4 ارب، 34 کروڑ روپے کا فاضل بجٹ دراصل 11.6 ارب روپے کے خسارے کا بجٹ ہے۔ وفاقی حکومت کی پالیسیوں پر چلتے ہوئے صوبائی حکومت نے بھی 15% تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کیا ہے اور یہ وفاقی حکومت کی پالیسیوں پر چلتے ہوئے جس میں کہ 2.5 ارب روپے کے اضافی اخراجات برداشت کئے جائیں گے اور یوں اس مد میں سابقہ 17 ارب روپے کا اختصاص 19.5 ارب روپے کا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ صوبے کے کل ریونیو محاصلات کا 15 فی صد قرضوں کی نذر ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف شعبوں کو سبسڈی دینے کے لئے ایک ارب مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں تھوڑی سی بات کروں گی کہ فنڈز کی تقسیم غیر منصفانہ طور پر ہوئی ہے اور صرف دو ضلعوں کے لئے، ایک ضلع کے لئے سوا ارب روپے اور دوسرے ضلع کے لئے پونے ارب روپے، جبکہ پشاور کے لئے، وہ بھی مقامی حکومتوں کو دیئے گئے، آٹھ کروڑ روپے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس بجٹ میں بند کارخانوں کے لئے کوئی پالیسی نہیں وضع کی گئی۔ اس طرح شریعت بل تو اسمبلی نے منظور کر لیا اور متفقہ طور پر لیکن بجٹ میں اسلامی شعار کے مطابق غریبوں کو کھانا کھلانے اور ان کو رہائش میسر کرنے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ تمام ایوان جانتا ہے، کہ صوبے کے 40% لوگ Poverty line سے بھی نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں جن کو اس بجٹ میں یکسر نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح صوبہ سرحد کی معزز اسمبلی نے ہی اسلامی شعائر کے مطابق ذاتی مکان اور ذاتی رہائش ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی تھی لیکن افسوس کہ اس بجٹ میں ایسی قراردادوں کے حوالے سے کوئی ذکر تک نہیں کیا گیا۔ کیا لفظوں کی گوشمالیوں سے ہم حکومت چلا سکتے ہیں؟ کیا منافقتوں کے یہ رویے زیادہ دیر تک چل سکیں گے؟

اور کیاخوبصورت الفاظ میں میرے اس صوبے کے عوام کو کسی طور پر سہارادے سکیں گے ؟اور کیااس سے بھوکے لوگوں کو کھانااور تن ڈھاپنے کے لئے لباس میسر آسکے گا؟اس طرح سود کو کلی طور پر حرام قرار دینے والی اوراس پر کوئی بھی سمجھوتہ نہ کرنے والی ایم ایم اے کی حکومت نے صوبائی بجٹ کے ریونیو کی مد میں سود سے حاصل ہونے والی آمدن کو بھی صوبائی محاصل کی مد میں جائز قرار دے دیا ہے۔ سود سے پاک بینکاری کا شوشہ گرم کرنے والی حکومت نے بجٹ کے اس اہم موقع پر اس ضمن میں مکمل خاموشی اختیار کی ہے جب کہ سود کے بارے میں سورۃ بقرہ میں واضح طور پر ہے کہ جو سود لیتا ہے یا جو سود دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے، میری تو صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ سود کے معاملے میں سنجیدگی سے باز پرس کرنی چاہیئے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ تھینک یو جناب عتیق الرحمان صاحب ، پینځه منټه کښېنې۔

<u>میاں نثار گل:</u> عتیق الرحمان صاحب اپنی سیٹ پر نہیں ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنی سیٹ پر چلے جائیں پلیز۔

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> کم از کم اپوزیشن کښېنې یمه۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنی سیٹ پر چلے جائیں کیونکہ قاعدہ یہی ہے پلیز Who is the trespasser مختار علی خان۔

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

<u>جناب سپیکر:</u> پینځه منټه۔

<u>جناب عتیق الرحمان:</u> شکریه، جناب سپیکر، چې تاسو ماته په بجټ باندې د خبرو کولو موقع راکړه۔ دا کوم موجوده بجټ چې پیش شوې دے، دا د عوامو د فلاح او د بهبود د پاره نه دے۔ هغه ځکه چې دیکښې دا عوامی نمائندګان نظر انداز کړے شوې دی۔ مانه مخکښې ډیرو خلقو په دې موجوده بجټ باندې خبرے اوکړے او زه به هم دا خبره اوکړمه، خالد وقار صاحب اوویل چې پرتوګ، قمیص ایشو جوړه شوې ده او سائن بورډ ایشو جوړه شوې ده، خودا د ایم ایم اے ګورنمنټ چې کوم دے، دوئ دا ایشو جوړه کړې ده۔ دوئ چې راغلل د بجلی

رائیلټی په ځائے ، د این ایف سی ایوارډ په ځائے چې مرکز سره ئے جهګړه کړے وے ، راغلو شلوار ، قمیص ته راغلو او سائن بورډونو ته راغلو ، پکار دا وه چې اول دے صوبے ته څه فنډز راختې وے ، جهګړه ئے کړے وے او د ترقیاتی کارونو د پاره ئے هغه ورکړے وے۔ دهغې نه بعد سائن بورډونه ماتول یا شلوار قمیص راوستل، د دوئ د پاره دا څه ګرانه خبره نه وه۔ د دوئ ګورنمنټ دے دا خو دوئ هر وخت کښې کولے شو۔ څه ټائم چې ئے خوښه وے ، ډنډه مار ګروپ به ئے راوستلے وے ، سائن بورډونه به ئے مات کړی وے یا ئے دا کوم قرارداد دې، دا دومره غټے خبرے نه دی، اصل مقصد دعوامو تکلیفات لرے کول دی او هغوې ته راحت رسول دی اوهغې کښې د ټولے صوبے نمائندګان بائی پاس شوې دی او هغې علاقو ته بالکل هیڅ قسم په اے ډی پی کښې سکیمونه نشته او هغې کښې زما هنګو هم شامل دے۔ جناب سپیکر! سینیئر منسټر صاحب په خپل Speech کښې وئیلی وو چې مونږه دخواتینو د پاره یوه یونیورسټی جوړه وو او هغه هم په فرنټیئر کالج کښې، هغې باندې کاشف صاحب خبرے کړې دی، اورکزئ صاحبے هم پرے خبرے اوکړے که تاسو جائزه واخلئ د فرنټیئر کالج نو فرنټیئر کالج، Already هر کال زمونږه خوئیندے ، ډیرے خوئیندے داېډمیشن نه پاتی کیږی که هلته کښې دا یونیورسټی جوړه شی نو هغه به چرته ځی؟ دهغې د پاره ئے بل څه بندوبست کړے دے ؟ کاشف اعظم صاحب خو اووئیل چې که وزیر اعلیٰ هاؤس کښې هغه یونیورسټی جوړه شی نو ډیره به ښه وی، زما هم دغه تجویز دے (*تالیاں*) دویم، سراج الحق د بجټ په تقریر کښې اووئیل چې په قرضوباندې مارک اپ کموؤ نو دوئ خو شریعت بل Unanimouslyدے هاؤس پاس کړے دے ، مونږه هم حصه دار یو، دا څوک نه شی وئیلی چې دا بل ایم ایم اے پاس کړے دے ، دا ټول هاؤس متفقه طور باندېپاس کړے دے نو قرضو باندې مارک آپ د کمولو خبره نه ده، شریعت کښې د عشر او زکواة نه بغیر بل هغه شته دے نه، دوئ څنګه وائی چې مارک اپ به کموؤ۔ پکار دا وه چې دا مارک اپ دوئ ختم کړے وے دا سود دې او سود په اسلام کښې، مونږ نه تاسو ښه پوهیږئ نو پکار دا وه چې دا مارک اپ ختم شوې وے بجائے د دې چې دا دوئ کمولو۔ هم دغه شانتے د زکواة په باره کښې دوئ خبره کړې ده چې مونږه به

زکواۃ باندې مکمل سروے کوؤ نو زه دا وئیل غواړم چې آیا د خلفاء راشیدین په دور کښې چې کوم عشر او زکواۃ وو، دهغې نه دوئ ښه سروے کوئ؟ که دهغې نه دوئ ښه نظام راوستل غواړئ چې دا کوم نمونه سروے ده؟ په دې باندې خو مونږه پوهه کړئ۔ دوئ وائی چې مونږه په زکواۃ باندې سروے کوؤ او بیا به په هغې باندې خبرے کیږی نو خلفاء راشدین والا سستم صحیح نه دے ؟ یو خو د دوئ دا اووائی چې دهغوې نه مونږه بهتر سستم راولو نو بیا صحیح ده۔ جناب سپیکر! دلته کښې دوئ وئیلی دی، سراج الحق صاحب د این جی اوز حوصله افزائی کړے ده، مونږه د دې شی بهر پور حمایت کوؤ هغه ځکه چې این جی اوز زمونږه په ورکوټو، ورکوټو کلو کښې ډیر Investmentکوی په ایجوکیشن کښې، په هیلتھ کښې، په نورو هغه کښې، دا شان ئے د این جی اوز حوصله افزائی کړې ده۔ دا ئے ډیر ښه اقدام دے، مونږه د دې حمایت کوؤ او زما په خیال په بجټ کښې صرف هم دا یوه خبره ده۔ این جی اوز والا چې دا د تعریف والا ده باقی ئے ټول هم دغه شان راغونډ کړئ دی۔ اوس جی د هنګو په اے ډی پی باندې که خبرے اونه کړم نو دا به د هنګو والا خلقو سره ډیر زیاتے وی-----

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ سب سے بڑی بات اس بجٹ میں این جی اوز کی حمایت ہے۔

(تالیاں)

جناب عتیق الرحمان: دا تاسو سراج الحق صاحب ته بیا اووایئ-----

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا خبره زه تاته وایم۔ خدائے خبر چې ستا ورسره څه مفاد دی، ستا ورسره مفاد دی دا ین جی اوز سره، هغه زمونږه ایمان تباه کوی، هغه زمونږه تهذیب تباه کوی، هغه زمونږه مستقبل تباه کوی او ته د هغې حمایت کوے۔

جناب عتیق الرحمان: ستاسو د بجټ په تقریر کښې، جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: عتیق صاحب، مختصر کړه ځکه چې بل رکن ته موقع ورکوؤ۔ جی عتیق الرحمان صاحب!

جناب عتیق الرحمان: که د هنګو په اے ډی پی باندې خبرے اونه کړم نو دا به د هنګو خلقو سره ډیر ناجائز وی۔ هغه ورځ زه خو په سیټ باندې موجود نه ووم خو سینیئر منسټر صاحب د بجټ په تقریر کښې چې کله د نریاب ډیم خبره کیده نو سراج الحق صاحب اووئیل چې افسوس چې د هنګو نمائندګان نه دی ناست۔ د نریاب ډیم د پاره ګورنر صاحب تلے وو او یوه تختئ ئے لګولے ده۔ هغه وئیل چې دا منصوبه به زر تر زره پایه تکمیل ته رسی۔ هغې باندې کل لاګت 191 ملین راځی او ډیره د افسوس خبره ده په هنګو کښې د اوبو انتهائی قلت دے ، د اوبو لیول ډیر زیات لاندے تلے دے ، دا ډیم ډیر ښه ډیم وو، دے سره به د اوبو ټولے مسئلے حل کیدے۔ دهغې د پاره 2.9 ملین دوئ ورکړئ دی چې هغه انتهائی کمے دی۔ اوکه دغه رفتار وی نو د هنګو خلق به د اوبو د لاسه مړه شی او دا ډیم به ورته جوړ کړے نه شی-----

جناب سپیکر: زما په خیال ډیر خوش قسمته یئ چې شکریه ئے اداکړئ۔ دا خوئے ایښودی دی، پینځه روپئ دے له ایښودے وے خو چې ایښودے وے (مداخلت) دا 29 لاکھ روپئ-----

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! دا د 1993 منصوبه ده، هغه په 191 ملین باندې جوړیږی۔ پکار ده چې په هنګو کښې ئے بله یوه منصوبه هم نه وے کړے۔ دوئ ته ئے پیسے ورکړی دی، دا پیسے خو ضائع کیږی۔ کال پس به بیا دے ته 29 لاکھ ورکوی نو هغه ورانه به وی۔ یو بل ذکر شوې دے په اے ډی پی کښې د هنګو بائی پاس روډ، جناب سپیکر! تاسو ته ښه پته ده، تاسو د دې معزز اسمبلئ ډیر ځله رکن پاتے شوې یئ په هنګو کښې چند مفاد پرست خلق شته دے په هغوې د شیعه او د سنی ایشو همیشه را اوچتوی او په هغه باندې ډیر قتلونه او ډیر جنګونه اوشی۔ بیا روډ بلاک وی، بیا تر ټل او تر پاړه چنار پورے خلق، مریضان او که څه وی، که ښادی وی او که غم وی او که څه قسم تکلیف وی په روډونو باندې والاړ وی۔ یوه ورځ نه، شل شل پنځویشت پنځویشت ورځے روډ بند وی۔ نو دا انتهائی اهم مسئله ده چې هنګو بائی پاس نه اهم مسئله هډو شته دے نه، هغه ځکه چې تر پاړه چناره پورے خلقو ته فائده په دې باندې ملاویده۔ په هغه

باندې زما په خیال پیسے 30ملین دی او ورکړئ ئے یو ملین دی نو دا به په تیس سال کښې Complete کیږی۔ زه د دې شکریه دا کوم چې دا یو ملین ئے راکړئی دی۔ دا هم ډیره ده۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تھینک یو۔

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر! یو دوه منته سر، دوه منته سر، انار چینه کټ ګر روډ Ongoing کښې وو، دوئ په Ongoing کښې نه دے اچولے۔ هغه په بله اے ډی پی کښې 618 نمبر سکیم دے او د 99-1998 په اے ډی پی کښې دے، هغه دوئ په نیو سکیم کښې اچولے دے نو هغې باندې د مخکښې نه د حکومت پیسے ضائع شوې دی نو پکار دا وه چې په هغې باندې حکومت ته، دوئ ډائریکټ یو سکیم اچولے دے روډ والا او زمونږه والا کښې هم دغه څیزونه دی، دوی هغه زوړ سکیم پریښے دے او هغه څکه دوئ پریښودے دے چې هغه د قاری صاحب کلی ته تلے دے۔ قاری صاحب زما د حلقے اوسیدونکے دے نو صرف د هغه د کلی روډ ئے اغستې دے چې د هغې سره Surrounding کوم ایریاز دی، لنک روډز چې په پکښې راځی، انار چینه، کټ ګر، ټوپونګی باندہ، هغه ئے پریښودے دی، صرف چھپر روډ ئے کړے دے چې هغه په زوړ اے ډی پی کے شته دے۔ جناب سپیکر، دا بجټ زه وایمه چې د عوامو بجټ نه دے، دا د عوامی نمائندګانو بجټ نه دے، دا د سراج الحق صاحب او د اکرم خان درانی صاحب بجټ دے۔

جناب سپیکر: جناب محمد امین خان۔

جناب عتیق الرحمن: ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب عالم زیب: پوائنټ آف آرډر۔ زه جی یو-----

جناب سپیکر: جناب محمد امین صاحب۔ د دې نه روستو ان شاءالله۔

جناب محمد امین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر په دې وخت کښې چې د صوبه سرحد ټول قوم په دې انتظار باندې وو چې شاید یو داسې بجټ به پیش کیږی چې په هغې کښې به د هغه سرتوره ماشومانو د پاره اعلانات کیږی چې کوم ماشومان په ورکشاپونو کښې په سر تور سر باندې او په

په ښپې آبله ښپې باندې لګیا وی او محنت مزدوری کوی۔ د ټول قوم دا یو ارمان وو او دا یوه آرزو ئې وه چې یو داسې بجټ به پیش کیږی چې په هغې کښې به د هغه غریب کونډو رنډو د پاره څه ریلیف وی چې کومې کونډې رنډې ماسخوتن د خپلو یتیم ماشومانو په سر باندې لاس راکاږی او د هغې په خبرو باندې او په قصو باندې د هغوې د اوده کیدو کوشش کوی۔ شاید چې د ټول قوم توقع، طمع دا وه چې یو داسې بجټ به پیش کیږی چې کوم ځوانان چې هغوې ډګریانې اغستې دی او د در در ټهوکرې لګیا دی خوری او هغوې ته روزګار نه ملاویږی، په داسې حالاتو کښې زه به خپل محترم وزیر خزانه جناب سراج الحق صاحب ته دا د پیش کړم چې د یو داسې ګهټن په ماحول کښې چې یو طرف ته صوبه سرحد د ټولونه غریبه صوبه ده د وسائلو نه د محرومی په لحاظ سره او د غربت په لحاظ سره، په داسې حالاتو کښې چې مرکز د صوبې د په حقوق قابض دې او د بجلئ په مد کښې چې کوم بقایاجات دی د صوبه سرحد او بجلئ په مد کښې چې کوم Net profits دی د صوبه سرحد، په هغې باندې ئې قبضه لګولې ده او د صوبه سرحد ټول قوم ئې د خپلو حقوق نه محرومه کړې دې، په دې حالاتو کښې چې محترم سراج الحق صاحب وزیر خزانه د مرکز سره کوم کار په سر باندې اغستې دې او کوم جدوجهد د صوبې د حقوق د پاره په سر اغستې دې چې د هغې د پاره د صوبه سرحد د اپوزیشن سره چې تعلق لری، هغه معزز ارکان، هغوې هم حمایت کړې دې او قرارداد ئې هم پیش کړې دې او خط ئې هم وزیر اعظم ته لیږلې دې، په داسې حالاتو کښې یو داسې بجټ پیش کول چې په هغې کښې د صوبې د غریب ماشومانو د پاره د مفت کتابونو او د یونیفارم اعلان شوې دې، په داسې حالاتو کښې د خواتین د یونیورسټی اعلان شوې دې۔ د میډیکل کالج اعلان شوې دې۔ په داسې حالاتو کښې چې خیبر میډیکل کالج ته د یونیورسټی درجه ورکړې شوې ده او د روزګار د پاره چې د نوئې نوئې آسامیانو اعلان شوې دې، د صحت او د انفراسټرکچر او په تعلیم باندې خصوصی توجه ده او د عوامو د فلاح و بهبود د پاره نورې هم ګڼړې مسئلې په دیکښې شامل دی او د دې سره سره محترم سپیکر صاحب، زه به ډیر زیات وخت اغیستل نه غواړم خو یو څو تجاویز دی زما او هغه دا دی چې د ګورنر هاؤس او

د سی ایم هاؤس په اخراجات کښې د کمے راوستې شي۔ او په هغې باندې د ده
هغه بے روزګاره نوجوانانو د پاره د بے روزګارئ الاونس اهتمام اوشي۔ د دې
سره سره زما یو تجویز دا دے چې ټورازم او کوم آرکیالوجی چې ده، په هغې
باندې جناب حامد شاه صاحب هم ډیره خبره اوکړه، حمید خان صاحب او
محترمه نسرین خټک صاحبه هم په دې باندې خبره کړې وه۔ چې مالاکنډ ډویژن
د ټورازم په حواله سره او د آرکیالوجی په حواله سره د قدرت د نعمتونو نه یو
مالا مال ډویژن دے۔ خو بیا هم د ټورازم په مد کښې هغه بالکل نظر انداز کړے
شوې دے۔ او د هغې د پاره هیڅ قسم Funds allocation نه دے شوې۔ هم دغه
شان زه به د خپلے حلقے خبره اوکړم چې اګرچه سی ایم صاحب خو، شاه راز خان
هم خبره اوکړه چې ډیر د فیاضئ نه کار اغستې دے او چې چرته تلے دے نو هلته
کښې ئے ډیر اعلانونه کړی دی خو زما په حلقه کښې چې هغوې کوم اعلانونه
کړی وو نو زه به یو ځل بیا په دې افسوس اوکړم چې هغه فیاضیانه اعلانونه
هغوې زما د حلقے نه شفټ کړی دی او په دې اے ډی پی کښې، اګرچه هغه زما
په حلقه کښې هغه اعلانونه شوې وو او هغه نورو حلقوته Convert شوې دی۔ دا
ډیره د افسوس خبره ده او د دې سره سره زه به یوه دا مطالبه اوکړم چې زما په
حلقه کښې د ګرلز سکول او د نورو ګرلز سکولونو، پرائمری، د هغې د قیام او د
اپ ګریډیشن ضرورت دے۔ خصوصاً زه به دا مطالبه اوکړم چې په دې اسمبلئ
کښې ما ډیرے چغے او وهلے چې د دریائے سوات د اوبو په وجه باندې یو هائی
سکول، نوے کلی هغه Damage کیږی هغې خطره ده، هغه راغوزاریږی۔ هغه
اوبو د پاره محکمه ایریګیشن دغفلت مظاهره اوکړه، هیڅ قسم انتظام ئے اونه
کړو او نن هغه هائی سکول چې دے، په هغې کښې یوه میاشت اوشوه چې
ماشومان سکول ته نه ځی او محکمه تعلیم او ورکس اینډ سروسز هغه بلډنګ
هغه Dangerous اوګرځوو او د یو کروړ بلډنګ ته نقصان اورسیدو او د هغې
خطره ده د راغورځیدو۔ زه به دا مطالبه اوکړم چې د هغې د Rehabilitation د
پاره او د هغې د دوباره تعمیر د پاره د بندوبست اوکړے شي او هم دغه رنګ د
لوارئ ټنل د پاره د پیسے ویستل او Funds allocation دا خو یوه ډیره خوش
آئند خبره ده خو د دې سره سره د ملاکنډ ټنل د جوړولو د پاره اهتمام اوشی نو

زمونږه د ملاکنډ ډویژن عوامو ته به ډیره فائده ملاو شی۔ محترم سپیکر! ستاسو یو ځل بیا ډیره شکریه چې ټائم مو را کړو۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔

جناب عالم زیب: پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه جی، زما۔۔۔۔

جناب عالم زیب: جی ما پرون هم کوشش اوکړو خو وخت راته ملاؤ نه شو۔ زمونږه په ضلع کښې پرون نه هغه بله ورځ یو جلوس وتلے وو او هلته کښې یو تهانیدار وو په رځړو کښې چې هغه په یو کلی ورغلې وو او یو شریف سړے ئے رانیولے وو او هغه ته ئے وئیل چې په تا د چرس ښنکلو الزام دے۔ د کلی هغه باعزت خلق ټول را پاخیدل او د هغه نه ئے هغه سړے خلاصوو۔ په هغې کښې پولیس بیا ایکشن واغستو او سړے ئے د هغه ځائے نه په زور بوتلو چې په هغې کښې آصف جان خان یو معزز شهری دے، هغوې پرے ایکشن واغستو او په هغې کښې روډ بند شو۔ شپږ گهنټے روډ بند وو، د سحر نه تر دوه بجو پورے مکمل۔ تر اوسه پورے نه د هغه لوکل تهانیدار خلاف څه ایکشن واغستې شو، بل په تشدد په څلور کسانو سر پکښې پولیس مات کړو نه د هغې چا څه اوکړل۔ حکومت د دې نه ښه واقف دے او تر اوسه پورے د هغې خلاف څه ایکشن وانغستې شو۔ نو سراج الحق صاحب هم ناست دے او زه دے هاؤس، ستاسو مخکښې دا مطالبه کوم چې د دې زر تر زره تحقیقات اوشی او چې د دغه کس چې یو علاقے کښې شپږ گهنټے روډ بند شی او شپږ گهنټے په هغې احتجاج اوشی څنگه په یو تهانیدار تر اوسه پورے ایکشن وانغستې شو؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! محترم رکن اسمبلی نے جس طرف اشارہ دیا ہے، ہم انشاءاللہ اس کی تحقیقات کریں گے اور انصاف کو یقینی بنائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمه سیمیں محمود جان صاحبه۔ پانچ منټ، ټائم بالکل ختم دے۔

محترمہ سیمیں محمود جان: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔آج میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز کرتی ہوں۔آج ڈیلی 'نیشن' میں ایک تصویر آئی ہے ایک چھوٹے بچے کی ایک آٹو ورکشاپ میں اس گرمی میں لیٹا ہوا ہے۔میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں جو ہم اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں اور آپ کا میں خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں، ہم آج اس صوبہ سرحد کے عوام کے نمائندوں کے طور پر یہاں بیٹھے ہیں۔ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے ہم لوگوں کو اس بجٹ میں شامل کیا جاتا تو ہم اپنی تجاویز بھی بجٹ میں شامل کرتے، خاص طور پر جو اے ڈی پی تھی۔ایک بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ بجٹ میں کہا گیا ہے کہ کوئی ٹیکس نہیں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ایک بڑا ہی Harsh tax ہے، پراپرٹی ٹیکس اور ایک دوسرا ہے پروفیشنل ٹیکس۔میں دو دن سے جب سے بجٹ Announce ہوا ہے، چھوٹے دکانداروں کے پاس جارہی ہوں اور For example جیسے قصابوں کی دکانیں ہیں یا ہیر ڈریسرز ہیں یا دوسری چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں تو ان پر یہ پروفیشنل ٹیکس جو میں سمجھتی ہوں بالکل ناانصافی ہے اور دوسرا پراپرٹی ٹیکس ہے تو وہ صرف تین مرلے کے گھر پر معاف ہے تو تین مرلے میں تو صرف آج کل ایک چھوٹا کمرہ ہی بن سکتا ہے۔تو میری تجویز یہ ہے کہ کم از کم پانچ مرلے کا جو گھر ہے اس پر یہ ٹیکس معاف ہونا چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو Self occupied گھر ہیں، ان پر بھی یہ ٹیکس معاف ہونا چاہیئے اور جو سوشل ویلفئیر کی انسٹیٹوشنز ہیں جیسے ہاسپٹلز ہیں اور سکولز ہیں تو ان کو بھی پراپرٹی ٹیکس سے Exempt کرنا چاہیئے۔دوسری بات جو میں کہوں گی جناب سپیکر صاحب، وہ یہ ہے کہ ہم اپ کے ساتھ شامل ہیں کہ صوبہ سرحد کو بجلی کی رائلٹی ملنی چاہیئے اور میری تجویز یہ ہے کہ خاص کر حکومت، کیونکہ ہم ایک اسلامی ویلفئیر سوسائٹی چاہتے ہیں اور صوبہ سرحد میں ماشاءاللہ ساری بجلی پیدا ہوتی ہے تو کم از کم آپ کی حکومت صوبہ سرحد میں بجلی کے بلوں میں ان کو Subsidize کردے۔اور جو آخری بات ہے وہ یہ ہے کہ جو ہماری ہیلتھ ہے، اس میں چودہ پرسنٹ کی کمی کی گئی ہے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ اس کو چودہ فیصد زیادہ کیا جائے اور پورے صوبہ سرحد کے جتنے ہاسپٹلز ہیں ان میں ایک ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر ضرور ہونا چاہیئے۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔

The sitting is adjourned till 09:30 AM, Monday, 23rd June 2003.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 23 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)